ISSN 2977-3555
روزنامہ صحافت برمنگھم
باخبر، باثر حقیقتوں کا پیامبر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.
Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun
Volume No.03, Issue No.199, Monday, 26 January, 2026, 8 Pages
جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۱۹۹)، بروز پیر، ۲۶ جنوری، ۲۰۲۶ء، ۶ رشعبان المعظم، ۱۴۴۷ھ، ۸ صفحات

غزہ میں تعلیم کا منظم قتل: قابض اسرائیل نے تعلیمی نظام تباہ کر دیا: الضمیر ص:02

کیئر اسٹارمر کی تنقید کے بعد ٹرمپ نے یوٹرن لے لیا

برطانوی فوجیوں کی کھل کر تعریف، ٹرمپ نے ایک بیان میں کہا تھا کہ افغانستان میں طالبان کے خلاف جنگ کے دوران برطانوی فوجی فرنٹ لائن پر موجود نہیں تھے

واشنگٹن: برطانوی وزیر اعظم سر کیئر اسٹارمر کی تنقید کے بعد امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے افغانستان میں برطانوی فوجیوں سے متعلق اپنے بیان میں تبدیلی کر دی ہے۔

صدر ٹرمپ نے اپنے تازہ بیان میں برطانوی فوجیوں کو عظیم اور بہادر قرار دیتے ہوئے کہا کہ برطانیہ کے فوجی ہمیشہ امریکا کے ساتھ کھڑے رہے ہیں۔

امریکی صدر نے کہا کہ افغانستان میں جنگ کے دوران 457 برطانوی فوجی مارے گئے یا شدید زخمی ہوئے، اور وہ دنیا کے بہترین جنگجوؤں میں شامل تھے۔ صدر ٹرمپ کے مطابق امریکا اور برطانیہ کے درمیان فوجی تعلق ایسا مضبوط بندھن ہے جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتا۔

انہوں نے مزید کہا کہ امریکا برطانوی فوجیوں سے محبت کرتا ہے اور آئندہ بھی یہ احترام برقرار رہے گا۔ صدر ٹرمپ کا کہنا تھا کہ برطانوی فوجیوں کا کوئی ثانی نہیں، سوائے امریکا کے۔

واضح رہے کہ دو روز قبل صدر ٹرمپ نے ایک بیان میں کہا تھا کہ افغانستان میں طالبان کے خلاف جنگ کے دوران برطانوی فوجی فرنٹ لائن پر موجود نہیں تھے۔

اس بیان پر برطانوی وزیر اعظم سر کیئر اسٹارمر نے سخت ردعمل دیتے ہوئے اسے توہین آمیز قرار دیا اور امریکی صدر سے معافی کا مطالبہ کیا تھا، جس کے بعد صدر ٹرمپ نے اپنا موقف تبدیل کیا

اسرائیل ایران پر حملے کے موقع کی تلاش میں ہے، ترک وزیر خارجہ کا بڑا انکشاف

انقرہ: ترک وزیر خارجہ نے خبردار کیا کہ اگر اس قسم کا کوئی اقدام کیا گیا تو مشرقِ وسطیٰ مزید عدم استحکام کا شکار ہو جائے گا۔ ترک وزیر خارجہ حاکان فیدان نے کہا ہے کہ اسرائیل ایران پر حملے کے لیے موقع کی تلاش میں ہے، تاہم امید کی جا سکتی ہے کہ کوئی متبادل راستہ اختیار کیا جائے گا۔ ترک نشریاتی ادارے کو دیے گئے انٹرویو میں حاکان فیدان کا کہنا تھا کہ زمینی حقائق یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اسرائیل ایران کے خلاف کارروائی کا موقع ڈھونڈ رہا ہے، جو خطے کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ ترک وزیر خارجہ نے خبردار کیا کہ اگر اس قسم کا کوئی اقدام کیا گیا تو مشرقِ وسطیٰ مزید عدم استحکام کا شکار ہو جائے گا اور حالات مزید بگڑ سکتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ حالیہ دورۂ ایران کے دوران، بحیثیت ایک دوست ملک، انہوں نے ایرانی حکام کے ساتھ تمام معاملات پر کھل کر گفتگو کی اور اپنے خدشات سے آگاہ کیا۔

چین کے طاقتور فوجی جنرل کے خلاف بدعنوانی کی تحقیقات شروع

چینی حکام کے مطابق دونوں افسران قانون اور پارٹی نظم و ضبط کی سنگین خلاف ورزیوں کے شبہ میں زیرِ تفتیش ہیں

بیجنگ: چین نے اپنی فوج کے ایک اعلیٰ ترین عہدیدار کے خلاف بدعنوانی کے الزامات پر تحقیقات شروع کر دی ہیں۔

چینی وزارتِ دفاع کے مطابق سینٹرل ملٹری کمیشن کے سینئر نائب چیئرمین جنرل ژانگ یوشیا اور ایک اور اعلیٰ فوجی افسر لیو ژین لی پر ”سنگین نظم و ضبط کی خلاف ورزی“ کا شبہ ہے، جو عام طور پر بدعنوانی کے الزامات کے لیے استعمال کی جانے والی اصطلاح ہے۔

ژانگ یوشیا چین کی فوج کے اعلیٰ ترین جنرل اور طاقتور پولیٹ بیورو کے رکن بھی ہیں، جبکہ لیو ژین لی فوجی منصوبہ بندی کے شعبے کے سربراہ ہیں۔ دونوں عہدیداروں کے خلاف تحقیقات کا اعلان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب چین میں صدر شی جن پنگ کی قیادت میں بدعنوانی کے خلاف وسیع مہم جاری ہے۔ چینی حکام کے مطابق دونوں افسران قانون اور پارٹی نظم و ضبط کی سنگین خلاف ورزیوں کے شبہ میں زیرِ تفتیش ہیں۔

اطلاعات کے مطابق حالیہ دنوں میں دونوں عہدیدار ایک اہم اجلاس میں شریک نہیں ہوئے تھے، جس کے بعد ان کے خلاف تحقیقات کی افواہیں گردش کر رہی تھیں۔

صدر شی جن پنگ نے بدعنوانی کو کمیونسٹ پارٹی کے لیے سب سے بڑا خطرہ قرار دیتے ہوئے اس کے خلاف سخت کارروائی کا عزم ظاہر کیا ہے۔ تاہم ناقدین کا کہنا ہے کہ بدعنوانی کے خلاف مہم بعض اوقات سیاسی مخالفین کو ہٹانے کے لیے بھی استعمال کی جاتی ہے۔ چین میں گزشتہ برسوں کے دوران کئی اعلیٰ فوجی عہدیدار بدعنوانی کے الزامات پر برطرف یا پارٹی سے نکالے جا چکے ہیں، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فوج کے اندر احتساب کا عمل مزید سخت ہو رہا ہے۔

امریکہ میں شدید برفانی طوفان، درجہ حرارت منفی 49 تک گر گیا، 17 افراد ہلاک

24 ریاستوں میں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے اور 40 ریاستوں کے 24 کروڑ افراد متاثر ہونے کا خدشہ ہے

محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ اس شدید برفانی طوفان کا اثر اگلے ہفتے تک جاری رہنے کا امکان ہے۔

واشنگٹن: امریکا کی متعدد ریاستیں شدید برفانی طوفان کی لپیٹ میں ہیں جس سے نظام زندگی مفلوج ہو گیا اور درجہ حرارت منفی 49 تک گر گیا جبکہ 17 افراد ہلاک ہو گئے۔

امریکی میڈیا کے مطابق واشنگٹن، نیویارک، ٹیکساس، اوکلاہوما اور نیوجرسی سمیت درجنوں ریاستوں میں شدید برفباری، بارش اور سرد ہواؤں کا راج ہے۔

نیویارک کے دیہی علاقوں میں درجہ حرارت منفی 49 تک پہنچ گیا اور شدید برفباری کے باعث 16 ہزار سے زائد پروازیں منسوخ ہو گئیں جبکہ 8 لاکھ سے زائد افراد بجلی سے محروم ہو گئے۔

انٹرنیشنل میڈیا رپورٹس کے مطابق 24 ریاستوں میں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے اور 40 ریاستوں کے 24 کروڑ افراد متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔

نیویارک کی گورنر کیتھی ہوچل نے کہا کہ یہ کئی برسوں کا سب سے شدید موسم سرما ہے، نیویارک کے مختلف حصوں میں 8 سے 18 انچ تک برف پڑنے کا امکان ہے اور عوام کو غیر ضروری طور پر گھروں سے نہ نکلنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

امریکی میڈیا کے مطابق واشنگٹن اور گردونواح میں 6 سے 10 انچ تک برف پڑنے کا امکان ہے جس کی وجہ سے وفاقی دفاتر بند بند کر دیے گئے جبکہ اسکولوں کو بند کر کے آن لائن کلاسز کا اعلان کیا گیا۔

انڈونیشیا میں قیامت خیز لینڈ سلائیڈنگ، درجنوں افراد ملبے تلے دب گئے

گزشتہ برس شدید بارشوں اور طوفانوں کے نتیجے میں انڈونیشیا میں سینکڑوں افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے

جکارتہ: انڈونیشیا کے مرکزی جزیرے جاوا میں شدید بارشوں کے باعث آنے والے لینڈ سلائیڈنگ کے نتیجے میں کم از کم 8 افراد جاں بحق جبکہ 80 سے زائد لاپتہ ہو گئے ہیں۔ حکام کے مطابق حادثہ ہفتے کی صبح سویرے مغربی بندونگ کے علاقے میں پیش آیا، جہاں مٹی کا بڑا تودہ رہائشی علاقوں پر آ گرا۔

قومی ڈیزاسٹر ایجنسی کے ترجمان عبدال محری کے مطابق لینڈ سلائیڈنگ رات تقریباً ڈھائی بجے کے وقت ہوئی، جس نے متعدد دیہات کو متاثر کیا اور درجنوں گھروں کو ملبے تلے دبا دیا۔ متاثرہ علاقوں میں امدادی کارروائیاں جاری ہیں، تاہم زمین غیر مستحکم ہونے کے باعث ریسکیو کام میں مشکلات کا سامنا ہے۔

مقامی حکام کے مطابق فوج، پولیس اور رضاکار لاپتہ افراد کی تلاش میں مصروف ہیں، جبکہ ریسکیو ٹیمیں ہاتھوں سے کھدائی، پانی کے پمپ اور ڈرون کی مدد سے متاثرین کو تلاش کر رہی ہیں۔ عینی شاہدین نے بتایا کہ حادثے سے قبل گرجدار آواز سنائی دی اور کئی گھنٹوں سے مسلسل بارش ہو رہی تھی۔

انڈونیشیا میں اکتوبر سے مارچ تک مون سون کے موسم کے دوران سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ کے واقعات عام ہیں۔ ماہرین اور ماحولیاتی تنظیموں کے مطابق جنگلات کی کٹائی کے باعث ایسے حادثات میں اضافہ ہو رہا ہے، کیونکہ درخت بارش کا پانی جذب کرنے اور زمین کو مضبوط رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ برس شدید بارشوں اور طوفانوں کے نتیجے میں انڈونیشیا میں سینکڑوں افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے، جبکہ لاکھوں افراد بے گھر ہوئے۔

قابض اسرائیل کی غزہ میں انسانی حقوق کی سنگین پامالیوں کے خلاف آئرش عوام سراپا احتجاج

ڈبلن: آئرلینڈ کے دارالحکومت ڈبلن میں ہفتے کے روز ایک بڑے عوامی احتجاجی مظاہرے کا انعقاد کیا گیا جس میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ مظاہرین نے غزہ کی پٹی میں قابض اسرائیل کی جانب سے جاری سنگین خلاف ورزیوں اور سفاکیت کے خلاف شدید احتجاج کیا۔ یہ مظاہرہ اس حقیقت کے باوجود کیا گیا کہ 10 اکتوبر سنہ 2025ء سے سیز فائر کا معاہدہ نافذ العمل ہے۔

ترکیہ کی خبر رساں ایجنسی انادولو کے مطابق مظاہرین نے ڈبلن کے وسطی علاقوں کی سڑکوں پر مارچ کیا۔ اس دوران فلسطینی پرچم لہرائے گئے اور ایسے بینرز اٹھائے گئے جن پر فلسطین آزاد ہے جیسے نعرے درج تھے۔ مظاہرین نے غزہ کی پٹی میں قابض اسرائیل کی جارحیت فوری طور پر بند کرنے اور نہتے شہریوں کو تحفظ فراہم کرنے کا مطالبہ کیا۔

مظاہرین نے آئرش حکومت سے بھی اپیل کی کہ وہ غزہ میں بگڑتے ہوئے انسانی بحران سے نمٹنے کے لیے سنجیدہ اور عملی اقدامات کرے اور قابض اسرائیل پر بین الاقوامی قانون اور انسانی حقوق کے احترام کے لیے دباؤ ڈالے۔ یہ عوامی احتجاج غزہ کی پٹی پر قابض اسرائیل کے تازہ حملوں کے بعد سامنے آیا ہے، جن کے نتیجے میں ہفتہ کے روز دو بچوں سمیت تین فلسطینی شہید ہو گئے۔ یہ کارروائیاں سیز فائر معاہدے کی ایک اور کھلی خلاف ورزی قرار دی جا رہی ہیں۔ عینی شاہدین کے مطابق قابض اسرائیل کے جنگی طیاروں نے خان یونس گورنری کے جنوب مشرقی علاقوں میں بمباری کی جو معاہدے میں طے شدہ کنٹرول زون کے اندر واقع ہیں جبکہ اسی علاقے میں فوجی گاڑیوں سے فائرنگ بھی کی گئی۔

دستیاب اعداد و شمار کے مطابق سیز فائر کے نفاذ کے بعد سے قابض اسرائیل کی مسلسل خلاف ورزیوں کے نتیجے میں 477 فلسطینی شہید اور 1301 زخمی ہو چکے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ سیز فائر کے معاہدے نے ایک ایسی جنگ کا خاتمہ کیا جسے عالمی سطح پر نسل کشی قرار دیا گیا۔ یہ جنگ 8 اکتوبر سنہ 2023ء کو شروع ہوئی اور تقریباً دو برس تک جاری رہی۔ اس دوران 71 ہزار سے زائد فلسطینی شہید اور 171 ہزار سے زیادہ زخمی ہوئے جبکہ غزہ کی پٹی کے لگ بھگ 90 فیصد شہری بنیادی ڈھانچے کو مکمل یا جزوی طور پر تباہ کر دیا گیا۔ اقوام متحدہ کے مطابق غزہ کی تعمیر نو پر تقریباً 70 ارب ڈالر لاگت آئے گی۔

ابوظبی میں روس یوکرین مذاکرات ناکام، دو روزہ بات چیت بغیر نتیجے کے ختم

ابوظہبی: امریکی عہدیدار کا کہنا تھا کہ روس اور یوکرین کے درمیان مذاکرات کا ایک اور دور اگلے ہفتے اتوار کو ابوظبی میں ہوگا

ابوظبی میں امریکا کی ثالثی میں ہونے والے دو روزہ روس اور یوکرین کے مذاکرات بغیر کسی بڑی پیش رفت کے اختتام پذیر ہو گئے۔ مذاکرات میں روسی اور یوکرینی حکام کے درمیان براہِ راست رابطہ ہوا، تاہم کسی حتمی نتیجے پر اتفاق نہ ہو سکا۔

اماراتی حکومت کے ترجمان کے مطابق بات چیت مثبت اور تعمیری ماحول میں ہوئی، جس میں امریکا کی جانب سے پیش کیے گئے امن فریم ورک کے مختلف نکات پر غور کیا گیا۔ ترجمان کا کہنا تھا کہ فریقین نے سنجیدگی کے ساتھ موقف پیش کیے۔ روسی وزارتِ خارجہ اور یوکرینی صدر ولودومیر زیلنسکی نے مذاکرات کے آئندہ دور میں شرکت پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ صدر زیلنسکی کے مطابق روس یوکرین جنگ کے خاتمے کے لیے ابوظبی میں تعمیری گفتگو ہوئی، اور اگر مثبت پیش رفت جاری رہی تو ایک ہفتے کے اندر مزید مذاکرات متوقع ہیں۔ اماراتی میڈیا کے مطابق امریکی حکام نے بھی ان سہ فریقی مذاکرات کو مفید قرار دیا۔ ایک امریکی عہدیدار نے بتایا کہ دو روزہ مذاکرات کے دوران فریقین کے درمیان باہمی احترام دیکھا گیا اور دونوں ممالک تنازع کے حل میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

اعلان تعطیل

قارئین صحافت کو یوم جمہوریہ کی پرخلوص مبارکباد

آج بروز پیر یوم جمہوریہ کی تعطیل کے سبب منگل کو اخبار شائع نہیں ہوگا۔ آئندہ شمارہ بروز بدھ بمطابق ۲۸ جنوری ۲۰۲۶ سے حسب معمول شائع ہوگا۔ **ادارہ**

غزہ میں جنگ بندی معاہدے پر مشاورت کے لیے حماس قیادت کی ترک انٹیلی جنس سربراہ سے ملاقات

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت حماس کی قیادت پر مشتمل ایک وفد نے استنبول میں ترکیہ کے انٹیلی جنس ادارے کے سربراہ ابراہیم قالن سے ملاقات کی۔

اس وفد کی قیادت غزہ کی پٹی میں حماس کے سربراہ خلیل الحیہ نے کی جبکہ اس میں مغربی کنارے میں تحریک کے سربراہ زاہر جبارین، سینئر رہنما محمود مرداوی اور ترکیہ میں حماس کے نمائندے موسیٰ عکاری شامل تھے۔

ملاقات کے دوران حماس کے وفد نے ابراہیم قالن کے ساتھ جنگ کے خاتمے کے معاہدے کے دوسرے مرحلے پر تبادلہ خیال کیا اور پہلے مرحلے کی تمام شرائط کی تکمیل پر بھی گفتگو کی۔

حماس کے جاری کردہ بیان کے مطابق دونوں فریقوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ فلسطینی عوام کی تکالیف کے خاتمے کے لیے باہمی مشاورت اور مشترکہ رابطہ کاری جاری رکھی جائے گی۔ اس کے ساتھ غزہ کی پٹی کے انتظام کے لیے قومی کمیٹی کے عملی آغاز، رفح گزرگاہ کو دونوں سمتوں میں کھولنے، فلسطینی عوام کی امداد اور رہائش کے لیے ضروری سامان کی فراہمی اور فلسطینی عوام کے ثابت شدہ قومی اصولوں پر تاکید پر بھی اتفاق ہوا۔

حماس کے وفد نے ہفتہ کی شام جاری بیان میں ترکیہ کے صدر طیب ایردوآن کا شکریہ ادا کیا اور جنگ کے خاتمے کے معاہدے تک پہنچنے میں ان کی کوششوں کو سراہا۔

تحریک حماس نے جمعہ کے روز ایک علیحدہ بیان میں سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا کہ وہ قابض اسرائیل کی خلاف ورزیوں کو روکنے کے لیے اپنی ذمہ داری ادا کرے اور اسے معاہدے کی شرائط پر عمل درآمد کا پابند بنائے۔ ان شرائط میں سرفہرست امدادی سامان اور رہائش کے لوازمات کی فراہمی، امدادی سرگرمیوں اور تعمیر نو کا آغاز شامل ہے تاکہ فلسطینی عوام کو اس انسانی تباہی کے نتائج سے بچایا جا سکے جو قابض اسرائیل نے مسلط کی ہے۔ خاص طور پر اس وقت جب غزہ کی پٹی شدید بارشوں اور سخت سردی کی لہروں کی زد میں ہے۔

حماس نے اس بات کی بھی توثیق کی کہ وہ جنگ بندی کے معاہدے پر مکمل طور پر قائم اور اس کی پابند ہے جبکہ قابض اسرائیل ہر لمحہ اس کی شقوں کی خلاف ورزیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔ ان اقدامات کا مقصد معاہدے کو ناکام بنانا اور قومی کمیٹی کے کام میں رکاوٹ ڈالنا ہے جو اعلان کردہ امریکی ضمانتوں اور انتظامات کے صریح خلاف ہے۔

غزہ پر قابض اسرائیل کی تازہ بمباری، چار فلسطینی شہید، متعدد زخمی

غزہ: قابض اسرائیلی فوج کی جانب سے سیز فائر معاہدے کی مسلسل خلاف ورزیوں کے دوران جنوبی غزہ کے شہر خان یونس کے وسطی علاقے میں کی گئی فضائی اور توپ خانے کی بمباری کے نتیجے میں چار فلسطینی شہری شہید ہو گئے جن میں دو معصوم بچے بھی شامل ہیں جبکہ متعدد دیگر زخمی ہوئے۔ یہ حملے غزہ کی پٹی کے مختلف علاقوں پر جاری شدید گولہ باری کے ساتھ کیے گئے حالانکہ سیز فائر معاہدہ مسلسل ایک سو پانچویں روز بھی نافذ العمل ہے۔

مقامی ذرائع نے بتایا کہ قیزان النجار کے علاقے میں قابض اسرائیل کے حملے کے بعد 26 سالہ شہید نور فرید ابوستہ کی لاش ناصر طبی کمپلیکس منتقل کی گئی۔

طبی ذرائع کے مطابق قابض اسرائیلی فوج کے ڈرون حملے میں شمالی غزہ کے بیت لاہیا پراجیکٹ کے علاقے میں کمال عدوان ہسپتال کے اطراف محمد یوسف الزوارعہ اور سلیمان زکریا الزوارعہ نامی دو بچے شہید ہو گئے۔

اس سے قبل ایک مقامی ذریعے نے تصدیق کی کہ آج صبح جبالیہ البلد کے قدیم غزہ اسٹریٹ پر شہریوں کے ایک گروہ کو قابض افواج نے نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں ایک فلسطینی شہید اور متعدد زخمی ہوئے۔

اس سے کچھ دیر قبل شمالی غزہ کے بیت لاہیا کے مغربی علاقے السلاطین میں ایک فلسطینی شہری قابض اسرائیل کی گولیوں سے زخمی ہوا۔

آج فجر کے وقت خان یونس کے وسط میں 47 سالہ ایک فلسطینی شہری کے سر میں قابض اسرائیل کی گولی لگی جس کے باعث وہ شدید زخمی ہوا جیسا کہ طبی ذرائع نے بتایا۔

عینی شاہدین کے مطابق قابض اسرائیل کے کواڈ کاپٹر ڈرون نے عمارت جاسر کے چوراہے کے قریب شہری پر براہ راست فائرنگ کی حالانکہ معاہدے کے تحت قابض فوج اس علاقے سے پہلے ہی پسپا ہو چکی تھی۔

اسی دوران قابض اسرائیل کے جنگی طیاروں نے خان یونس کے جنوب مشرقی علاقوں پر بمباری کی جبکہ بحری جنگی کشتیوں نے شہر کے ساحل کی طرف اندھا دھند فائرنگ کی۔

غزہ کے وسطی علاقے میں عینی شاہدین نے بتایا کہ قابض اسرائیل کی بکتر بند گاڑیوں نے جن علاقوں پر قبضہ جما رکھا ہے وہاں سے مشرقی المغازی پناہ گزین کیمپ کی طرف گولیاں برسائیں جبکہ قابض توپ خانے نے شہر غزہ کے مشرقی علاقوں کو شدید گولہ باری کا نشانہ بنایا۔

سیز فائر معاہدے کے نفاذ کے بعد سے قابض اسرائیل کی خلاف ورزیوں کے نتیجے میں 496 فلسطینی شہید اور 1301 زخمی ہو چکے ہیں۔

یہ معاہدہ اس نسل کش جنگ کے خاتمے کا باعث بنا جو 8 اکتوبر سنہ 2023ء کو شروع ہوئی اور دو برس تک جاری رہی۔ اس دوران اکہتر ہزار سے زائد فلسطینی شہید اور ایک لاکھ اکہتر ہزار سے زیادہ زخمی ہوئے جبکہ غزہ کی قریب نوے فیصد شہری بنیادی ڈھانچے کو تباہ کر دیا گیا۔ اقوام متحدہ کے مطابق اس وسیع تباہی کی تعمیر نو پر تقریباً ستر ارب ڈالر لاگت آئے گی۔

غزہ میں قابض اسرائیلی خلاف ورزیاں، فضائی اور توپ خانے کی گولہ باری جاری

غزہ: غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کے معاہدے کی قابض اسرائیل کی جانب سے خلاف ورزیاں بلا تعطل جاری ہیں جن میں فضائی اور توپ خانے کی بمباری گھروں کی مسماری فوجی گاڑیوں اور ڈرون طیاروں سے فائرنگ شامل ہے۔ ہفتہ کے روز قابض اسرائیل کی جارحانہ کارروائیوں کے نتیجے میں تین فلسطینی شہری شہید ہو گئے جن میں دو معصوم بچے شامل تھے جبکہ متعدد دیگر زخمی ہوئے۔ یہ حملے جنگ بندی کے معاہدے کے باوجود غزہ کی پٹی کے مختلف علاقوں میں کیے گئے۔ طبی ذرائع کے مطابق الزوارعہ خاندان کے دو بچے قابض اسرائیل کی جانب سے فائر کی گئی بمباری کے نتیجے میں شہید ہوئے۔ یہ بم بیت لاہیا کے علاقے میں واقع کمال عدوان ہسپتال کے قریب پھٹا جہاں قابض اسرائیل کے ایک یونٹ نے ان بچوں کو نشانہ بنایا۔ طبی ذرائع نے بتایا کہ شہید ہونے والے بچوں کی شناخت محمد یوسف الزوارعہ اور سلیمان زکریا الزوارعہ کے نام سے ہوئی ہے۔ دونوں بچے شمالی غزہ میں بیت لاہیا پراجیکٹ کے علاقے میں کمال عدوان ہسپتال کے اطراف قابض اسرائیل کے مسیّر طیارے کی بمباری کا نشانہ بنے۔ ناصر طبی کمپلیکس کے طبی ذرائع نے بتایا کہ خان یونس کے جنوب میں قیزان النجار کے علاقے میں قابض اسرائیل کے حملے کے نتیجے میں 26 سالہ نوجوان نور فرید ابوستہ شہید ہو گئے۔ 11 اکتوبر سنہ 2025ء کو شروع ہونے والی کمزور جنگ بندی کے بعد سے اب تک قابض اسرائیل کی خلاف ورزیوں کے نتیجے میں 481 فلسطینی شہید اور 1313 زخمی ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ 713 شہدا کی لاشیں ملبے تلے سے نکالی گئی ہیں۔ یوں سات اکتوبر سنہ 2023ء کو شروع ہونے والی نسل کش جنگ کے بعد سے مجموعی شہدا کی تعداد 654,71 جبکہ زخمیوں کی تعداد 391,171 تک پہنچ چکی ہے۔ یہ اعداد و شمار غزہ میں وزارت صحت کی جانب سے ہفتہ کو جاری کردہ تازہ ترین رپورٹ میں سامنے آئے ہیں۔ غزہ کے باشندے انتہائی تباہ کن انسانی حالات سے دوچار ہیں۔ شدید سردی اور بارشوں کے دوران لوگ بوسیدہ خیموں میں رہنے پر مجبور ہیں اور زندگی کی بنیادی ضروریات سے محروم ہیں۔ سردی کے باعث شہید ہونے والوں کی تعداد موسم سرما کے آغاز سے بڑھ کر 10 تک جا پہنچی ہے جن میں تین ماہ کا ایک شیر خوار بچہ بھی شامل ہے جو شدید سردی کے باعث جان کی بازی ہار گیا۔ اسی دوران امریکی ایلچی اسٹیو وٹکوف اور جارید کشنر قابض اسرائیل پہنچے ہیں جہاں وہ قابض حکومت کے سربراہ بنجمن نیتن یاہو سے مذاکرات کریں گے۔ ان مذاکرات میں غزہ کی صورتحال جنگ بندی کے دوسرے مرحلے کے تقاضے رفح گزرگاہ کی دوبارہ بحالی قومی کمیٹی کے عملی آغاز اور نام نہاد مجلس امن کی تشکیل جیسے امور شامل ہیں۔

حماس کے سینئر رہنما عطا اللہ ابو السبح انتقال کر گئے

حماس کا ممتاز قومی رہنما اور اسلامی مفکر کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار

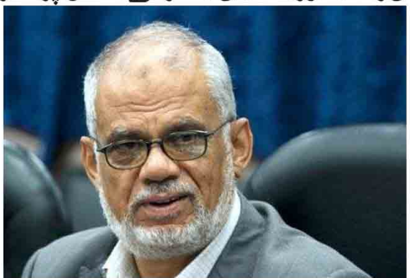

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے سیاسی بیورو کے رُکن اور ممتاز فلسطینی رہنما ڈاکٹر عطا اللہ ابو السبح اتوار کی صبح 78 برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔ وہ سیاسی، تعلیمی اور ثقافتی میدان میں طویل اور بامقصد جدوجہد کے بعد اس دنیا سے رخصت ہوئے اور ان کی ان جلیل القدر خدمات پر پوری فلسطینی قوم انہیں خراج عقیدت پیش کرتی ہے۔

ڈاکٹر عطا اللہ ابو السبح گذشتہ برسوں میں تحریک کے نمایاں ترین چہروں میں شمار ہوتے رہے۔ انہوں نے فلسطینی حکومتوں میں متعدد اہم سرکاری ذمہ داریاں انجام دیں جن میں دسویں فلسطینی حکومت میں وزیر ثقافت اور وزیر امور اسیران کے عہدے شامل ہیں۔ اس دوران وہ قابض اسرائیلی جیلوں میں قید فلسطینی اسیران کے مسئلے کو عالمی سطح پر اجاگر کرنے میں اپنی بھرپور اور مسلسل جدوجہد کے باعث جانے جاتے تھے۔

مرحوم ابو السبح نے غزہ کی اسلامی یونیورسٹی میں بطور پروفیسر خدمات انجام دیں۔ وہ فلسطینی ثقافتی زندگی میں بھی ایک نمایاں مقام رکھتے تھے۔ ایک ادیب، شاعر اور مصنف کی حیثیت سے انہوں نے متعدد شعری مجموعے اور تصانیف پیش کیں جن میں سماجی اور سیاسی مسائل کو قومی فکر اور انسانی پہلو کے امتزاج کے ساتھ پیش کیا گیا۔

ڈاکٹر عطا اللہ ابو السبح سنہ 1948ء میں عسقلان کے شمال میں واقع گاؤں السوافیر الشرقیہ میں پیدا ہوئے جو بعد ازاں قابض اسرائیل کے قبضے اور تباہی کا شکار ہوا۔ انہوں نے رفح میں مہاجرین کے ماحول میں پرورش پائی۔ بعد ازاں رام اللہ کمیونٹی کالج اور النجاح نیشنل یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی اور پھر سنہ 1995ء میں سوڈان کی ام درمان یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری مکمل کی۔

مرحوم رہنما اسیران اور مزاحمت سے متعلق اپنے دوٹوک اور جرات مندانہ مؤقف کے باعث معروف تھے۔ انہوں نے مختلف مواقع پر خصوصاً وزارت اسیران کے دور میں فلسطینی عوام کے حقوق کے دفاع قابض، اسرائیل کے خلاف ڈٹ جانے اور عالمی برادری کو فلسطینی کاز کی حمایت کے لیے متحرک کرنے پر زور دیا۔

ڈاکٹر عطا اللہ ابو السبح نے حماس کے سیاسی سفر میں گہرا اور دیرپا اثر چھوڑا۔ انہوں نے اسیران کے مقدمے کو عالمی سطح پر اٹھانے سمیت متعدد بنیادی قومی مسائل پر تحریک کے مؤقف کی تشکیل میں کردار ادا کیا اور شدید چیلنجز کے باوجود فلسطینی قومی منصوبے سے متعلق فکری مباحث میں بھرپور شرکت کی۔

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے فلسطینی عوام، عرب اور اسلامی امت کے نام اپنے تعزیتی بیان میں عظیم قومی رہنما اور اسلامی مفکر ڈاکٹر عطا اللہ ابو السبح ابو علاء کے انتقال پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ مرحوم تحریک کے سیاسی بیورو کے رکن سابق وزیر قانون ساز کونسل کے رکن ممتاز مفکر ادیب اور شاعر تھے۔

ڈاکٹر عطا اللہ ابو السبح آج 87 برس کی عمر میں وفات پا گئے۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی قومی قضیہ کی خدمت اپنے عظیم عوام کے حقوق کے دفاع اور سیاست فکر ادب تربیت اور تعلیم کے میدانوں میں بھرپور جدوجہد کے لیے وقف کیے تحریک حماس نے اپنے بیان میں کہا کہ قائد ڈاکٹر عطا اللہ ابو السبح رحمہ اللہ کی جدوجہد کا سفر عطا قربانی اور فلسطینی قومی منصوبے کے دفاع سے عبارت تھا۔ انہوں نے فلسطینی عوام کے اس جائز حق کا بھرپور دفاع کیا جو آزادی اور خودمختاری کے لیے ان کی مسلسل جدوجہد کا محور ہے۔

بیان میں کہا گیا کہ مرحوم نے دشمن صیہونی جیلوں میں قید فلسطینی اسیران کے حقوق کے دفاع میں نمایاں کردار ادا کیا اور سماجی حلقوں اور قومی منظرنامے میں ان کی موجودگی مؤثر اور متحرک رہی۔ وہ ایک ایسے سیاسی ادیب اور مزاحمتی اکیڈمک مفکر تھے جنہوں نے قلم فکر اور موقف کے ذریعے مزاحمت کا فریضہ انجام دیا اور غزہ کی سرزمین پر صبر استقامت اور ثابت قدمی کے ساتھ اپنے عظیم عوام کے شانہ بشانہ ڈٹے رہے یہاں تک کہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

حماس نے دعا کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالی قائد مفکر ڈاکٹر عطا اللہ ابو السبح پر اپنی بے پایاں رحمت نازل فرمائے انہیں اپنی وسیع مغفرت سے ڈھانپ لے اور جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائے۔ ہم ان کے اہل خانہ بھائیوں محبین معزز آل السبح اور پوری فلسطینی قوم سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں صبر جمیل اور حسن احتساب کی توفیق عطا فرمائے اور اس عظیم شخصیت کے نعم البدل میں ہمیں بہتر عطا کرے۔ بے شک ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

رہبر انقلاب اسلامی پر کسی بھی حملہ عالم اسلام کے لیے ریڈ لائن ہے: ترکیہ کے اہل بیت علماء کی انجمن

انقرہ: ترکیہ کے اہل بیت علماء کی انجمن نے ایک بیان میں رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای پر کسی بھی حملے کو عالم اسلام کے لیے ریڈ لائن قرار دیا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ آج انسانیت، بالخصوص عالم اسلام اپنی تاریخ کے ایک انتہائی حساس دور سے گزر رہا ہے۔ مشرق وسطی سے آگے پوری دنیا میں صحیح اور غلط کی سرحدیں واضح ہو چکی ہیں اور دو محاذ ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہو چکے ہیں۔ ہر باضمیر اور عقلمند شخص پر واضح ہے کہ ظلم و استکبار کا جھنڈا بڑے شیطان امریکہ اور اس کی ناجائز اولاد غاصب صیہونی حکومت کے ہاتھ میں ہے۔ جبکہ آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای کی دانشمندانہ قیادت اور فرمان کے تحت محاذ حق کے علمبردار کی حیثیت سے استقامتی محاذ انصاف کے حصول اور مظلوموں کی آزادی کے لیے اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ اس نازک لمحے میں ظالموں کے ساتھ کھڑا ہونا اور مظلوموں کی مدد کرنا دنیا کے تمام آزاد منش لوگوں کا مذہبی اور انسانی فریضہ ہے۔ اس قسم کی صورتحال میں ہم فلسطین سے یمن تک، لبنان و شام سے میانمار اور وینزویلا تک دنیا کے مظلوموں کے حامی اور ساتھی ہیں۔

چین کو بنیادی خطرہ کہنے سے گریز، امریکی دفاعی حکمت عملی میں تبدیلی پاکستان کیلئے مفید

اسلام آباد: ٹرمپ کی وائٹ ہاؤس واپسی کے ایک سال بعد پاکستان امریکی تزویراتی سوچ میں آنے والی نمایاں تبدیلی سے فائدہ اٹھانے والے خاموش ممالک میں شامل نظر آنے لگا ہے۔

حال ہی میں جاری ''امریکا کی قومی دفاعی حکمت عملی 2026'' واشنگٹن کے کئی دہائیوں پرانے اس موقف سے دستبرداری کا پتہ دے رہی ہے۔ پاکستانی حکام اور تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اس سے اسلام آباد کے خارجہ پالیسی کے چیلنجز میں کمی آئی ہے۔

ٹرمپ کے ''امریکا فرسٹ'' نظریے کی واپسی کے ساتھ اسلام آباد میں بہت سے لوگوں کو دوبارہ نظر انداز کیے جانے کا خدشہ تھا۔ تاہم گزشتہ ایک سال کے دوران حالات مختلف انداز میں سامنے آئے ہیں۔

پاکستان نے ٹرمپ انتظامیہ کے ساتھ روابط میں بہتری دیکھی اور بھارت اور امریکا کے تعلقات میں تناؤ کے آثار نظر آئے ہیں۔ اب نئی حکمت عملی کے اجرا کو مبصرین پاکستان کے لیے تزویراتی سانس لینے کی جگہ قرار دے رہے ہیں۔

یاد رہے 2022 کی امریکی دفاعی حکمت عملی میں چین کو سب سے اہم تزویراتی حریف قرار دیا گیا تھا۔ 2026 کی دستاویز میں بیجنگ کو ایک وجودی دشمن کے طور پر پیش کرنے سے گریز کیا گیا ہے۔ نئی حکمت عملی میں کہا گیا کہ امریکا چین پر غلبہ پانے، اسے ذلیل کرنے یا اس کا گلا گھونٹنے کی کوشش نہیں کر رہا بلکہ اس بات کو یقینی بنانا چاہتا ہے کہ نہ تو چین اور نہ ہی کوئی اور ہم پر یا ہمارے اتحادیوں پر غلبہ حاصل کر سکے۔

کہا گیا کہ امریکا ایسا معقول امن چاہتا ہے جو امریکیوں کے لیے سازگار شرائط پر ہو لیکن جسے چین بھی قبول کر سکے۔ مزید کہا گیا کہ امریکا چین کو تصادم کے بجائے طاقت کے ذریعے روکے گا۔ ایک سینیئر پاکستانی عہدیدار نے بتایا کہ نئے امریکی رویے نے پاکستان کی خارجہ پالیسی کو کم دباؤ والا بنا دیا ہے۔ سابق سفارت کار عبدالباسط نے کہا کہ میرے نزدیک امریکی حکمت عملی صرف وقت حاصل کرنے کے بارے میں ہے تاکہ چین کا مقابلہ کرنے اور اپنی برتری برقرار رکھنے کے طریقے وضع کیے جا سکیں۔ ٹرمپ ہوشیاری سے کھیل رہے ہیں اور چین اس کھیل کو سمجھتا ہے۔

انہوں نے ''دی ایکسپریس ٹریبیون'' کو بتایا کہ لہٰذا فی الحال ہم دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ تناؤ کو ایسی انتہا تک پہنچتے ہوئے نہیں دیکھیں گے جہاں سے واپسی ممکن نہ ہو۔ جب تک یہ صورتحال برقرار رہتی ہے، یہ پاکستان کے لیے اچھا ہے۔

نئی امریکی دفاعی حکمت عملی میں بھارت بھی مکمل طور پر غائب ہے۔ دستاویز میں کواڈ ریلیٹرل سکیورٹی ڈائیلاگ کا بھی کوئی حوالہ نہیں دیا گیا۔ ایک سینیئر اہلکار نے کہا کہ بھارت پر زور نہ دینے سے علاقائی عدم توازن کم ہوتا ہے۔ ان مثبت اشاروں کے باوجود تاہم سکیورٹی تجزیہ کاروں نے خبردار کیا ہے کہ امریکی تزویراتی نظریہ تاریخی طور پر انتظامیہ کی تبدیلی کے ساتھ بدلتا رہا ہے۔ مستقبل میں وائٹ ہاؤس دوبارہ روایتی موقف کی طرف لوٹ سکتا ہے۔

غزہ میں قابض اسرائیل کے ہاتھوں بچوں کو سکولوں سے محروم: غزہ میں چھ لاکھ بچے دو برس سے تعلیم سے محروم ہیں: انروا

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کے ادارہ برائے فلسطینی پناہ گزین 'انروا' کے کمشنر جنرل فلپ لازارینی نے کہا ہے کہ گذشتہ چند برسوں کے دوران فلسطینی پناہ گزینوں کی تعلیم کو مسلسل اور بڑھتے ہوئے حملوں کا سامنا رہا ہے۔ فلپ لازارینی نے ہفتے کے روز سماجی رابطے کے پلیٹ فارم ایکس پر جاری اپنے بیان میں کہا کہ غزہ میں چھ لاکھ سے زائد بچوں کو دو سال سے زیادہ عرصے سے باقاعدہ اور منظم تعلیم سے محروم رکھا گیا ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ یہ بچے ملبے کے درمیان شدید نفسیاتی صدمات کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں اور انہیں محفوظ تعلیمی ماحول میں واپس لانا انروا کی اولین ترجیح ہے۔ لازارینی نے وضاحت کی کہ اس وقت غزہ میں انروا کے زیر انتظام عارضی تعلیمی مقامات میں پینسٹھ ہزار بچے زیر تعلیم ہیں جبکہ تقریباً تین لاکھ دیگر بچے ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے پڑھنے لکھنے اور حساب کے بنیادی اسباق حاصل کر رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کی تنظیموں کی جانب سے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق جن میں یونیسکو انروا اور اقوام متحدہ کے دفتر برائے رابطہ انسانی امور او چا شامل ہیں غزہ کی پٹی میں تقریباً سات لاکھ پینتالیس ہزار طالب علم اور طالبات اکتوبر سنہ 2023ء سے مسلسل تیسرے سال باقاعدہ تعلیم سے محروم ہیں۔ ان میں سے تقریباً اٹھاسی ہزار یونیورسٹی طلبہ ایسے ہیں جن کا تعلیمی سفر مکمل طور پر رک چکا ہے جو ایک نہایت خطرناک مثال ہے اور فلسطینی بچوں اور نوجوانوں کی پوری ایک نسل کے ضائع ہو جانے کا خدشہ پیدا کر رہی ہے۔ اقوام متحدہ کی مستند رپورٹوں کے مطابق غزہ کی پٹی میں پچانوے سے ستانوے فیصد سکول اور تعلیمی ادارے جزوی یا مکمل طور پر نقصان کا شکار ہو چکے ہیں۔ ان میں سرکاری سکول انروا کے سکول اور نجی تعلیمی ادارے شامل ہیں۔ ان میں سے بڑی تعداد مکمل طور پر تباہ کر دی گئی ہے جبکہ سینکڑوں سکول ایسے ہیں جو اب استعمال کے قابل نہیں رہے اور انہیں از سر نو تعمیر یا جامع مرمت کی ضرورت ہے۔ تعلیمی ماہرین کا کہنا ہے کہ طویل تعلیمی تعطل سکولوں کی تباہی انروا کے کام پر پابندیاں اور طلبہ کے سفر پر قدغنوں نے ایک ایسے بے مثال تعلیمی خسارے کو جنم دیا ہے جس کا اندازہ تین سے پانچ سال کی مؤثر تعلیم کے برابر لگایا جا رہا ہے۔

غزہ میں تعلیم کا منظم قتل قابض اسرائیل نے تعلیمی نظام تباہ کر دیا: الضمیر

عالمی یوم تعلیم کے موقع پر انسانی حقوق کی تنظیم نے انکشاف کیا ہے کہ غزہ کی پٹی میں تعلیمی نظام مسلسل تیسرے سال بھی حق تعلیم سے منظم محرومی کا شکار ہے

غزہ: عالمی یوم تعلیم کے موقع پر انسانی حقوق کی تنظیم الضمیر نے انکشاف کیا ہے کہ غزہ کی پٹی میں تعلیمی نظام مسلسل تیسرے سال بھی حق تعلیم سے منظم محرومی کا شکار ہے۔ تنظیم کے مطابق قابض اسرائیل غزہ پر جاری نسل کشی کی جنگ کے دوران ایک منظم تعلیمی نسل کشی کا ارتکاب کر رہا ہے جس کا براہ راست اور سوچا سمجھا ہدف تعلیمی ڈھانچہ اور تدریسی عمل کی بنیادیں ہیں۔

الضمیر کی جانب سے یہ مؤقف عالمی یوم تعلیم کے موقع پر سامنے آیا جو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 24 جنوری کو تعلیم کے سماج کی تعمیر اور ترقی کے فروغ میں کلیدی کردار کو اجاگر کرنے کے لیے مقرر کیا تھا۔

الضمیر نے ہفتہ کے روز جاری اپنے بیان میں کہا کہ مسلسل فوجی حملوں کے نتیجے میں سیکڑوں سکول جامعات اور تعلیمی ادارے مکمل یا جزوی طور پر تباہ کر دیے گئے ہیں جن میں فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے امدادی ادارے انروا کے سکول بھی شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اساتذہ اور طلبہ کو براہ راست نشانہ بنایا گیا جس کے باعث لاکھوں بچوں اور نوجوانوں کو محفوظ تعلیم کے حق سے محروم کر دیا گیا۔

بیان میں مزید کہا گیا کہ متعدد تعلیمی عمارتوں کو ایسے عارضی مراکز میں تبدیل کر دیا گیا ہے جہاں زندگی کی بنیادی انسانی سہولیات تک موجود نہیں جبکہ بعض اداروں کو اس کے باوجود نشانہ بنایا گیا کہ قابض افواج ان کے شہری نوعیت کے ہونے اور ان میں بے گھر افراد کی موجودگی سے مکمل طور پر آگاہ تھیں۔

تنظیم کی جانب سے جنگ کے دوران کی گئی نگرانی اور دستاویز بندی کے مطابق تقریباً 19 ہزار طالب علم اور 800 اساتذہ براہ راست یا بالواسطہ حملوں میں شہید ہو چکے ہیں جس کے نتیجے میں تعلیمی عملے کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔

الضمیر نے یہ بھی دستاویزی شکل میں ثابت کیا کہ تقریباً 1300 جامعاتی طلبہ اور 240 اساتذہ اور پروفیسرز شہید ہوئے جنہیں تنظیم نے انسانی سرمائے کے خطرناک زیاں سے تعبیر کیا ہے جو غزہ میں تعلیم کے مستقبل پر گہرے اور طویل المدت اثرات مرتب کرے گا۔

بیان کے مطابق کم از کم 100 تعلیمی اور علمی شخصیات کو نشانہ بنایا گیا جن میں تین یونیورسٹیوں کے سربراہان اور سات کالجوں کے ڈین شامل ہیں اس کے علاوہ مختلف سائنسی طبی اور انسانی شعبوں سے تعلق رکھنے والے محققین اور ماہرین بھی اس سفاکیت کا شکار ہوئے۔

الضمیر نے واضح کیا کہ تقریباً 90 فیصد سکول اور جامعات مکمل یا جزوی تباہی سے دوچار ہو چکے ہیں جس کے باعث ان کی اکثریت مکمل طور پر ناکارہ ہو گئی ہے جبکہ جو ادارے باقی بچے ہیں وہ بھی بے گھر افراد کے مراکز میں تبدیل ہو چکے ہیں اور یوں ان کی تعلیمی حیثیت عملاً ختم ہو چکی ہے۔

اعلیٰ تعلیم کے حوالے سے تنظیم نے بتایا کہ 11 جامعات مکمل طور پر تباہ کر دی گئی ہیں اور صرف وسطی غزہ اور مغربی خان یونس میں چند محدود شاخیں باقی ہیں جو خود بھی فعال نہیں رہیں جس کے باعث تمام تعلیمی مراحل میں نظام تقریباً مفلوج ہو چکا ہے۔ مزید برآں مسلسل محاصرے اور گزرگاہوں کی بندش کے باعث تقریباً دو ہزار ہائی سکول گریجویٹس اعلیٰ تعلیم میں داخلے سے محروم ہیں جن میں 150 اعلیٰ تعلیم کے طلبہ بھی شامل ہیں حالانکہ انہیں بیرون ملک جامعات میں داخلہ اور وظائف مل چکے تھے۔ ان میں سے کئی طلبہ دو سے تین برس سے تعلیم کی بحالی کے منتظر ہیں۔

انسانی حقوق کی اس تنظیم نے کہا کہ غزہ میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ فلسطینیوں کے حال اور مستقبل کو تباہ کرنے کی ایک منظم پالیسی کا حصہ ہے جس کا مقصد تعلیم کو نشانہ بنا کر ترقی اور انسانی تعمیر کے مواقع ختم کرنا ہے۔ تنظیم کے مطابق یہ اقدامات جنگی جرم انسانیت کے خلاف جرم اور سنہ 1948ء کے کنونشن کے تحت نسل کشی کے جرم کے بنیادی عناصر پر پورا اترتے ہیں۔ الضمیر نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ فوری اور مؤثر مداخلت کرے تاکہ قابض اسرائیل کو غزہ میں شہریوں پر جاری جارحیت روکنے پر مجبور کیا جا سکے اور فلسطینیوں کے حق تعلیم سمیت بنیادی حقوق کا تحفظ یقینی بنایا جا سکے۔ تنظیم نے اقوام متحدہ کے اداروں اور ایجنسیوں سے بھی اپیل کی کہ وہ تباہ شدہ سکولوں اور جامعات کی تعمیر نو کے لیے کوششیں تیز کریں تعلیمی عمل کی بحالی کو یقینی بنائیں اور بے گھر افراد کے لیے متبادل مراکز قائم کریں تاکہ سکولوں کو خالی کرا کے دوبارہ تعلیمی مقاصد کے لیے بحال کیا جا سکے۔

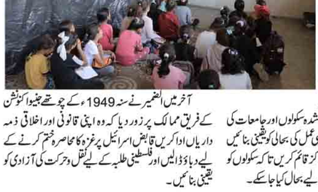

آخر میں الضمیر نے سنہ 1949ء کے چوتھے جنیوا کنونشن کے فریق ممالک پر زور دیا کہ وہ اپنی قانونی اور اخلاقی ذمہ داریاں ادا کریں قابض اسرائیل پر غزہ کا محاصرہ ختم کرنے کے لیے دباؤ ڈالیں اور فلسطینی طلبہ کے لیے نقل و حرکت کی آزادی کو یقینی بنائیں۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ صحافت

ریاستی حکومتوں اور گورنر کا تنازع

ریاستی حکومتوں اور گورنروں کے درمیان تنازعات کوئی نئی بات نہیں ہے۔ حزب اختلاف کی حکومت والی ریاستیں خاص طور پر تنازعات کی ایک طویل تاریخ رکھتی ہیں۔ یہ الزام لگایا گیا ہے کہ گورنر، سربراہ کے طور پر اپنے آئینی کردار کو پورا کرنے کے بجائے، مرکزی حکومت کے نمائندے کے طور پر کام کرتے ہیں، اور یہ کہ اپوزیشن کی حکومت والی ریاستوں کے گورنر حکومت کے کام میں رکاوٹ ڈالتے ہیں۔ ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ تین جنوبی ریاستوں کی مقننہ کی طرف سے منظور کیے گئے کچھ بلوں کی منظوری میں طویل تاخیر تنازعہ کی شکل اختیار کرگئی، جس کی وجہ سے ریاستوں کو سپریم کورٹ سے رجوع کرنا پڑا۔ حالیہ برسوں میں، کیرالہ، تمل ناڈو، اور کرناٹک میں ریاستی حکومتوں اور گورنروں کے درمیان تنازعات شروع ہو گئے ہیں۔ گورنر راجندر وشواناتھ ارلیکر کے اسمبلی سے خطاب کے فوراً بعد، کیرالہ کے وزیر اعلیٰ پنارائی وجین نے ان پر الزام لگایا کہ وہ کابینہ کی منظور کردہ پالیسی تقریر کو پوری طرح سے نہیں پڑھ رہے ہیں۔ تمل ناڈو کے گورنر آر این۔ روی نے اپنا افتتاحی خطاب کرنے سے پہلے اسمبلی سے واک آؤٹ بھی کیا۔ اسی طرح کرناٹک کے گورنر تھاور چند گہلوت نے ریاستی اسمبلی کے مشترکہ اجلاس سے تین سطروں میں خطاب کرنے کے بعد واک آؤٹ کیا۔ قابل ذکر ہے کہ ریاستی اسمبلی کا اجلاس روایتی طور پر گورنر کے خطاب سے شروع ہوتا ہے، جس میں وہ ریاستی حکومت کی طرف سے تیار کردہ مکمل خطاب پڑھتے ہیں۔ اس خطاب میں یقیناً ریاستی حکومت کی پالیسیوں اور پروگراموں کا خاکہ پیش کیا جاتا ہے، جنہیں گورنر پڑھ رہے ہیں۔ تاہم اب گورنرز نے اس روایت کو توڑ کر اسمبلی سے واک آؤٹ کرنے کی نئی روایت شروع کر دی ہے جسے ملک کی وفاقی جمہوریت کے لیے اچھا نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس سے پہلے، کیرالہ، مغربی بنگال، پنجاب اور دہلی جیسی کئی ریاستوں کے گورنروں/لیفٹیننٹ گورنروں کے کام کاج کے بارے میں سوالات اٹھائے گئے تھے۔ حال ہی میں گورنر پنجاب کی جانب سے کابینہ کی سفارش کے باوجود اسمبلی کا اجلاس نہ بلانے کا معاملہ سپریم کورٹ پہنچ گیا۔ دستور ساز اسمبلی میں گورنر کے عہدے پر تفصیلی بحث ہوئی۔ ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے کہا تھا کہ آئین کے تحت گورنر کے پاس کوئی کام نہیں ہے جسے وہ خود انجام دے سکے۔ درحقیقت گورنر کے کردار کے حوالے سے دو سوالات مسلسل اٹھتے رہے ہیں: پہلا یہ کہ کیا مرکزی حکومت کی طرف سے مقرر کیا گیا شخص مرکزی حکومت کی ترجیحات سے آزادی کو برقرار رکھنے کے قابل ہے، اور دوسرا یہ کہ گورنر کے پاس فیصلہ سازی کے اختیارات میں کس حد تک صوابدید ہے۔ آئین، تاہم، گورنر کو کچھ مخصوص کاموں کے لیے مکمل صوابدید دیتا ہے، جیسے کچھ شمال مشرقی ریاستوں میں خصوصی اختیارات۔ مزید برآں، انتخابات کے بعد، گورنر کو یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ جب کسی ایک جماعت یا اتحاد کے پاس واضح اکثریت نہ ہو تو حکومت بنانے کے لیے کس کو مدعو کیا جائے۔ اسی طرح جب کوئی بھی قانون ساز اسمبلی میں اکثریت ثابت نہیں کر پاتا تو گورنر کو اسمبلی کو تحلیل کرنے کا فیصلہ کرنا چاہیے۔ گورنر کی تقرری اور کردار پر چھ اعلیٰ سطحی کمیٹیوں اور کمیشنوں نے غور کیا ہے۔ ان کمیشنوں نے سفارش کی کہ گورنر کسی دوسری ریاست سے تعلق رکھنے والا شخص ہونا چاہیے جو حال ہی میں سیاست میں شامل نہ ہوا ہو اور تقرری سے قبل وزیر اعلیٰ سے مشورہ کیا جائے۔ انہوں نے گورنروں کی آزادی کو یقینی بنانے کے لیے سیکورٹی اور مدت کی حدود کی بھی سفارش کی۔ تاہم ان سفارشات کو نظرانداز کر دیا گیا۔ نتیجے کے طور پر، گورنروں اور ریاستی حکومتوں کے درمیان تعلقات میں کشیدگی برقرار ہے۔

گرین لینڈ کے بحران سے یورپ نے کیا سیکھا؟

اسد مرزا

جمعرات (22 جنوری) کی سہ پہر کو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اعلان کیا کہ انہوں نے نیٹو کے سکریٹری جنرل مارک روٹے کے ساتھ ''مستقبل کے معاہدے کا فریم ورک تشکیل دے دیا ہے'' جس سے یورپ میں یہ امیدیں قائم ہوئیں کہ شاید گرین لینڈ کا بحران ختم ہوسکتا ہے۔ مبینہ طور پر یہ فریم ورک گرین لینڈ پر ڈنمارک کی خودمختاری کا احترام کرتا ہے اور اس کے بجائے اس علاقے میں امریکہ کی فوجی موجودگی کو یقینی بنانے، اہم معدنیات سے متعلق معاہدوں پر اتفاق کرنے اور آرکٹک سکیورٹی اور ٹرمپ کے 'گولڈن ڈوم' میزائل دفاع کے نظام سمیت تعاون میں اضافہ کرنے پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔

یا یوں کہا جائے کہ کم از کم ابھی کے لئے، بحران کا بدترین دور گزر گیا ہے۔ لیکن پچھلے کچھ دنوں سے یورپ کے رہنماؤں کے مابین ہونے والی بحث نے زور دیا ہے کہ کچھ مسائل ایسے بھی ہیں جو حل نہیں کئے جاسکتے ہیں۔ تو کیا ان کے حل کے لئے انہیں ٹرمپ کے ساتھ مفاہمت اور نرم رویے اختیار کرنا چاہئے یا جب وہ انہیں دوبارہ دھمکی دیں تو اس وقت انہیں متحد رہ کر کوئی جواب دینا چاہئے۔

یورپ نے پچھلے سال سے جو سبق سیکھے ہیں، خاص طور پر گرین لینڈ کے مسئلے پر، اس سے یورپی لیڈران پر یہ واضح ہوجانا چاہئے کہ مستقبل میں ان کی حکمت عملی کیا ہوگی۔ کیا وہ ٹرمپ اور ان کے مشیروں سے نرمی سے بات کریں یا کوئی غیر متزلزل سخت رویہ اختیار کریں۔

اگر یورپ کے قائدین صرف ٹرمپ کی تعریف کرتے رہتے ہیں تو امکان ہے کہ ٹرمپ جب دوبارہ پھر کوئی غیر مناسب مطالبہ کریں تو ایک مرتبہ پھر یوروپی قائدین کے درمیان پھوٹ پڑسکتی ہے۔

پچھلے ہفتے کے واقعات اس نفسیات کو ظاہر کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ کچھ دن پہلے ہی، ٹرمپ نے گرین لینڈ لینے میں طاقت کے استعمال کو مسترد کرنے سے انکار کردیا تھا، اور انہوں نے آٹھ ممالک پر محصولات عائد کرنے کا وعدہ بھی کیا تھا جنہوں نے حال ہی میں امریکن سکیورٹی مشن کے خلاف اس علاقے میں اپنے فوجی دستے بھیج دیے تھے۔ حالانکہ اس تعیناتی کو امریکی فوج کے خلاف پوری طرح سے ہم آہنگ کرنا بھی ایک مشکل کام ثابت ہوا تھا۔

اس کے بعد، جمعہ (23 جنوری) کی صبح ڈیووس میں ورلڈ اکنامک فورم میں ایک تقریر میں، ٹرمپ نے یورپ پر غصہ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ''اگر آج امریکہ نہ ہوتا تو آپ سب جرمن اور تھوڑا سا جاپانی بول رہے ہوتے۔'' انہوں نے اپنی اس دلیل کا اعادہ کیا کہ ''کوئی بھی ملک یا ملکوں کا گروپ کسی بھی پوزیشن میں نہیں ہے کہ وہ ریاستہائے متحدہ کے علاوہ گرین لینڈ کو محفوظ بنا سکے۔'' انہوں نے دعوی کیا، ''یہ ہمارا علاقہ ہے۔'' لیکن ہم نے طاقت کے استعمال سے انکار کرتے ہوئے کہا ہے کہ بجائے طاقت کے ہم 'فوری مذاکرات' کے ذریعے گرین لینڈ کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

اس کو ایک بڑی رعایت کے طور پر دیکھا گیا، لیکن اس سے مزید سوالات بھی پیدا ہوئے۔ اگر ڈنمارک نے ملکیت کی منتقلی سے انکار کردیا تو کیا ہوگا؟ کیا پھر طاقت کا استعمال کیا جائے گا؟ سینیٹر لنڈسے گراہم، جو ڈیووس میں یورپی عہدیداروں سے ملاقات کر رہے تھے، انہوں نے ٹرمپ کی تقریر کے فوراً بعد ہی ایک سوشل میڈیا پوسٹ کے ساتھ مزید پیچیدگی قائم کردی۔ اپنے پیغام میں انہوں نے معصومیت کے ساتھ پوچھا کہ اگر ڈنمارک نے ریاستہائے متحدہ کو گرین لینڈ کو قانونی ٹائٹل نہیں دیا تو کیا ہوگا۔

تاہم، اپنی تقریر کے صرف ایک گھنٹہ بعد ہی، ٹرمپ نے اپنے نرخوں کے خطرے کو بازیافت کیا اور اعلان کیا کہ مذکورہ بالا فریم ورک حاصل کرلیا گیا ہے۔ نیویارک ٹائمز نے اطلاع دی کہ یورپی عہدیداروں نے گرین لینڈ کے امریکی فوجی اڈوں پر امریکہ کو خودمختاری دینے پر تبادلہ خیال کیا ہے۔ لیکن مذاکرات کے براہ راست علم رکھنے والے ایک یورپی عہدیدار نے کہا کہ یہ اس معاہدے کا حصہ نہیں ہے۔

ندائے حق

گرین لینڈ کا بحران کئی طریقوں سے یورپی باشندوں کے ٹرمپ کے بارے میں خوف کا مجموعہ تھا، جس نے نیٹو کے اتحادی پر حملے اور اتحاد کو تحلیل کرنے کا نظارہ پیش کیا۔ لیکن مجموعی طور پر جس طریقے سے ٹرمپ نے دھمکیاں دیں اس کا یوروپی قائدین پر بالکل الٹا اثر ہوا۔ دریں اثنا امریکہ کے سب سے وفادار اتحادی یعنی کہ برطانیہ کو بھی ٹرمپ کے غیر مہذب اور غلط بیانات پر اپنی ناراضگی کا اظہار کرنا پڑا۔

اگر فریم ورک حتمی ہو جاتا ہے تو، یہ ڈینش ڈپلومیسی کی فتح ہوگی۔ پچھلے ایک سال سے، کوپن ہیگن نے ٹرمپ انتظامیہ کے ساتھ اپنے تمام پالیسی مطالبات پر کام کرنے کی پیش کش کی ہے لیکن ساتھ ہی اس نے دو شرطیں بھی عائد کیں اور ان پر اس نے کبھی نرمی دکھانے کا اشارہ نہیں دیا۔ اس نے واضح طور پر کہا کہ ڈنمارک علاقائی سالمیت یا گرین لینڈ کے خود ارادیت کے حق پر کبھی سمجھوتہ نہیں کرے گا۔

اس کے برعکس، بہت سے دوسرے یورپی رہنماؤں نے گذشتہ سال کے دوران ٹرمپ کے بار بار دھونس دینے پر کوئی معقول یا ترکی بہ ترکی جواب نہیں دیا ہے۔ انہوں نے اپنے دفاعی اخراجات کو بڑھا کر اپنے جی ڈی پی کا 5 فیصد تک ٹرمپ کے مطالبے پر اپنے دفاعی بجٹ بڑھانے پر اتفاق کیا۔

اس نرم رویے نے ایک حد تک ٹرمپ کو نیٹو چھوڑنے کے بارے میں بات نہ کرنے پر مجبور کردیا ساتھ ہی انہوں نے یوکرین کو ہتھیار فروخت کرنے اور انٹیلیجنس مدد فراہم کرنے پر بھی اتفاق کیا اور اس نقطہ نظر نے کل کے اس اعلان کے لئے راستہ تیار کیا۔

یورپی ممالک نے ٹرمپ کی جارحیت کے امکانی اخراجات میں اضافے میں بھی کلیدی کردار ادا کیا۔ یوروپی یونین نے امریکہ پر 93 بلین ڈالر کے محصولات عائد کرنے پر اتفاق کیا اگر ٹرمپ نے دھمکی دی تھی تو حقیقت میں اس کا اثر کیا پڑا اور کچھ رہنماؤں، بشمول فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون نے، جنہیں یورپی ''بازوکا'' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ ان کے مختلف بیانات نے ٹرمپ کو دیگر یوروپ مخالف اسکیموں کے بارے میں سوچنے پر بھی اکسایا۔

گرین لینڈ کا بحران کئی طریقوں سے یورپی باشندوں کے ٹرمپ کے بارے میں خوف کا مجموعہ تھا، جس نے نیٹو کے اتحادی پر حملے اور اتحاد کو تحلیل کرنے کا نظارہ پیش کیا۔ لیکن مجموعی طور پر جس طریقے سے ٹرمپ نے دھمکیاں دیں اس کا یوروپی قائدین پر بالکل الٹا اثر ہوا۔

دریں اثنا امریکہ کے سب سے وفادار اتحادی یعنی کہ برطانیہ کو بھی ٹرمپ کے غیر مہذب اور غلط بیانات پر اپنی ناراضگی کا اظہار کرنا پڑا۔ برطانوی وزیراعظم کیئر اسٹارمر نے افغانستان میں ناٹو فورسز کے جنگی محاذ کی صف اول، میں شامل نہ ہونے کے ٹرمپ کے دعوے پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ صرف امریکہ ہی نہیں بلکہ ناٹو کے ہر رکن ممالک کے فوجیوں نے بلا مبالغہ اپنی جانیں افغانستان میں نچھاور کی تھیں اور ٹرمپ سمیت کوئی بھی حقیقت کی نفی نہیں کرسکتا۔ دریں اثنا برطانیہ کے شہزادہ ہیری نے بھی ٹرمپ کے اس بیان کے حوالے سے کہا کہ جن فوجیوں نے اپنی جان افغانستان میں نچھاور کی ان کو ہمیں عزت اور احترام کے ساتھ یاد کرنا چاہئے۔ یعنی کہ ٹرمپ کے سب سے قریبی اتحادی ہی ان کی زبان وگفتار سے نالاں ہیں اور یہ باقی یوروپی ممالک کے لئے بھی سبق ہونا چاہئے۔

مجموعی طور پر دیکھا جائے تو صدر ٹرمپ کے مختلف بیانات ان کی مہمات سب ایک ایسے شخص کی ذہنیت کی نمائندگی کرتی نظر آتی ہیں جو کہ ذہنی طور پر عالمی مسائل پر ایک بچے کی عقل رکھتا ہے اور ساتھ ہی ایک شاطر کاروباری کی طرح صرف اپنی جیب میں آنے والے منافع کو ہی دیکھتا ہے اور کوئی بھی شخص ان خصوصیات کی وجہ سے اس بڑے عہدے پر فائز نہیں ہونا چاہیے جس پر صدر ٹرمپ فائز ہیں۔

اگلے مہینے یہ قانون سازی کا آغاز کرے گا جس میں اسٹریٹجک شعبوں سے متعلق ''یورپ میڈ'' کی ضروریات شامل ہوں گی اور یورپی یونین میں کسی بھی براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کے لئے مشروطی شقوں کو مضبوط بنانا ہوگا۔

□□□

آئین ہند کی پاسداری مضبوط جمہوریت کی علامت

سید قمر عباس نقوی

وطن عزیز ہندوستان میں 26 جنوری کو قومی تہوار کا درجہ اس لیے حاصل ہے کہ یہ تاریخ ہند کا وہ روشن اور فیصلہ کن دن ہے جب ملک میں جمہوری طرز حکومت کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ اگرچہ ہندوستان 15 اگست 1947ء کو برطانوی سامراج کے غاصبانہ تسلط سے آزاد ہو چکا تھا، مگر آزادی کی اصل روح یعنی دستور ہند کا نفاذ 26 جنوری 1950ء کو عمل میں آیا اور اسی دن ہندوستان ایک مکمل خودمختار، جمہوری اور آئینی ریاست کے طور پر دنیا کے نقشے پر ابھرا۔

یوم جمہوریہ وفادار ہندوستانیوں کے لیے محض ایک تہوار نہیں بلکہ ایک مقدس قومی دن ہے، جسے ملک و بیرونِ ملک قومی پرچم ترنگا کے سائے میں بڑی عقیدت اور جوش وخروش کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ یہ دن ہمیں خوشی منانے کے ساتھ ساتھ قومی شعور، آئینی وفاداری اور تحریکِ آزادی کے شہدا و مجاہدین کی بے مثال قربانیوں کو یاد کرنے کی طرف بھی متوجہ کرتا ہے۔

یہ حقیقت فراموش نہیں کی جاسکتی کہ غاصب اور شاطر انگریزوں نے آزادی ہمیں طشت میں سجا کر نہیں دی بلکہ اس کے حصول کے لیے تمام مذاہب، طبقات اور علاقوں سے تعلق رکھنے والے آزادی کے متوالوں نے طویل عرصہ تک ہر سطح پر جدوجہد کی۔ آزادی کے اِن متوالوں پر بے شمار ظلم ڈھائے گئے، قید و بند کی صعوبتیں، جلاوطنی اور سزائے موت تک برداشت کی گئیں۔ انہی بے مثال قربانیوں کے نتیجے میں ہمیں آزاد شہری ہونے کا شرف نصیب ہوا ہے۔

آج ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم آزادی، جمہوریت اور آئینِ ہند کی قدر کریں۔ شہداء اور مجاہدین آزادی کو سچا خراجِ عقیدت، چند تعریفی الفاظ یا تصاویر پر پھول چڑھانے سے ادا نہیں ہوتا، بلکہ ان کے خوابوں کی تعبیر میں ایک ایسا ہندوستان بنانا ہوگا، جہاں مساوات ہو، جہالت اور بے روزگاری کا خاتمہ ہو، گنگا جمنی تہذیب فروغ پائے اور فرقہ واریت کی کوئی جگہ نہ ہو۔ لہٰذا ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ آزادی کی قیمت کو سمجھیں اور جمہوریت کے اصولوں و تقاضوں کی پاسداری کریں۔ یہی مجاہدین آزادی اور شہدائے وطن کو سچا خراجِ عقیدت ہے۔

26 جنوری یعنی یوم جمہوریہ دستور ہند سے وفاداری کا دن ہے۔ یہ اُن قائدین آزادی کے خواب کی تعبیر کا دن ہے جنہوں نے ایک ایسے ہندوستان کا تصور کیا تھا جس میں سرحدوں کی حفاظت کے ساتھ انسانی جانوں کی قدر ہو، سماج میں اتحاد، مساوات اور اخوت قائم ہو، معیشت، عدلیہ اور صحافت مضبوط ہوں، کوئی بے روزگار، بے گھر یا بے علم نہ ہو، گنگا جمنی تہذیب فروغ پائے اور فرقہ واریت کا مکمل خاتمہ ہو۔

آیئے ہم یوم جمہوریہ کے پُرمسرت موقع پر یہ عہد کریں کہ ہم ملک میں جمہوریت کو مضبوط و مستحکم بنائیں گے اور یہ یقینی بنائیں گے کہ دستور ہند کے مطابق ہر شہری کو اس کے آئینی حقوق حاصل ہوں۔ ہم یہ بھی دیکھیں گے کہ کسی کو ذات، مذہب یا زبان کے نام پر اس کے حقوق سے محروم تو نہیں رکھا جارہا، اور ملک کی سالمیت و بھائی چارے کو نقصان پہنچانے والی سازشوں کے خلاف بیدار اور متحد رہیں گے۔ ہمیں اُن تمام عناصر کے خلاف کھڑا ہونا ہوگا جو آزادی کے شہیدوں اور مجاہدوں کے مقاصد یعنی ملک کی سالمیت، مساوات، مذہبی رواداری اور سماجی انصاف کو مجروح کرنا چاہتے ہیں۔

26 جنوری یعنی یوم جمہوریہ دستور ہند سے وفاداری کا دن ہے۔ یہ اُن قائدین آزادی کے خواب کی تعبیر کا دن ہے جنہوں نے ایک ایسے ہندوستان کا تصور کیا تھا جس میں سرحدوں کی حفاظت کے ساتھ انسانی جانوں کی قدر ہو، سماج میں اتحاد، مساوات اور اخوت قائم ہو، معیشت، عدلیہ اور صحافت مضبوط ہوں، کوئی بے روزگار، بے گھر یا بے علم نہ ہو، گنگا جمنی تہذیب فروغ پائے اور فرقہ واریت کا مکمل خاتمہ ہو۔

یوم جمہوریہ کے موقع پر قومی راجدھانی دہلی، صوبوں، مرکز کے زیر انتظام علاقوں اور اضلاع میں سرکاری و غیر سرکاری دفاتر، کالجوں، اسکولوں اور مدارس کو سجایا جاتا ہے۔ قومی پرچم ترنگا پوری آب وتاب کے ساتھ لہرایا جاتا ہے، مٹھائیاں تقسیم کی جاتی ہیں، اور عوام کو شہدائے وطن و مجاہدینِ آزادی کی عظیم قربانیوں سے روشناس کرایا جاتا ہے۔ تقاریر اور ثقافتی پروگراموں کے ذریعے قومی جذبہ بیدار کیا جاتا ہے اور قومی یکجہتی کو مزید مضبوط بنایا جاتا ہے۔

یوم جمہوریہ کی مرکزی اور سب سے شاندار تقریبات ملک کی راجدھانی نئی دہلی میں صدرِ جمہوریۂ ہند کی صدارت میں کرتویہ پتھ (سابقہ راج پتھ)، وجے چوک اور انڈیا گیٹ کے اطراف منعقد ہوتی ہیں۔ اس موقع پر وزیر اعظم انڈیا گیٹ پر واقع امر جوان جیوتی پر شہید فوجیوں کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں۔ صدر جمہوریہ کی آمد پر اکیس توپوں کی سلامی دی جاتی ہے، قومی ترانہ جن گن من گایا جاتا ہے اور تینوں مسلح افواج کے بینڈ قومی دھنیں بجاتے ہیں۔

وجے چوک سے شروع ہونے والی اس شاندار پریڈ میں بری، بحری اور فضائی افواج، نیم فوجی دستے، دہلی پولیس، این سی سی اور منتخب اسکولوں کے طلبہ شریک ہوتے ہیں۔ مختلف ریاستوں، مرکز کے زیر انتظام علاقوں اور وزارتوں کی جھانکیاں قومی ترقی، ثقافت، تعلیم، تہذیب اور سماجی اقدار کا پیغام پیش کرتی ہیں۔ یہ پریڈ تاریخی لال قلعہ پر اختتام پذیر ہوتی ہے، جہاں شاہراہوں کے دونوں جانب حب الوطنی کے جذبے سے سرشار شہری اس عظیم منظر کے گواہ بنتے ہیں۔ اس موقع پر کسی دوست ملک کے سربراہ کو مہمانِ خصوصی کے طور پر مدعو بھی کیا جاتا ہے۔

یوم جمہوریہ کے موقع پر صدر جمہوریۂ ہند کی جانب سے ملک کے ممتاز شہری اعزازت پدم وبھوشن، پدم بھوشن اور پدم شری سے نوازے گئے معزز اور خوش قسمت شہریوں کے نام کا اعلان بھی کیا جاتا ہے۔

یہ اعزازات اُن شخصیات کو دیے جاتے ہیں جنہوں نے مختلف شعبۂ حیات میں غیر معمولی خدمات انجام دی ہوں۔ ملک کا اہم ترین شہری اعزاز 'بھارت رتن' جو کسی بھی عوامی میدان میں اعلیٰ اور قابلِ قدر و ذکر خدمات کے اعتراف میں دیا جاتا ہے۔ لیکن اس کا اعلان ہر سال نہیں کیا جاتا۔ 'پدم وبھوشن' ہندوستان کا دوسرا سب سے بڑا شہری اعزاز ہے جو غیر معمولی اور ممتاز خدمات کے اعتراف میں دیا جاتا ہے۔ 'پدم بھوشن' ہندوستان کا تیسرا سب سے بڑا شہری اعزاز ہے جو اعلیٰ نظم وممتاز خدمات کے اعتراف میں نوازا جاتا ہے۔ 'پدم شری' ہندوستان کا چوتھا سب سے بڑا شہری اعزاز ہے جو ممتاز خدمات کے اعتراف میں نوازا جاتا ہے۔ یہ تمام اعزازت زندگی کے اُن تمام شعبوں میں جہاں عوامی خدمت کا عنصر پایا جاتا ہو، جیسے فنون و آرٹ، علم و ادب، عوامی خدمت و سیاست، سائنس و انجینرنگ، تجارت و صنعت اور کھیل و ثقافت میں اعلیٰ خدمات کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ یہ اعزازت عموماً مارچ/اپریل کے مہینے میں صدر جمہوریہ کے دست مبارک سے پیش کیے جاتے ہیں۔ ان اعزازات کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ان کا حق دار کوئی بھی ہندوستانی شہری بن سکتا ہے، شرط صرف یہ کہ وہ اپنا ہدف خلوصِ نیت سے محنت اور دیانت کے ساتھ قومی خدمت کو بنالے۔

آیئے، یوم جمہوریہ کے موقع پر ہم یہ حلف لیں کہ اپنے وطن عزیز ہندوستان میں جمہوریت کو مزید مضبوط و مستحکم کرنے میں کوئی کسر نہیں رکھیں گے، ملک کو ہر قسم کے شر، فساد اور نفرت سے محفوظ رکھنے کے لئے ملک دشمن عناصر پر متحدہ طور پر کڑی نظر رکھیں گے اور کسی بھی صورت میں ان غلیظ عناصر کو اُنکے مقاصد میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ ہندوستان کی خوبصورتی اور شناخت امن، علم، حکمت، رواداری اور اتحاد بنائے رکھنے کی سچی کوشش کرتے رہیں گے، ذاتی مفاد اور لالچ کو قومی مفاد پر کبھی غالب نہیں آنے دیں گے اور ہر میدان میں اپنے ملک کو مضبوط، سربلند اور باوقار بنانے کے لیے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کر کے سچے اور وفادار ہندوستانی ہونے کا اعزاز حاصل کریں گے۔ ☆☆

امن، رواداری اور محبت کی سرزمین

سید کرامت حسین شعور جعفری

ہندوستان محض ایک جغرافیائی وحدت کا نام نہیں، یہ صدیوں کی تہذیبی ریاضت، فکری ہم آہنگی اور انسانی تجربات کا ایک زندہ مرقع ہے۔ یہ وہ سرزمین ہے جہاں زمانے نے صرف قدم نہیں رکھے بلکہ قیام کیا، اور ہر آنے والے دور نے اپنے رنگ، اپنی آواز اور اپنے عقیدے کو اس مٹی میں جذب کر دیا۔ یہاں تاریخ محض کتابوں میں محفوظ نہیں، بلکہ رسم و رواج، زبان و بیان، عبادت و معاشرت اور رہن سہن کے ہر پہلو میں سانس لیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کو سمجھنے کے لیے صرف نقشہ دیکھنا کافی نہیں، اس کی روح کو محسوس کرنا پڑتا ہے۔

26 جنوری، یوم جمہوریہ، ہمیں اسی تاریخی شعور کی طرف لوٹنے کی دعوت دیتا ہے۔ یہ دن محض ایک آئینی تاریخ نہیں، بلکہ اس عہد کی تجدید ہے جو اس قوم نے خود اپنے ساتھ کیا تھا۔ کہ اقتدار کا سرچشمہ فرد واحد نہیں ہوگا بلکہ قانون ہوگا، اور حاکمیت کا معیار طاقت نہیں بلکہ آئین ہوگا۔ یہی وہ بنیاد ہے جس پر ہندوستان نے اپنی اجتماعی زندگی کی عمارت کھڑی کی، اور یہی وہ مشترکہ اقدار ہیں جنہوں نے اس کثرت میں وحدت کو ممکن بنایا۔ یوم جمہوریہ دراصل اس تسلسل کی علامت ہے جو ماضی کی دانش کو حال کے شعور اور مستقبل کی امید سے جوڑتا ہے۔

ہندوستان کا آئین محض قانونی دفعات کا مجموعہ نہیں، بلکہ اس تہذیبی شعور کی باقاعدہ دستاویز ہے جو انسان کو رنگ، نسل، زبان اور مذہب سے اوپر اٹھا کر انسان مانتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں اختلاف تصادم نہیں بنتا اور تنوع انتشار کا سبب نہیں بنتا۔ قانون جب اخلاق سے جڑ جائے اور آئین انسان دوستی کی ترجمانی کرنے لگے، تو معاشرے محض زندہ نہیں رہتے بلکہ باوقار انداز میں آگے بڑھتے ہیں اور یہی وقار ہندوستانی اجتماعی زندگی کا امتیاز ہے۔

ہندوستان کی تاریخ کسی سیدھی لکیر کی طرح نہیں، بلکہ ایک وسیع و عریض نقش و نگار سے بھرا ہوا قالین ہے، جس میں ہر دھاگا ایک الگ زمانے کی کہانی سناتا ہے۔ یہاں ویدوں کی صدائیں بھی گونجتی ہیں اور صوفیوں کی سرگوشیاں بھی سنائی دیتی ہیں، یہاں اشوک کے ستون بھی ایستادہ ہیں اور اجنتا و ایلورا کی غاریں بھی خاموشی سے صدیوں کا فلسفہ بیان کرتی ہیں۔ اسی سرزمین پر محبت نے سنگِ مرمر کی صورت اختیار کی تو تاج محل نے شاہجہاں کے جذبہ وفا کو ابدیت بخش دی، اور اقتدار نے وقار کا جامہ پہنا تو لال قلعہ تاریخ کے افق پر درخشاں ہوا۔ پھر اکبر اعظم کے عہد میں رواداری، مکالمہ اور ہم آہنگی نے ریاستی فکر کو وسعت دی، اور انسان کو اس کے عقیدے سمیت قبول کرنے کا سلیقہ پروان چڑھا۔

اسی تہذیبی تسلسل میں ایک اور روشن دھارا بھی بہتا ہے۔ کربلا کی یاد اور محرم کی فضا۔ امام حسین علیہ السلام کی قربانی نے حق، عدل اور انسانیت کے وہ معانی عطا کیے جو سرحدوں کے پابند نہیں۔ ہندوستان کی گلیوں اور بستیوں میں جب محرم آتا ہے تو کربلا صرف تاریخ نہیں رہتی، ایک زندہ اخلاقی پیغام بن جاتی ہے؛ ظلم کے سامنے ڈٹ جانے کا حوصلہ، مظلوم کے ساتھ کھڑے ہونے کا عزم، اور سچ کے لیے سب کچھ قربان کردینے کا درس۔

اور یہی وہ سرزمین ہے جہاں ہولی کے رنگ فضا میں بکھرتے ہیں، دیوالی کے چراغ دلوں کو روشن کرتے ہیں، اور عید کی محفلیں محبت، خیر سگالی اور باہمی احترام کا پیغام لے کر آتی ہیں۔ یوں مختلف عقیدے، الگ الگ رسومات اور جداگانہ تہوار ایک ہی سماجی سانس میں جیتے ہیں۔ اس سرزمین پر وقت نے صرف حکومتیں نہیں بدلیں بلکہ فکر کے زاویے تراشے، سوالات کو جنم دیا اور انسان کو اپنے باطن سے آشنا کیا اور یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کی تاریخ آج بھی دل کو چھوتی ہے، ضمیر کو بیدار کرتی ہے، اور انسان کو انسان کے قریب لے آتی ہے۔

یہاں گنگا اور جمنا کے کنارے تہذیب نے آنکھ کھولی تو انسان نے پہلی بار زمین کے ساتھ رشتہ جوڑ کر جینا سیکھا۔ انہی کناروں پر عبادت بھی پروان چڑھی، معاشرت بھی بنی اور فکر نے بھی پہلا قدم رکھا۔ پانی کی روانی کے ساتھ سوچ نے وسعت پائی اور نسل در نسل اقدار منتقل ہوئیں۔ یہی دریا اس سرزمین کی یادداشت بنے، جنہوں نے عروج و زوال، سکون و طوفان سب کچھ خاموشی سے دیکھا۔

پھر یہی تہذیب دکن کے میدانوں تک پہنچی تو محنت، استقلال اور خودداری کی نئی کہانیاں رقم ہوئیں، اور راجستھان کے ریگستانوں میں صبر، غیرت اور برداشت نے انسانی کردار کو فولاد کی طرح مضبوط کیا۔ ریت کے ذروں میں بھی زندگی کا حوصلہ چھپا ہوا تھا، اور خشک موسموں میں بھی امید کی فصل اگتی رہی۔ یہ وہ خطے تھے جہاں حالات نے انسان کو توڑا نہیں بلکہ تراشا۔

شمال میں برف پوش پہاڑوں نے انسان کو استقامت اور وقار سکھایا، بلندی پر کھڑے ہو کر نیچے دیکھنے کا حوصلہ دیا، اور مشکلات کے سامنے سر اٹھا کر جینے کا سلیقہ عطا کیا۔ جنوب میں سمندروں نے وسعتِ نظر بخشی، اجنبیت سے خوف کے بجائے جستجو پیدا کی، اور دور دراز دنیاؤں سے ربط کا شعور دیا۔ یوں جغرافیہ محض زمین کا نقشہ نہ رہا بلکہ فکر و مزاج کی تشکیل کا ذریعہ بن گیا۔

کبھی ٹیکسلا کی درسگاہوں میں علم چراغ بنا رہا، جہاں فلسفہ، طب اور منطق نے عقل کو جلا بخشی، اور کبھی نالندہ کے صحنوں میں عقل و وجدان نے ایک دوسرے سے مصافحہ کیا، جہاں علم عبادت بن گیا اور سوال احترام کے ساتھ اٹھایا گیا۔ اسی علمی تسلسل میں کاشی کے گھاٹوں پر بھی فکر کی شمع روشن رہی، جہاں خاموشی میں مراقبہ، لفظوں میں حکمت اور روایت میں معنی پوشیدہ تھے۔ وہاں علم محض درس نہیں تھا بلکہ جینے کا سلیقہ، سوچنے کا قرینہ اور باطن کی تربیت کا وسیلہ تھا۔

یہاں سیکھنا محض معلومات سمیٹ لینے کا عمل نہیں تھا، بلکہ انسان بننے کا ایک مسلسل اور باوقار سفر تھا۔ ایسا سفر جس میں عقل رہنما بنتی تھی، وجدان ہم سفر ہوتا تھا، اور علم انسان کو غرور نہیں بلکہ فروتنی سکھاتا تھا۔ اسی لیے اس سرزمین کی درسگاہیں صرف تعلیمی مراکز نہیں رہیں، بلکہ تہذیب کی نرسریاں بن گئیں، جہاں سے شعور، تحمل اور انسان دوستی نسل در نسل منتقل ہوتی رہی۔

یوں ہر خطہ، ہر موسم اور ہر نسل نے اس تاریخ میں اپنا حصہ ڈالا۔ کسی نے حوصلہ دیا، کسی نے وسعت، کسی نے صبر سکھایا اور کسی نے علم کی شمع جلائی۔ اسی ہمہ جہتی اشتراک سے ہندوستان ایک ایسا تہذیبی تجربہ بن کر ابھرا جو یک رنگ نہیں بلکہ ہم رنگ ہے۔ جہاں اختلاف حسن بن جاتا ہے اور تنوع طاقت، اور جہاں تاریخ ماضی کی داستان نہیں بلکہ زندہ شعور کی صورت میں آج بھی سانس لیتی ہے۔

ہندوستان کی صدیوں پر پھیلی ہوئی یہ داستان اسی لیے دلکش اور زندہ ہے کہ یہاں تلوار کے ساتھ قلم بھی چلتا رہا، سلطنت کے ساتھ روحانیت بھی پروان چڑھتی رہی، اور اقتدار کے شور میں بھی انسان دوستی کی صدا دبنے نہ پائی۔ یہی وہ تسلسل ہے جو ماضی کی یادوں، حال کی ذمہ داریوں اور مستقبل کی امیدوں کو ایک لڑی میں پرو دیتا ہے۔ اسی لیے ہندوستان کی تاریخ محض گزرے ہوئے زمانوں کا حوالہ نہیں، بلکہ آج کا سرمایہ اور آنے والے کل کی رہنمائی ہے۔ ایک ایسی زندہ جھلک جو دل کو بھی مسحور کرتی ہے اور فکر کو بھی وقار عطا کرتی ہے۔

یہاں دریا بہتے ہیں تو تاریخ بولتی ہے، پہاڑ ایستادہ ہوتے ہیں تو حوصلہ دکھائی دیتا ہے۔ کہیں سرسبز وادیاں ہیں جہاں ہوا بھی خوشبو اوڑھ لیتی ہے، تو کہیں سنہری ریگستان ہیں جہاں صبر کی دھوپ چمکتی ہے۔ یہی تنوع ہندوستان کی اصل پہچان ہے۔ فطرت میں بھی، فکر میں بھی۔

ہندوستان کی تہذیب رنگ برنگی ہے، مگر اس کے رنگ ایک دوسرے سے ٹکراتے نہیں، جڑتے ہیں۔ زبانیں بدلتی ہیں، لباس بدلتا ہے، رسمیں بدلتی ہیں لیکن دلوں کی دھڑکن ایک رہتی ہے۔ یہاں امن و آشتی کوئی نعرہ نہیں، روزمرہ زندگی کا حصہ ہے۔ اختلاف کے باوجود ساتھ چلنے کا سلیقہ، اسی مٹی نے سکھایا ہے۔

یہی وہ ملک ہے جہاں مندر، مسجد، گردوارہ اور کلیسا ایک ہی فضا میں سانس لیتے ہیں۔ ہر مذہب کو اپنے طریقے سے عبادت کی آزادی حاصل ہے، اور ہر انسان کو اپنے ایمان کے ساتھ جینے کا حق۔ یہی آزادی آئین کی روح ہے، اور یہی ہندوستان کی جان۔

یوم جمہوریہ ہمیں یہ شعور تازہ کرتا ہے کہ ہم محض ایک ملک کے باشندے نہیں بلکہ ایک عظیم تہذیبی ورثے کے امین ہیں۔ ایسے ورثے کے جس کی بنیاد امن، رواداری، آپسی بھائی چارے اور احترام انسانیت پر رکھی گئی ہے۔ یہ دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ اس امانت کی حفاظت محض آئینی ذمہ داری نہیں بلکہ اخلاقی فریضہ بھی ہے؛ اختلاف کے باوجود ایک دوسرے کو گوارا کرنا، عقیدے کے فرق کے ساتھ بھی دلوں کو جوڑے رکھنا، اور طاقت کے بجائے انصاف کو اپنا معیار بنانا ہی اس ورثے کی اصل روح ہے۔

اگر ہم اس تنوع کو بوجھ نہیں بلکہ نعمت سمجھیں، اسے کمزوری نہیں بلکہ قوت بنائے رکھیں، اور رواداری کو محض لفظ نہیں بلکہ عمل بنائیں، تو ہندوستان نہ صرف جغرافیائی طور پر بلکہ فکری اور اخلاقی اعتبار سے بھی سرسبز، شاداب اور روشن رہے گا۔ ایسا وطن جہاں انسان محفوظ بھی ہو اور باوقار بھی، اور جہاں آنے والی نسلیں ہمیں اس امانت کی سچی حفاظت پر یاد کریں۔

□□□

صنعتیں مہارت کو اپنا معیار بنائیں

وزیرِاعظم نے کی الیکشن کمیشن کی ستائش، شہریوں سے جمہوریت کو مضبوط کرنے کی اپیل کی

نئی دہلی: (یو این آئی) وزیراعظم نریندر مودی نے صنعتوں اور نوجوان اسٹارٹ اپس سے معیار کو ترجیح دینے اور عمدگی کو اپنا معیار بنانے کی اپیل کرتے ہوئے اتوار کو کہا کہ ملک کو ترقی یافتہ بنانے کے لیے یہ انتہائی ضروری ہے۔ اپنے ماہانہ ریڈیو پروگرام 'من کی بات' کے 130ویں ایڈیشن میں، مسٹر مودی نے 10 سال قبل جنوری 2016 میں شروع ہونے والے 'اسٹارٹ اپ انڈیا' کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس کے ذریعے کئی نوجوانوں نے روایتی دائروں سے باہر نکل کر ایسی ایجادات کی ہیں جو تاریخ میں درج ہو رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت بھی حکومت کو احساس تھا کہ بھلے ہی یہ ایک چھوٹی پہل ہو، لیکن یہ نوجوان نسل اور ملک کے مستقبل کے لیے کافی اہم ہے۔ وزیرِاعظم نے کہا، "میں ہم وطنوں، خاص طور پر صنعت اور اسٹارٹ اپس سے وابستہ نوجوانوں سے ایک گزارش ضرور کرنا چاہتا ہوں۔ ملک کی معیشت تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے اور دنیا کی نظریں ہندوستان پر ہیں۔ ایسے وقت میں ہم سب پر ایک بہت بڑی ذمہ داری بھی ہے- معیار پر زور دینے کی۔ آئیے اس سال ہم پوری طاقت سے معیار کو ترجیح دیں۔" معیار میں مسلسل بہتری کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ چاہے ہمارے ملبوسات ہوں یا ٹیکنالوجی، ہندوستانی مصنوعات کی پہچان ان کے معیار سے ہونی چاہیے۔ انہوں نے نوجوان اسٹارٹ اپس سے اپیل کی کہ وہ مہارت کو اپنا معیار بنائیں۔ انہوں نے مزید کہا، "ہم عزم کریں کہ معیار میں نہ کوئی کمی ہوگی اور نہ ہی اس پر کوئی سمجھوتہ کیا جائے گا۔ ایسا کر کے ہی ہم 'وکست بھارت' کے سفر کو تیزی سے آگے لے جا پائیں گے۔" مسٹر مودی نے کہا کہ اسٹارٹ اپ انڈیا مشن کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج ہندوستان اسٹارٹ اپس کے معاملے میں دنیا کا تیسرا سب سے بڑا ملک بن چکا ہے۔ یہ اسٹارٹ اپس روایتی راستوں سے ہٹ کر ہیں۔ وہ ایسے شعبوں میں کام کر رہے ہیں جن کے بارے میں 10 سال پہلے تک تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اے آئی سے لے کر خلا تک، ایٹمی توانائی سے لے کر سیمی کنڈکٹر تک، ہر شعبے میں کوئی نہ کوئی ہندوستانی اسٹارٹ اپ کام کر رہا ہے۔

مودی نے شہریوں سے جمہوری عمل میں فعال طور پر حصہ لینے کی اپیل کی اور اس بات پر زور دیا کہ جمہوریت صرف اداروں پر نہیں بلکہ ووٹروں کی شعوری شمولیت پر بھی قائم رہتی ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں ہندوستان کی جمہوری اقدار میں اعتماد کی اہمیت اور ووٹ کے حق کے ساتھ آنے والی ذمہ داری پر زور دیا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر پوسٹ کیے گئے پیغام میں وزیرِاعظم نے کہا کہ یہ دن ہندوستان کی جمہوری اخلاقیات کی یاد دلاتا ہے۔ وزیرِاعظم مودی نے الیکشن کمیشن آف انڈیا (ای سی آئی) کے کردار کی بھی تعریف کی اور کہا کہ اس نے ملک کے انتخابی نظام کی حفاظت اور مضبوطی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ آزادانہ، منصفانہ اور شفاف انتخابات میں اس ادارے کے تعاون کو تسلیم کرتے ہوئے وزیرِاعظم نے کہا کہ الیکشن کمیشن آف انڈیا سے وابستہ تمام افراد کو ہمارے جمہوری عمل کو مضبوط بنانے کی کوششوں کے لیے میری طرف سے مبارکباد۔ "ووٹروں کی شرکت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے وزیرِاعظم نے کہا کہ ووٹر ہونا صرف قانونی حق نہیں بلکہ ایک اہم فرض بھی ہے جو ہر شہری کو ہندوستان کے مستقبل کی تشکیل میں آواز دیتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ لوگ جمہوری اقدار کو برقرار رکھتے ہوئے انتخابات اور دیگر جمہوری سرگرمیوں میں مسلسل حصہ لیں۔ وزیرِاعظم مودی نے کہا: "آئیے ہم جمہوریت کے جذبے کو اعزاز دیں اور جمہوری عمل میں ہمیشہ حصہ لے کر وکست بھارت کی بنیادوں کو مضبوط کریں۔" ہندوستان جو دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہے، بلدیاتی اداروں سے لے کر پارلیمنٹ تک متعدد سطحوں پر انتخابات کا انعقاد کرتا ہے، جس میں الیکشن کمیشن ساکھ اور عوام کے اعتماد کو یقینی بنانے میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔ وزیرِاعظم کا پیغام جمہوری حکمرانی اور قومی ترقی کی بنیاد کے طور پر شہریوں کی شرکت پر حکومت کے زور کا اعادہ کرتا ہے۔

سی بی آئی کے 31 افسران اور ملازمین پریزیڈنٹ پولیس میڈل سے نوازے گئے

نئی دہلی: (یو این آئی) یوم جمہوریہ کے موقع پر مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) کے 31 افسران اور ملازمین کو نمایاں خدمات کے لیے پریزیڈنٹ پولیس میڈل اور قابلِ ستائش خدمات کے لیے پولیس میڈل سے نوازا گیا ہے۔ نمایاں خدمات کے لیے چھ افسران اور ملازمین کو پریزیڈنٹ پولیس میڈل اور 25 افراد کو قابلِ ستائش خدمات کے لیے پولیس میڈل عطا کیے گئے ہیں۔ نمایاں خدمات کے لیے پریزیڈنٹ پولیس میڈل سے نوازے جانے والوں میں چندر شیکھر وینو پلّی، آئی پی ایس، زون سربراہ (دہلی زون)، امت شریواستو، پولیس سپرنٹنڈنٹ (انتظامیہ)، صدر دفتر، نئی دہلی، مکیش شرما، ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ، نئی دہلی، پرمود کماریتی، سب انسپکٹر، ایس یو کولکتہ، چمن لال، اسسٹنٹ سب انسپکٹر، سی بی آئی اکیڈمی، غازی آباد اور راموگولا، ہیڈ کانسٹیبل، اے سی بی، حیدرآباد شامل ہیں۔

پٹنہ: راشٹریہ جنتا دل قومی مجلس عاملہ کی میٹنگ میں تیجسوی یادو کو پارٹی کا کارگزار قومی صدر نامزد کیا گیا۔

تیجسوی یادو کے ہاتھوں میں آر جے ڈی کی کمان

قومی عاملہ نے متفقہ طور پر منتخب کیا کارگزار صدر

پٹنہ: راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کی قومی عاملہ کی اہم میٹنگ میں پارٹی کے سینئر رہنماؤں نے متفقہ طور پر تیجسوی یادو کو کارگزار صدر منتخب کر لیا۔ اس فیصلے کو پارٹی کے مستقبل کی حکمتِ عملی اور تنظیمی استحکام کی سمت ایک اہم قدم قرار دیا جا رہا ہے۔ اجلاس میں آر جے ڈی کے جنرل سیکریٹری بھولا یادو نے تیجسوی یادو کو کارگزار صدر بنانے کی تجویز پیش کی، جس کی قومی عاملہ کے تمام اراکین نے تائید کی۔ اس میٹنگ کی صدارت پارٹی سپریمو لالو پرساد یادو نے کی۔ اجلاس میں رابڑی دیوی، میسا بھارتی، سنجے یادو سمیت پارٹی کے کئی اہم رہنما اور عہدیدار شریک ہوئے۔ قومی عاملہ کے 50 اراکین کے علاوہ خصوصی مدعو شدہ افراد کو ملا کر 200 سے زیادہ لوگ اس اجلاس میں موجود تھے۔ ملک کی 20 سے زائد ریاستوں سے پارٹی کے صدور، اراکینِ پارلیمان، اراکینِ اسمبلی اور قانون ساز کونسل کے اراکین بھی پٹنہ پہنچے تھے۔ میٹنگ سے قبل پارٹی رہنماؤں نے میڈیا سے گفتگو میں واضح کیا تھا کہ اگر تیجسوی یادو کو کارگزار صدر بنانے کی تجویز سامنے آتی ہے تو اس کی مکمل حمایت کی جائے گی۔ رہنماؤں کا کہنا تھا کہ تیجسوی پہلے ہی عملی طور پر پارٹی کی قیادت کر رہے ہیں، اس لیے انہیں باضابطہ طور پر یہ ذمہ داری سونپنا فطری قدم ہے۔ اجلاس میں تنظیم کو مزید مضبوط بنانے، کارکنوں کی سرگرمیوں میں اضافہ کرنے اور حالیہ انتخابات میں پارٹی کی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ لینے پر بھی غور کیا گیا۔ رہنماؤں نے اس بات پر زور دیا کہ انتخابی شکست کی وجوہات کا غیر جانب دارانہ تجزیہ کر کے مستقبل کے لیے واضح حکمتِ عملی تیار کی جائے گی۔ پارٹی کے ترجمان چترنجن گگن اور سابق رکنِ اسمبلی مکیش روشن نے بھی تیجسوی یادو کے انتخاب کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ نوجوان قیادت پارٹی کو نئی سمت دے سکتی ہے۔

'ڈاکٹر' لکھنے کا حق صرف میڈیکل پروفیشنلز تک محدود نہیں: کیرالہ ہائی کورٹ

تروونت پورم: ملک میں کئی طرح کے ڈاکٹر موجود ہیں، جو اپنے نام کے آگے 'ڈاکٹر' کا سابقہ (پریفکس) استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کے علاوہ بھی کئی طرح کے لوگ جو کسی خاص شعبہ میں مہارت رکھتے ہیں، وہ بھی اپنے نام کے آگے 'ڈاکٹر' کے سابقہ کا استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ اس سابقہ کے استعمال پر طبی ماہرین (میڈیکل پروفیشنلز) کی جانب سے اعتراض درج کرایا گیا تھا۔ اسی سلسلے میں کیرالہ ہائی کورٹ میں عرضی بھی داخل کی گئی تھی۔ کیرالہ ہائی کورٹ نے سابقہ کے طور پر 'ڈاکٹر' کے استعمال کے متعلق معاملہ پر سماعت کی اور عرضی کو خارج کر دیا۔ عدالت نے کہا کہ 'ڈاکٹر' لفظ کا استعمال شروع میں ایسے شخص کے لیے کیا جاتا تھا، جس نے علم کی اعلیٰ ترین سطح حاصل کر لی ہو اور جسے دینیات، قانون اور فلسفہ جیسے شعبوں میں پڑھانے کا لائسنس ملا ہو۔ اس لیے اس پر صرف میڈیکل پروفیشنلز دعویٰ نہیں کر سکتے ہیں۔ عدالت کا کہنا ہے کہ

لفظ 'ڈاکٹر' کا اصل مطلب ایک ایسا پڑھا لکھا شخص جو پڑھانے کا اہل ہو، لیکن آہستہ آہستہ میڈیکل سائنس میں ترقی کے ساتھ یونیورسٹی سے تعلیم یافتہ ڈاکٹر اور میڈیسن میں ڈگری والے لوگوں کو 'ڈاکٹر' کہا جانے لگا۔ عدالت نے مزید کہا کہ اس لیے یہ دعویٰ کہ 'ڈاکٹر' کا لقب خاص طور سے میڈیکل پروفیشنلز کا ہے، ایک غلط فہمی ہے کیونکہ اب بھی قدیم زمانے کی طرح پی ایچ ڈی جیسی اعلیٰ تعلیمی قابلیت رکھنے والے لوگ 'ڈاکٹر' کا لقب استعمال کرنے کے حقدار ہیں۔ کیرالہ ہائی کورٹ نے یہ بھی کہا کہ این ایم سی ایکٹ میں اہل میڈیکل پروفیشنلز کو ڈاکٹر کا لقب دینے کا کوئی التزام نہیں ہے۔

یوم جمہوریہ کے پیش نظر پاکستان سے ملحقہ سرحدیں مکمل طور پر سیل

سخت ترین سیکورٹی انتظامات نافذ

سری نگر: (یو این آئی) یوم جمہوریہ کے پیش نظر جموں و کشمیر میں بین الاقوامی سرحد اور لائن آف کنٹرول پر سیکورٹی کے انتہائی سخت اور جامع انتظامات کیے گئے ہیں۔ حکام نے بتایا کہ پاکستان سے ملنے والی تمام سرحدوں کو مکمل طور پر سیل کر دیا گیا ہے اور کسی بھی قسم کی دراندازی یا تخریبی سرگرمی کو ناکام بنانے کے لیے زمینی و فضائی نگرانی بڑھا دی گئی ہے۔ ذرائع کے مطابق یوم جمہوریہ کے دوران دشمن عناصر کی جانب سے ممکنہ مداخلت کے خطرات کے پیش نظر بی ایس ایف، فوج اور جموں و کشمیر پولیس نے مشترکہ طور پر ایک وسیع سیکورٹی گرڈ قائم کیا ہے۔ بین الاقوامی سرحد سے متصل علاقوں آر ایس پورہ، سچیت گڑھ، ارنیا، ہیرانگر، کانا چیک، پالانوالہ، پونچھ اور راجوری میں شبانہ گشت، پٹرولنگ اور جدید نگرانی کے آلات کی تعداد میں نمایاں اضافہ کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کشمیر کے سرحدی علاقوں میں بھی فوج اور بی ایس ایف کا گشت بڑھا دیا گیا ہے تاکہ سماج دشمن عناصر کے منصوبوں کو ناکام بنایا جا سکے۔ ایک سینئر سیکورٹی افسر نے بتایا کہ سرحدوں کو سیل کرنے کا مقصد کسی بھی مشتبہ سرگرمی، ہتھیاروں کی اسمگلنگ، ڈرون سرگرمی یا مشکوک نقل و حرکت کو بروقت روکنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے برسوں میں پاکستان کی جانب سے ڈرون کے ذریعے اسلحہ، منشیات اور دھماکہ خیز مواد ارسال کرنے کی متعدد کوششیں ہوئی ہیں، اسی لیے اس بار اینٹی ڈرون اسکواڈز کو بھی حساس علاقوں میں تعینات کیا گیا ہے۔ حکام نے بتایا کہ یوم جمہوریہ کے مرکزی تقریب گراؤنڈز، پریڈ مقامات، اسکولوں اور سرکاری دفاتر میں تین درجن سے زائد سیکورٹی ناکے قائم کیے گئے ہیں۔ عوام سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ مشکوک سرگرمی یا مشکوک افراد کی اطلاع فوراً متعلقہ پولیس اسٹیشن یا کنٹرول روم کو دیں۔ سیکیورٹی حکام نے دوٹوک الفاظ میں کہا ہے کہ سرحد مکمل طور پر محفوظ ہے اور کسی بھی ناخوشگوار واقعے کو روکنے کے لئے فوج اور بی ایس ایف پوری طرح مستعد ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یوم جمہوریہ کے دوران وادی سے جموں تک تمام تقریبات پر خصوصی خفیہ نظر رکھی جا رہی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس طرح کے سخت انتظامات کا مقصد نہ صرف ممکنہ دراندازی کو روکنا ہے بلکہ عوام میں تحفظ اور اعتماد کا ماحول قائم رکھنا بھی ہے تاکہ قومی تہوار پر کسی قسم کی رکاوٹ نہ آئے۔

تریپورہ کے اگروڈ شعبے میں دو ہزار کروڑ روپئے کے ٹرن اوور کی صلاحیت: سندھیا

اگرتلہ: (یو این آئی) شمال مشرقی خطہ ترقی کے وزیر جیوتیرادتیہ سندھیا نے کہا ہے کہ مرکزی حکومت تریپورہ کے اگروڈ شعبے کو عالمی سطح پر نئی شناخت دلانے کے لیے جغرافیائی اشاریہ (جی آئی) سرٹیفکیشن حاصل کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ مسٹر سندھیا نے شمالی تریپورہ کے کدم تلا میں اگروڈ بزنس کلسٹر کی بنیاد رکھنے کے بعد اس شعبے کی وسیع صلاحیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ قدر میں اضافہ، پیداوار میں توسیع اور براہ راست برآمدی روابط کے ذریعے اس شعبے کا سالانہ ٹرن اوور موجودہ 100 کروڑ روپے سے بڑھ کر تقریباً دو ہزار کروڑ روپے تک پہنچ سکتا ہے۔

اس موقع پر تقریباً چالیس صنعت کاروں نے تریپورہ کے اگروڈ شعبے میں سرمایہ کاری کی خواہش ظاہر کی۔ قابلِ ذکر ہے کہ اگروڈ عالمی سطح پر عطر سازی کی صنعت کا ایک اہم جزو ہے اور تریپورہ اس وقت دبئی اور دیگر مشرقِ وسطیٰ کے ممالک کو اس کا بڑا برآمد کنندہ ہے۔ مسٹر سندھیا نے اس شعبے کے لیے ایک منظم ایکو سسٹم قائم کرنے کے لیے مرکز کی وابستگی کو دہرایا۔

سماجی کارکن میدھا پاٹکر کو ہتک عزت معاملہ میں بڑی راحت، ساکیت کورٹ نے کیا بری

نئی دہلی: دہلی کی ساکیت عدالت نے سماجی کارکن میدھا پاٹکر کو مجرمانہ ہتک عزت معاملہ میں بڑی راحت دیتے ہوئے بری کر دیا۔ یہ معاملہ دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر وی کے سکسینہ کی جانب سے دائر کیا گیا تھا۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں واضح طور پر کہا ہے کہ استغاثہ الزامات ثابت کرنے میں مکمل طور پر ناکام رہا ہے۔ معاملہ کی سماعت کرتے ہوئے ساکیت کورٹ کے جوڈیشل مجسٹریٹ راگھو شرما نے کہا کہ 'استغاثہ یہ ثابت نہیں کر سکا کہ 2006 میں ایک ٹیلی ویژن پروگرام کے دوران میدھا پاٹکر نے مبینہ طور پر ہتک آمیز بیانات دیے تھے۔' عدالت کے مطابق شکایت کنندہ کی جانب سے قانونی طور پر کوئی مستند اور ٹھوس ثبوت پیش نہیں کیا گیا، جس سے الزامات کی تصدیق ہو سکے۔ یہ مجرمانہ ہتک عزت کی شکایت وی کے سکسینہ نے اس وقت درج کرائی تھی، جب وہ 'نیشنل کونسل فار سول لبرٹیز' کے صدر تھے۔

شکایت میں الزام عائد کیا گیا تھا کہ میدھا پاٹکر نے ایک ٹی وی پروگرام کے دوران ان کے خلاف ہتک آمیز تبصرہ کیا تھا۔ یہ بھی الزام تھا کہ میدھا پاٹکر نے دعویٰ کیا تھا کہ وی کے سکسینہ اور ان کے این جی او کو سردار سرور پروجیکٹ سے متعلق سول کنٹریکٹ ملے تھے۔ حالانکہ عدالت نے اپنے حکم میں کہا کہ ریکارڈ پر موجود مواد سے یہ واضح ہوتا ہے کہ میدھا پاٹکر مذکورہ ٹیلی ویژن پروگرام میں بطور پینلسٹ شامل ہی نہیں تھیں۔ عدالت کے مطابق پروگرام کے ٹیلی کاسٹ کے دوران صرف ان کا ایک چھوٹا سا پری-ریکارڈ ویڈیو کلپ چلایا گیا تھا، جس سے یہ ثابت نہیں ہوتا ہے کہ انہوں نے اسٹیج سے یا لائیو پروگرام میں کوئی متنازعہ بیان دیا ہو۔ واضح رہے کہ ہتک عزت کا یہ معاملہ تقریباً 20 سال پرانا ہے، جب وی کے سکسینہ ایک سماجی تنظیم 'نیشنل کونسل فار سول لبرٹیز' کے سربراہ تھے۔

مودی حکومت گورنرس کو 'کٹھ پتلی' بنا رہی ہے: کھڑگے

نئی دہلی: کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے بی جے پی کی قیادت والی مرکزی حکومت پر ہفتہ کے روز ایک تقریب کے دوران گورنرس کو 'کٹھ پتلی' کی طرف استعمال کرنے کا سنگین الزام عائد کیا۔ انھوں نے دعویٰ کیا کہ مودی حکومت کانگریس حکمراں اور غیر بی جے پی حکمراں ریاستوں کی حکومتوں کو پریشان کرنے کے لیے گورنرس کو 'کٹھ پتلی' بنا رہی ہے۔ آئندہ سبھی انتخابات میں بی جے پی کے خلاف ووٹ کرنے کی عوام سے گزارش کرتے ہوئے کھڑگے نے متنبہ کیا کہ ایسا نہ کرنے پر تاناشاہی حکومت قائم ہو سکتی ہے۔ مرکزی حکومت پر ریاستی حکومت کے کاموں میں مداخلت کا الزام عائد کرتے ہوئے کھڑگے نے کہا کہ وزیراعظم دفتر اور مرکزی وزارت داخلہ گورنرس کو ہدایات جاری کر رہے ہیں۔ مرکزی حکومت ان دفاتر کے ذریعہ گورنرس کو براہ راست ہدایت دیتی ہے کہ وہ سدارمیا یا کانگریس حکومت کے ذریعہ تیار کی گئی تقریروں (ریاستی اسمبلی کے مشترکہ اجلاس کے دوران) نہ پڑھیں۔

انھوں نے کہا کہ "یہ حالت صرف کرناٹک میں ہی نہیں ہے، تمل ناڈو اور کیرالہ جیسی ریاستوں میں بھی ہے جہاں کانگریس یا غیر بی جے پی حکومتیں ہیں۔ ان ریاستوں میں گورنرس کے ذریعہ گڑبڑی پیدا کی جا رہی ہے۔" انھوں نے دعویٰ کیا کہ گورنرس ذاتی طور پر اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ انھیں اوپر سے ہدایات ملتی ہیں۔

انبالہ تھانہ دھماکہ کیس کا ملزم گرفتار

موہالی: (یو این آئی) پنجاب کے اسٹیٹ اسپیشل آپریشن سیل (ایس ایس او سی) ایس اے ایس نگر نے پاکستان کے حمایت یافتہ دہشت گرد نیٹ ورک کے خلاف ایک بڑی کامیابی حاصل کرتے ہوئے جموں کے رہنے والے رمن کمار عرف گولو کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس کے ڈائریکٹر جنرل گورو یادو نے اتوار کو کہا کہ ملزم رمن کمار پاکستان میں مقیم دہشت گرد شہزاد بھاٹی کا اہم ساتھی ہے اور اس کے پاس سے ایک پستول برآمد ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گرفتار ملزم شہزاد بھاٹی کے ساتھ انسٹاگرام اور واٹس ایپ کے ذریعے براہ راست رابطے میں تھا اور انبالہ تھانہ دھماکہ کیس میں ملوث تھا۔ اس نے مجرموں کی مالی مدد بھی کی تھی۔

مسٹر یادو نے کہا کہ پنجاب پولیس پاکستان آئی ایس آئی اسپانسرڈ بین الاقوامی دہشت گردی اور جرائم کے منظم نیٹ ورکس کو ختم کرنے اور پنجاب میں امن اور ہم آہنگی کو برقرار رکھنے کے اپنے مشن میں ثابت قدم ہے۔

سکما میں ماؤنوازوں کی ہتھیار فیکٹری تباہ کر دی گئی

سکما: (یو این آئی) چھتیس گڑھ کے سکما- بیجاپور سرحدی علاقے میں یوم جمہوریہ سے عین قبل سی آر پی ایف نے ماؤنوازوں کے خلاف ایک بڑی سرجیکل کارروائی انجام دی اور ان کی سازشوں کو ناکام بنا دیا ہے۔ مخصوص خفیہ اطلاع کی بنیاد پر پالاگوا کے گھنے جنگلات میں کی گئی اس چھاپے ماری کی کارروائی میں سکیورٹی فورسز نے ماؤنوازوں کی جانب سے چھپائے گئے دو بڑے ڈمپس تباہ کر دیے اور ہتھیاروں و دھماکہ خیز مواد بنانے والے بھاری سامان ضبط کیے۔

یہ آپریشن سی آر پی ایف کی 150ویں بٹالین کی ٹیموں کے ذریعے انجام دیا گیا۔ پالگوا جنگل میں ماؤنوازوں کی جانب سے کسی بڑی واردات کی تیاری کے پیش نظر ایف 150/1 (کمانڈر: چیتا روشن کمار جھا) اور جی 150/1 (کمانڈر: چیتا اجے کمار) کمپنیوں کی مشترکہ ٹیم نے دشوار گزار علاقے میں گھیراؤ کر کے سخت تلاشی مہم چلائی۔ کمانڈنٹ ٹائیگر راکیش چندر شکلا کی نگرانی میں چلنے والے اس آپریشن کے دوران دو مختلف مقامات پر چھپائے گئے ڈمپس کا سراغ لگایا گیا۔ برآمد شدہ سامان سے ماؤنوازوں کی بڑی تیاریوں کا پتہ چلتا ہے۔ اس میں 3 سنگل شاٹ رائفلیں، 50 فٹ کارڈیکس وائر، بی جی ایل بیرل (10)، اسٹینڈ، بلیٹ ہیڈ (145)، باٹم۔ ٹاپ پلیٹ (310)، ویلڈنگ مشین، لیتھ مشین، ہینڈ پمپ، گرائنڈنگ وہیل، ڈرل بٹ، لوہے کے پائپ اور راڈ، ویلڈنگ راڈ، مختلف مشین کے پرزہ جات کے علاوہ ماؤنواز لٹریچر، یونیفارم کا کپڑا اور دیگر رسدی سامان شامل ہے۔ حکام کے مطابق یہ سامان محض ہتھیاروں کا ذخیرہ نہیں بلکہ جنگل میں چل رہی ایک منی فیکٹری کی نشاندہی کرتا ہے، جہاں آئی ای ڈی اور دیگر دھماکہ خیز مواد تیار کیے جا رہے تھے۔

اندور: مدھیہ پردیش پبلک سروس کمیشن کے دفتر پر امیدواروں نے اپنے 10 نکاتی مطالبات کے سلسلے میں نیائے یاترا کے تحت چار روزہ تحریک شروع کی۔

بھرتیوں میں دھاندلی ثابت ہوئی تو کارروائی ہوگی: عمر عبداللہ

سری نگر: (یو این آئی) جموں و کشمیر کے وزیراعلیٰ عمر عبداللہ نے اتوار کو واضح کیا ہے کہ ریاست میں تمام انتظامی اور بھرتی سے متعلق فیصلے محض اہلیت اور شفافیت کی بنیاد پر کیے جائیں گے، اور اگر کسی امتحان میں دھاندلی یا بے ضابطگی کے شواہد پیش کیے گئے تو حکومت سخت ترین کارروائی شروع کرے گی۔ گلمرگ میں برف باری کی صورتحال، بجلی بحالی کے اقدامات اور نئی اسکی لفٹ کے افتتاح کے موقع پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے وزیراعلیٰ نے کہا کہ ہر معاملے کو مذہب یا خطے کے چشمے سے دیکھنا مناسب نہیں۔ کچھ فیصلے صرف اور صرف میرٹ پر ہونے چاہئیں۔ جن امیدواروں نے محنت سے میرٹ حاصل کیا ہے وہ اس کے مستحق ہیں۔ انہوں نے کشمیر میں جوڈیشل سروسز مین امتحان

کے نتائج پر اٹھائے جا رہے اعتراضات پر بات کرتے ہوئے کہا، 'اگر آپ دھاندلی کے ثبوت لاتے ہیں تو میں فوری تحقیقات کا حکم دینے کے لیے تیار ہوں۔ اگر کسی نے نقل، بے ایمانی یا امتحان چھیڑ چھاڑ کا راستہ اپنایا ہے، اسے بخشا نہیں جائے گا۔' وزیراعلیٰ عمر عبداللہ نے بتایا کہ وہ گلمرگ عوام کی شکایات کے بعد آئے ہیں جہاں برف ہٹانے اور بجلی کی فراہمی میں کچھ معمولی خامیاں تھیں جنہیں انتظامیہ دور کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ رواں ماہ جنوری کا بیشتر حصہ خشک گزرا تھا، اس لیے یہ برف باری نہ صرف سیاحتی شعبے کے لیے فائدہ مند ہے بلکہ گرمیوں میں پانی کی قلت کو بھی کم کرے گی۔ عمر عبداللہ کے مطابق 26 اور 27 جنوری کو مزید برف باری متوقع ہے جبکہ نئی اسکی لفٹ کو کچھ ہی گھنٹوں میں فعال کر دیا جائے گا۔

'این ایس یو آئی' نے آسام میں 'ہم بدلیں گے' مہم کا کیا آغاز

آسام: 'نیشنل اسٹوڈنٹس آف انڈیا' (این ایس یو آئی) کے قومی صدر ورون چودھری نے آج بونگائی گاؤں میں 'ہم بدلیں گے' مہم کا آغاز زوردار نغمہ 'چھاتر ہی لائیں گے پریورتن' (طلبا ہی لائیں گے تبدیلی) کے ساتھ کیا۔ یہ مہم آسام میں بی جے پی حکومت کی ناکامیوں کے خلاف طلبا اور نوجوانوں کو یکجا کرنے کی سمت میں ایک نتیجہ خیز قدم ہے۔ اس ریاست گیر تحریک کے تحت این ایس یو آئی آسام یونٹ 30 سے زائد اضلاع کا دورہ کرے گی، جہاں طلبا اور نوجوانوں سے براہ راست گفت و شنید کر کے ان کے مستقبل سے متعلق اہم ایشوز کو سامنے لایا جائے گا۔ مہم میں 'این ای پی' (نئی تعلیمی پالیسی) کی لسانی پالیسی، بھرتی گھوٹالہ، اعلیٰ تعلیمی نظام کی بدحالی

اور اسکولوں کے بند ہونے اور ڈراپ آؤٹس کی بڑھتی شرح جیسے موضوع خاص طور سے شامل ہوں گے۔ 'ہم بدلیں گے' کا آغاز کرنے کے بعد تقریب سے خطاب کرتے ہوئے این ایس یو آئی قومی صدر ورون چودھری نے کہا کہ ہیمنت بسوا سرما کی قیادت والی بی جے پی حکومت میں آسام کی امیدوں کو کچل دیا گیا ہے۔

'گوسیوا' کا عہد پورا کرنے کی سمت میں نائب سینی کا ایک اور اہم قدم

ضلع کی 14 گوشالاؤں کیلئے 1 کروڑ 22 لاکھ 46 ہزار روپئے چارہ سبسڈی کے لیے چیک تقسیم

چنڈی گڑھ، (صحافت بیورو): ہریانہ کے وزیر اعلیٰ نائب سنگھ سینی نے آج اپنی سالگرہ کے موقع پر 'گوسیوا' کے اپنے مقدس عہد کو پورا کرنے کی سمت میں ایک اور اہم قدم اٹھاتے ہوئے ماتا منسا دیوی گودھام میں منعقدہ تقریب میں ضلع کی 14 گوشالاؤں کے لئے 1 کروڑ 22 لاکھ 46 ہزار روپئے کی چارہ امدادی رقم کے چیک تقسیم کئے۔ اس موقع پر انہوں نے سکیترو کی پہاڑی پر واقع قدیم شیومندر کے کچے راستے کی مضبوطی اور تزئین و آرائش کے لیے 20 لاکھ روپے کی گرانٹ کا بھی اعلان کیا۔

قبل ازیں وزیر اعلیٰ نائب سنگھ سینی نے اپنی اہلیہ سمن گائے میں رہتے ہیں۔ گائے کی اسی اہمیت کو دیکھتے ہوئے مذہبی اور سماجی تنظیموں نے گوشالاؤں کے قیام پر زور دیا ہے۔ موجودہ حکومت نے گوشالاؤں کی ترقی، گائے کے تحفظ اور قدرتی کھیتی کو فروغ دینے کے لیے بھی اہم اقدامات کیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ 11 برسوں میں رجسٹرڈ گوشالاؤں کو چارے کے لیے 270 کروڑ روپے کی گرانٹ فراہم کی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 2014-15 میں ہریانہ گوسیوا کمیشن کا بجٹ صرف 2 کروڑ روپے تھا۔ جیسے ہی ہم نے عوامی خدمت کی ذمہ داری سنبھالی، بجٹ میں اضافہ کرنا شروع کیا اور رواں مالی سال میں کل بجٹ اور باقی گوشالاؤں میں سولر پلانٹس لگانے کا کام جلد مکمل کر لیا جائے گا۔ اس کے علاوہ گوشالاؤں کو 2 روپے فی یونٹ کی شرح سے بجلی فراہم کی جا رہی ہے۔ پہلے گوشالاؤں سے زمین کی رجسٹری پر 1 فیصد فیس وصول کی جاتی تھی لیکن اب نئے گوشالاؤں کو زمین کی رجسٹری پر کوئی اسٹیمپ ڈیوٹی ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گوشالاؤں کو مویشیوں کی صحت کی جانچ کے لیے مناسب ویٹرنری ڈاکٹروں کی کمی کی وجہ سے مشکلات کا سامنا ہے۔ موجودہ حکومت نے بھی اس مسئلے پر توجہ دی ہے۔ 5 اگست 2024 کو اعلان کیا کہ 3,000 سے زیادہ مویشیوں والے

سینی کے ساتھ ماتا منسا دیوی گوشالا میں گوسیوا کی اور چارہ اور گڑ کھلا کر گوماتا کا آشیرواد لیا۔ اس موقع پر انہوں نے گائے کی پوجا بھی کی۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نائب سنگھ سینی نے کہا کہ ہمارے ملک میں زمانہ قدیم سے گائے کا احترام کیا جاتا رہا ہے اور گائے کو ماتا کا درجہ دیا گیا ہے۔ پران کے مطابق تمام دیوی دیوتا 595 کروڑ روپے کر دیا۔

انہوں نے مزید کہا کہ 2014 تک ہریانہ میں 215 رجسٹرڈ گوشالاؤں میں صرف ایک لاکھ 75 ہزار گائے کے بچے تھے، جبکہ فی الحال ریاست میں 686 رجسٹرڈ گاؤ شیلٹر ہیں جو تقریباً 4 لاکھ بے سہارا گائے کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔ 330 گوشالاؤں میں سولر پاور پلانٹس لگائے گئے ہیں گائے کی پناہ گاہوں میں ہفتے میں ایک دن ایک ویٹرنری ڈاکٹر ڈیوٹی پر ہوگا۔ 3,000 سے کم مویشی والے گائے کی پناہ گاہوں میں، ایک وی ایل ڈی اے ہفتے میں ایک دن ڈیوٹی پر ہوگا۔ اس اعلان پر عمل درآمد ہو چکا ہے۔ موبائل ویٹرنری ہسپتال کی خدمات بھی گائے کی پناہ گاہوں کے لیے دستیاب کرائی جا رہی ہیں۔ اس موقع پر ہریانہ گوسیوا آیوگ کے چیئرمین شراون کمار گرگ، کالکا ایم ایل اے شریمتی شکتی رانی شرما اور سابق ممبران اسمبلی موجود تھے۔

وزیر اعظم نے ہریانہ کے وزیرِ اعلیٰ نائب سنگھ کو سالگرہ کی مبارکباد دی

نئی دہلی (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کے روز ہریانہ کے وزیرِ اعلیٰ نائب سنگھ سینی کو سالگرہ کے موقع پر پرتپاک مبارکباد پیش کی اور عوامی خدمت کے تئیں ان کی وابستگی کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ ان کی قیادت ریاست کے عوام کے لیے فائدہ مند ثابت ہو رہی ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری ایک پیغام میں وزیرِ اعظم نے وزیرِ اعلیٰ کی توانائی اور عوام سے جڑے رہنے کے انداز کی تعریف کی۔ وزیرِ اعظم مودی نے کہا "وزیرِ اعلیٰ نائب سنگھ سینی جی کو جنم دن کی ڈھیروں شبھ کامنائیں۔" مسٹر مودی نے مسٹر سینی کے کاموں کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ ان کی سمجھ بوجھ نے ہریانہ میں طرزِ حکمرانی پر مثبت اثر ڈالا ہے۔ وزیرِ اعظم نے سینی کی قیادت میں ریاست کی ترقی پر بھی اعتماد کا اظہار کیا۔ انہوں نے وزیرِ اعلیٰ کی اچھی صحت اور طویل عمر کے لیے دعا کی۔

وزیر اعظم کی شہریوں سے جمہوریت کو مضبوط کرنے کی اپیل

الیکشن کمیشن کے رول کی ستائش کی، من کی بات میں قوم سے خطاب

نئی دہلی (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو رائے دہندگان کے قومی دن کے موقع پر ملک کے عوام کو مبارکباد دیتے ہوئے جمہوریت کے تئیں ان کی غیر متزلزل وابستگی کی تعریف کی۔ انہوں نے اس دن کو ہندوستان کی جمہوری اقدار پر اعتماد کو مزید مضبوط کرنے کا ایک اہم موقع قرار دیا۔

وزیر اعظم مودی نے جمہوریت کے نگہبان کے طور پر کام کرنے والے الیکشن کمیشن آف انڈیا کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ کمیشن سے وابستہ تمام افراد ہندوستان کے جمہوری عمل کو مستحکم بنانے کے لیے خلوصِ نیت سے کام کر رہے ہیں۔ رائے دہندگان کی شرکت کو جمہوریت کی جان قرار دیتے ہوئے انہوں نے واضح کیا کہ ووٹ ڈالنا محض ایک آئینی حق نہیں بلکہ ایک لازمی فرض بھی ہے۔ ان کے مطابق یہ عمل ہر شہری کو ملک کے مستقبل کی تعمیر میں تعاون کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

"وکست بھارت" کے ہدف پر زور دیتے ہوئے وزیرِ اعظم نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ مسلسل جمہوری عمل کا حصہ بنے رہیں۔ انہوں نے بالخصوص نوجوان ووٹروں اور پہلی بار ووٹر بننے والے شہریوں کی حوصلہ افزائی کی ضرورت پر زور دیا۔ وزیرِ اعظم نے ووٹر بننے کے عمل کو ایک تہوار کی طرح منانے کی بات بھی کہی۔ اس موقع پر وزیرِ اعظم نے 'میرا-بھارت' کے رضا کاروں کو خط لکھ کر ایک نئی پہل کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ جب بھی کوئی نوجوان پہلی بار ووٹر کے طور پر رجسٹر ہو، تو اس لمحے کو ایک جشن کے طور پر منایا جانا چاہیے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے وزیرِ اعظم نے لکھا کہ ووٹنگ کے ذریعے ہی ہم اپنی جمہوری جذبے کا احترام کر سکتے ہیں اور ملک کی بنیاد کو مزید مضبوط بنا سکتے ہیں۔

صنعتیں مہارت کو اپنا معیار بنائیں: وزیر اعظم مودی

نئی دہلی (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے صنعتوں اور نوجوان اسٹارٹ اپس سے معیار کو ترجیح دینے اور عمدگی کو اپنا معیار بنانے کی اپیل کرتے ہوئے اتوار کو کہا کہ ملک کو ترقی یافتہ بنانے کے لیے یہ انتہائی ضروری ہے۔

اپنے ماہانہ ریڈیو پروگرام 'من کی بات' کے 130 ویں ایڈیشن میں، مسٹر مودی نے 10 سال قبل جنوری 2016 میں شروع ہونے والے 'اسٹارٹ اپ انڈیا' کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس کے ذریعے کئی نوجوانوں نے روایتی دائروں سے باہر نکل کر ایسی ایجادات کی ہیں جو تاریخ میں درج ہو رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت بھی حکومت کو احساس تھا کہ بھلے ہی یہ ایک چھوٹی پہل ہو، لیکن یہ نوجوان نسل اور ملک کے مستقبل کے لیے کافی اہم ہے۔ وزیر اعظم نے کہا، "میں ہم وطنوں، خاص طور پر صنعت اور اسٹارٹ اپس سے وابستہ نوجوانوں سے ایک گزارش ضرور کرنا چاہتا ہوں۔ ملک کی معیشت تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے اور دنیا کی نظریں ہندوستان پر ہیں۔ ایسے وقت میں ہم سب پر ایک بہت بڑی ذمہ داری بھی ہے- معیار پر زور دینے کی۔ آئیے اس سال ہم پوری طاقت سے معیار کو ترجیح دیں۔" معیار میں مسلسل بہتری کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ چاہے ہمارے ملبوسات ہوں یا ٹیکنالوجی، ہندوستانی مصنوعات کی پہچان ان کے معیار سے ہونی چاہیے۔ انہوں نے نوجوان اسٹارٹ اپس سے اپیل کی کہ وہ مہارت کو اپنا معیار بنائیں۔ انہوں نے مزید کہا، "ہم عزم کریں کہ معیار میں نہ کوئی کمی ہوگی اور نہ ہی اس پر کوئی سمجھوتہ کیا جائے گا۔ ایسا کر کے ہی ہم 'وکست بھارت' کے سفر کو تیزی سے آگے لے جا پائیں گے۔" مسٹر مودی نے کہا کہ اسٹارٹ اپ انڈیا مشن کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج ہندوستان اسٹارٹ اپس کے معاملے میں دنیا کا تیسرا سب سے بڑا ملک بن چکا ہے۔ یہ اسٹارٹ اپس روایتی راستوں سے ہٹ کر رہے ہیں۔ وہ ایسے شعبوں میں کام کر رہے ہیں جن کے بارے میں 10 سال پہلے تک تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔

زوبین گرگ کے اہل خانہ کا پی ایم سے مداخلت کا مطالبہ

آسام، (یو این آئی) آنجہانی آسامی گلوکار زوبین گرگ کے اہل خانہ نے وزیر اعظم نریندر مودی کو خط لکھ کر ایک خصوصی عدالت کے قیام، معاملے کی جلد سماعت اور سنگاپور کے ساتھ مناسب سفارتی و قانونی مداخلت کی درخواست کی ہے۔

یہ خط گلوکار کی اہلیہ گریما گرگ نے اپنے سرکاری سوشل میڈیا ہینڈل پر شیئر کیا ہے جس میں انہوں نے زوبین گرگ کو نہ صرف 'خاندان کا فرد بلکہ آسام اور شمال مشرق کی ایک ثقافتی آواز' قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے اچانک موت سے 'غمزدہ خاندان اور لاکھوں مداح ان کی موت کے حالات کے بارے میں وضاحت چاہتے ہیں۔'

خط میں کہا گیا ہے، "19 ستمبر 2025 کو سنگاپور میں ان کا اچانک اور قبل از وقت موت نہ صرف ایک سوگوار خاندان کو پیچھے چھوڑ گیا بلکہ آسام اور دنیا بھر میں مقیم لاکھوں آسامی افراد کو بھی غمزدہ کر گیا، جو اس معاملے میں وضاحت اور قانونی کارروائی چاہتے ہیں۔ واقعے کے فوراً بعد سنگاپور کے حکام نے از خود نوٹس لیتے ہوئے کارروائی شروع کی تھی۔ سنگاپور میں انڈین ہائی کمیشن نے پوسٹ مارٹم اور متعلقہ کارروائیوں میں تال میل قائم کیا۔"

اس کے بعد اہلِ خانہ نے آسام کے محکمہ سی آئی ڈی میں ایک باضابطہ ایف آئی آر درج کرائی جس کے بعد ایک خصوصی تحقیقاتی ٹیم تشکیل دی گئی۔

خط میں کہا گیا، "ایس آئی ٹی کے سربراہ کی قیادت میں سینئر افسران کی ایک ٹیم تفتیش کے سلسلے میں سنگاپور گئی۔ تقریباً تین ماہ کی جانچ کے بعد آسام پولیس نے 2,500 سے زائد صفحات پر مشتمل چارج شیٹ داخل کی اور جمع کیے گئے شواہد کی بنیاد پر قتل سے متعلق دفعات عائد کیں۔" اہلِ خانہ نے واقعات کی ترتیب اور ہنگامی ردِعمل پر حقائق کی وضاحت کے لیے سنگاپور میں کورونر (موت کی وجوہات کی جانچ کرنے والا افسر) سے بھی رجوع کیا۔ زوبین گرگ کی موت سے جڑے واقعات، حفاظتی انتظامات، فیصلوں اور ایمرجنسی ردِعمل کے حوالے سے حقائق واضح کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ خط میں کہا گیا، "یہ سوالات بالکل جائز ہیں اور اس خاندان کا انسانی حق ہے جس کے عزیز کی موت ایسے حالات میں ہوئی جواب بھی متنازع ہیں۔ خاندان دونوں ممالک کے حکام کے ساتھ مسلسل رابطے میں رہا ہے۔ ہماری جانب سے کسی قسم کی غفلت، ہچکچاہٹ یا سستی نہیں برتی گئی۔ وقار اور ذمہ داری کے ساتھ ہم نے ہر قانونی راستہ اختیار کیا ہے۔"

خط میں حکومت سے پانچ مخصوص مطالبات کیے گئے ہیں جن میں ہندوستان میں ایک خصوصی عدالت کا قیام، مقدمے کو مضبوط بنانے کے لیے تجربہ کار سرکاری وکلاء کی تقرری، انصاف میں تاخیر سے بچنے کے لیے مقدمے کی تیز سماعت، مقدمہ ختم ہونے تک کسی بھی ملزم کو ضمانت نہ دینا اور سنگاپور کے ساتھ فعال سفارتی و قانونی رابطہ شامل ہے تاکہ کارروائی کی نگرانی اور شواہد تک رسائی حاصل کی جا سکے۔ آخر میں اہلِ خانہ نے وزیرِ اعظم کے دفتر پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ معاملے کو سنجیدگی اور شفافیت کے ساتھ نمٹایا جائے۔ "ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ زوبین کی زندگی کے آخری گھنٹوں میں کیا گیا ہر عمل، کہا گیا ہر لفظ، لیا گیا ہر فیصلہ اور ضائع ہونے والا ہر موقع مکمل طور پر اور شفاف انداز میں جانچا جائے۔"

وزیر اعلیٰ کے ہاتھوں ہوشیار پور میں سیلرن ڈیم ایکوٹورازم پروجیکٹ کا افتتاح

اے اے پی حکومت پنجاب کے سیاحتی مقامات کو ترقی دیکر نوجوانوں کو دے رہی روزگار: بھگونت مان

ہوشیار پور، (پنجاب): (صحافت بیورو) سیلرن ڈیم سائٹ پر ماحول دوست جھونپڑیوں کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ بھگونت سنگھ مان نے کہا کہ اس سے ماحولیاتی سیاحت کو بڑا فروغ ملے گا اور ریاست میں روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ عام آدمی پارٹی (اے اے پی) حکومت پنجاب کے سیاحتی مقامات کو ترقی دے کر روزگار کے مواقع بڑھا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ امرتسر، پٹیالہ اور چھرود جھیل میں فلم کی شوٹنگ اور ڈیسٹینیٹ ویڈنگ سے بھی روزگار کے مواقع بڑھے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سیلران ڈیم پروجیکٹ ہماچل پردیش کے سیاحتی مقامات کا مقابلہ کرے گا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اے اے پی حکومت نے 52 خستہ حال ریسٹ ہاؤسز کو دوبارہ زندہ کیا ہے، جو اب کرایہ کے ذریعے 1 کروڑ روپے کی ماہانہ آمدنی حاصل کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پچھلی حکومتوں نے سرکاری جائیدادیں اپنے من پسند افراد کو انتہائی کم قیمت پر فروخت کیں، جبکہ ان کی حکومت نے کارروائی کرتے ہوئے ان جائیدادوں کو دوبارہ حاصل کیا ہے۔ سیلران ڈیم ایکوٹورازم پروجیکٹ کا افتتاح کرنے کے بعد نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ بھگونت سنگھ مان نے کہا کہ آج ہم نے ریاست میں سیاحت کے بنیادی ڈھانچے کو مزید مضبوط کرنے کے لیے سالرین ڈیم ایکوٹورازم پروجیکٹ کا آغاز کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ چوہال ڈیم پراجیکٹ پہلے ہی کامیابی سے چل رہا ہے، اور یہ نیا اقدام سیاحوں کے لیے ایک اور پرکشش منزل فراہم کرے گا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس منصوبے پر تقریباً 2.80 کروڑ روپے لاگت آنے کا تخمینہ ہے اور اس سے سالانہ 18 لاکھ روپے سے زیادہ کی آمدنی متوقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ منصوبہ نہ صرف سیاحوں کو راغب کرے گا بلکہ مقامی نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع بھی پیدا کرے گا جس سے ان کی آمدنی میں اضافہ ہوگا۔ پراجیکٹ کے تحت فراہم کی جانے والی سہولیات کے بارے میں بتاتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بچوں کے لیے 16,000 مربع فٹ پر محیط کھیل کا میدان بنایا گیا ہے، جس میں مختلف قسم کے جھولوں اور دیگر تفریحی سرگرمیوں سے لیس ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ سیاحوں کے لیے چار ایکو ہٹس اور ایک کیفے ٹیریا بھی بنایا گیا ہے جس میں 80 افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہے۔ وزیر اعلیٰ بھگونت سنگھ مان نے مزید بتایا کہ سیلرن ڈیم کے خوبصورت نظاروں سے لطف اندوز ہونے کے لیے ایک بڑا ایمفی تھیٹر بھی بنایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ منصوبہ پنجاب میں ایکوٹورازم کو فروغ دینے میں اہم ثابت ہوگا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ منصوبہ ماحولیاتی حساسیت اور آگاہی کو ذہن میں رکھتے ہوئے تیار کیا گیا ہے، جس سے سیاحت اور تفریحی سرگرمیوں کے لیے ماحول دوست انفراسٹرکچر بنایا گیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پنجاب حکومت پنجاب کے کنڈی علاقوں میں سیاحت کے فروغ کے لیے مسلسل کوشاں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان علاقوں میں بے پناہ امکانات ہیں اور انہیں دنیا بھر کے سیاحوں کو راغب کرنے کے لیے مثالی سیاحتی مقامات کے طور پر تیار کیا جا سکتا ہے۔

درگاہ حضرت شیخ سلیم چشتیؒ میں بسنت کی روایتی رسم عقیدت واحترام سے منائی گئی

آگرہ، (یو این آئی) فتح پور سیکری میں واقع درگاہ حضرت شیخ سلیم چشتیؒ میں درگاہ حضرت شیخ سلیم چشتی فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام بسنت کی روایتی رسم نہایت عقیدت، احترام اور روحانی جوش و خروش کے ساتھ ادا کی گئی۔ اس روح پرور تقریب کی صدارت درگاہ کے سجادہ نشین پیرزادہ ارشد فریدی نے کی۔

'جشن بہاراں' کے عنوان سے منعقد ہونے والی اس بسنت تقریب کو عقیدت، صوفی موسیقی اور گنگا جمنی تہذیب کے حسین امتزاج کے ساتھ منایا گیا۔ سرسوں کے زرد پھولوں اور پیلی پگڑیوں سے مزین عقیدت مندوں نے حضرت امیر خسروؒ کی بسنت کی قدیم روایت کو ایک بار پھر زندہ کر دیا۔

درگاہ حضرت شیخ سلیم چشتیؒ میں حضرت امیر خسروؒ کے ذریعے شروع کی گئی بسنت کی روایت کے مطابق پورا ماحول سرسوں کے پھولوں، زرد رنگ، خوشبوؤں اور صوفیانہ نغمات سے معطر نظر آیا۔ اس موقع پر بطور نذرانہ چندن

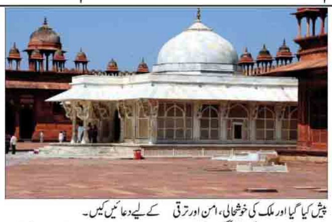

پیش کیا گیا اور ملک کی خوشحالی، امن اور ترقی کے لیے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ قوالی اور کہانی گوئی کے ذریعے امیر خسروؒ کی بہاراں کی روایت کو مؤثر انداز میں پیش کیا گیا۔ بسنت بہاراں کی اس تقریب میں ہندو، مسلم سمیت تمام مذاہب کے افراد کی نمایاں شرکت رہی، جو ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی روشن مثال ہے۔ اس موقع پر پیرزادہ ارشد فریدی نے سینکڑوں مریدوں اور عقیدت مندوں کے ہمراہ ملک کی ترقی، بھائی چارے اور خوشحالی کے لیے دعائیں کیں۔

انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہندستان کی روایات، رسم و رواج، تہذیب اور اقدار صدیوں سے معاشرے کو جوڑنے کا کام کرتی آ رہی ہیں۔ یہ روایات ہمیں ایک دوسرے کے مذاہب، عقائد اور ایمان کے احترام کا درس دیتی ہیں اور سماجی ہم آہنگی کو مضبوط بناتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان ایک ایسی مضبوط اور انمول مالا ہے جس کے دھاگے میں مختلف مذاہب، تہذیبوں اور ثقافتوں کے موتی پروئے ہوئے ہیں، اور یہی تنوع ہندستان کو دنیا میں ایک منفرد شناخت اور خاص مقام عطا کرتا ہے۔ اس باوقار تقریب میں معروف صوفی قوال سلیم اور بین الاقوامی شہرت یافتہ کہانی کار سید ساحل آغا نے حضرت امیر خسروؒ کی بسنت کی روایت کو موسیقی اور داستان کے منفرد انداز میں پیش کیا، جس نے بسنت کی ثقافتی اور روحانی اہمیت کو مزید اجاگر کیا۔ دہلی دوردرشن کی اینکر سعدیہ علیم اور سینئر صحافی علی عادل خان کی موجودگی نے تقریب کی رونق میں اضافہ کیا۔

قابلِ ذکر ہے کہ بسنت کے دن سے بہاراں کے تہوار کا آغاز ہوتا ہے، جو سات دنوں تک ملک بھر میں جوش و خروش کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ اس خوشگوار موقع پر درگاہ پر سرسوں کے پھول عقیدت کے ساتھ پیش کیے گئے۔ پیلی پگڑیاں پہنے سینکڑوں عقیدت مندوں کی شرکت سے پورا ماحول زرد رنگ، خوشبو اور صوفی روحانیت سے سرشار نظر آیا۔

'اے وطن، اے وطن، جانِ جاں جانِ من'... کے خالق طاہر فراز رامپوری کا انتقال

ممبئی، (یو این آئی) اردو ادب کے مشہور اور معتبر شاعر طاہر فراز رامپوری (72) کا کل دیر رات یہاں انتقال ہو گیا۔ وہ گزشتہ کچھ عرصے سے علیل تھے۔ رامپور سے تعلق رکھنے والے طاہر فراز 29 جون 1953 کو اتر پردیش کے شہر بدایوں میں پیدا ہوئے تھے۔ فلموں میں کام اور مشاعروں کے سلسلے میں پوری دنیا کا سفر کرنے والے جناب فراز ممبئی میں ایک شادی کی تقریب میں شرکت کے لیے گئے ہوئے تھے۔ وہیں ان کے سینے میں اچانک شدید درد ہوا، جس کے بعد انہیں اسپتال منتقل کیا گیا، لیکن وہ جانبر نہ ہو سکے۔ طاہر فراز اسٹیج کے انتہائی مقبول شاعر تھے۔ ان کی غزلیں براہِ راست لوگوں کے دلوں میں

اتر جاتی تھیں۔ انہوں نے فلموں کے لیے گیت بھی لکھے اور ان کی غزلوں کو جگجیت سنگھ جیسے گلوکاری کے اساتذہ نے اپنی آواز دی۔

دو دہائی قبل آنے والے حب الوطنی سے لبریز فلمی گیت 'اے وطن، اے وطن، جانِ جاں جانِ من...' نے انہیں گھر گھر مشہور کر دیا تھا۔ تاہم مسٹر فراز کی ادبی خدمات صرف یہیں تک محدود نہیں ہیں۔ انہیں مشاعروں کی روایت کو وقار اور جدت بخشنے کے لیے جانا جاتا ہے۔ رومانوی مگر سنجیدہ اسلوب کے شاعر طاہر فراز کی شاعری میں زندگی کا فلسفہ اور محبت کی تہذیب ایک ساتھ نظر آتی ہے۔

طاہر فراز کو ان کی ادبی خدمات کے اعتراف میں اتر پردیش کا سب سے بڑا شہری اعزاز 'یش بھارتی سمان' اور ملک و بیرونِ ملک سے متعدد انعامات سے نوازا گیا۔ اس کے علاوہ دہلی، لکھنؤ اور دیگر ریاستوں کی اردو اکادمیوں نے بھی انہیں اعزازات دیے۔ بین الاقوامی سطح پر امریکہ، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات وغیرہ کے ادبی اداروں نے انہیں 'لائف ٹائم اچیومنٹ' اور 'شیکھر سمان' جیسے ایوارڈز دیے۔

ان کے شعری مجموعوں میں غزلوں اور گیتوں کے کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں، جن میں 'کشکول' (شعری مجموعہ) اور 'زندگی کے موڑ پر' (غزلوں کا مجموعہ) کافی مقبول ہوئے۔ ان کے دو مشہور اشعار ہیں:

ختم ہو جائے گا جس دن بھی تمہارا انتظار
گھر کے دروازے پہ دستک چیختی رہ جائے گی
وقتِ رخصت آئے گا اور ختم ہوگا یہ سفر
میرے دل کی بات میرے دل میں ہی رہ جائے گی

طاہر فراز رامپوری کے انتقال کی خبر سے ادبی حلقوں میں رنج و غم کا ماحول ہے۔

ڈاکٹر و حکیم محمد کاشف ذکائی
سینئر یونانی طبیب اور حجامہ کے ماہر

18 سال کا تجربہ
جگر، پیٹ، قبض، بواسیر و بادی بیماریوں کے علاج کیلئے رابطہ قائم کریں
نیلم دواخانہ (رجسٹرڈ)
C.71 سی بلاک، نیوسیلم پور، دہلی - 53
10.00AM TO 2.00 P.M
5.30 P.M TO 9.00 P.M
انکوائری اور اپائنٹمنٹ کے لئے
9999350108
اتوار کو دواخانہ بند رہے گا

یومِ جمہوریہ سے قبل منی پور میں سکیورٹی سخت، ہتھیاروں کا بڑا ذخیرہ برآمد

امپھال (یو این آئی) یوم جمہوریہ کی تقریبات کے پیشِ نظر منی پور میں سکیورٹی کے انتظامات سخت کر دیے گئے ہیں اور مختلف تنظیموں کی جانب سے تقریبات کے بائیکاٹ اور ریاست گیر بند کی اپیل کی وجہ سے انتظامیہ الرٹ پر ہے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق سکیورٹی انتظامات کے تحت منی پور پولیس اور سکیورٹی فورسز نے ہفتے کے روز ریاست کے مختلف اضلاع میں مشترکہ کارروائیاں کرتے ہوئے پانچ شر پسندوں کو گرفتار کیا اور بڑی تعداد میں ہتھیار، گولہ بارود اور دھماکہ خیز مواد برآمد کیے۔ چورا چاند پور ضلع کے چورا چاند پور تھانہ علاقے کے تحت لوئلا مکوٹ اور نالون کے درمیان واقع علاقے سے سکیورٹی فورسز نے تین آر پی جی گولے، پانچ 30 ایم ایم گرنیڈ، ایک بولٹ ایکشن 303 رائفل، دو دیسی توپیں (پمپی)، تین پمپی شیل، دو سنگل بیرل رائفلیں اور 10 ایس بی بی ایل کارتوس برآمد کیے۔ فیرزاول ضلع میں پربنگ تھانہ علاقے کے برائیکھال اور لوئر کھار کھپلین کے درمیان واقع علاقے سے دو افراد کو گرفتار کیا گیا۔

ان کی شناخت سرتوئیک گاؤں کے رہائشی سی سانگلنگامیز و اور سیاپر یکھال کے رہائشی مائیکل لالتھانگ کے طور پر ہوئی ہے۔ ان کے قبضے سے 30 جلیٹن اسٹکس، 20 ڈیٹونیٹرز، سیفٹی فیوز، تقریباً 20 میٹر تار، نقد رقم اور ایک چار پہیہ گاڑی برآمد کی گئی ہے۔ منی پور پولیس نے اتوار کے روز بتایا کہ تنگنا ڈپال ضلع کے ماچی تھانہ علاقے کے تحت ایس ایل زونگام علاقے سے دو شر پسندوں۔ ٹونڈونبا اور یائنگابا۔ کو گرفتار کیا گیا۔ اسی دوران امپھال مغربی ضلع کے امپھال تھانہ علاقے کے تحت کیکرو پاٹ علاقے سے ایک اور شر پسند ہشاپتی کو گرفتار کیا گیا۔ سکیورٹی فورسز نے تلاشی مہم کے دوران متعدد مقامات سے ہتھیار اور گولہ بارود بھی برآمد کیے۔ امپھال مشرقی ضلع کے ساگولمانگ تھانہ علاقے کے تحت ناوتر وک ہل رینج کے دامن سے ایک ڈبل بیرل بریچ لوڈنگ بندوق، ایک دیسی 9 ایم ایم پستول (خالی میگزین سمیت)، دو ہینڈ گرنیڈ، ایک پریکٹس رائفل گرنیڈ، دو انساس رائفل میگزین، مختلف کیلیبر کے 20 فعال کارتوس، ایک بلٹ پروف ہیلمٹ، دو بلٹ پروف کور اور دو بلٹ پروف آئرن پلیٹس برآمد کیے گئے۔

بھاگلپور میں مورتی وسرجن کے دوران پرتشدد جھڑپ، اسلحہ اور دھماکہ خیز مواد کے ساتھ تین گرفتار

بھاگلپور (یو این آئی) بہار کے بھاگلپور ضلع کے لودی پور تھانہ علاقے میں سرسوتی مورتی وسرجن کے دوران ایک ہی برادری کے دو گروپوں کے درمیان ہونے والی پرتشدد جھڑپ کے معاملے میں پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے اسلحہ اور دھماکہ خیز مواد کے ساتھ تین ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس پرمود کمار یادو نے اتوار کو بتایا کہ گوراہی ہریو گاؤں میں پیش آئے اس واقعہ کے بعد پولیس نے ایک ٹھکانے پر چھاپہ مار کر تینوں ملزمان کو گرفتار کیا۔ ان کے قبضے سے ایک دیسی کٹا اور سوتلی سے بنائے جانے والے دیسی بم (لہسنیا بم) تیار کرنے میں استعمال ہونے والا سامان برآمد کیا گیا ہے۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس مسٹر یادو نے بتایا کہ سرسوتی مورتی وسرجن کے بعد گھر لوٹنے کے دوران گانا بجانا اور ناچنے کے معاملے پر دونوں گروپوں کے درمیان تنازعہ پیدا ہو گیا، جو دیکھتے ہی دیکھتے پرتشدد جھڑپ میں تبدیل ہو گیا۔ اسی دوران ایک گروپ کی جانب سے سوتلی سے تیار کیا گیا دیسی بم پھینکا گیا، جس کے نتیجے میں تین نوجوان زخمی ہو گئے۔ تمام زخمیوں کو فوری طور پر جواہر لعل نہرو میڈیکل کالج اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ پولیس کے مطابق، اسپتال میں زیر علاج تینوں نوجوانوں کی حالت معمول کے مطابق ہے اور انہیں جلد ہی چھٹی دے دی جائے گی۔ واقعہ کے بعد علاقے میں پیدا ہونے والا تناؤ اب پوری طرح قابو میں ہے اور امن و امان کی صورت حال معمول پر ہے۔ احتیاطی تدبیر کے طور پر آس پاس کے دیہی علاقوں میں پولیس گشت بڑھا دی گئی ہے۔ کسی بھی ناخوشگوار صورتحال سے نمٹنے کے لیے مجسٹریٹ کی نگرانی میں اضافی پولیس فورس تعینات کی گئی ہے۔

ووٹ ڈالنا صرف ایک حق نہیں بلکہ ہر شہری کا اخلاقی اور آئینی فرض

لوک بھون میں 16 واں قومی ووٹرز ڈے پروگرام منعقد، گورنر نے شاندار کارکردگی کے لیے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹس اور ای آر اوز کا اعزاز کیا

دہرہ دون: 16 ویں قومی ووٹرز ڈے کے موقع پر اتوار کو لوک بھون، دہرادون میں ریاستی سطح کے قومی ووٹرز ڈے پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ گورنر لیفٹیننٹ جنرل گرمیت سنگھ (ریٹائرڈ) نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ چیف سکریٹری شری آنند بردھن، الیکشن سکریٹری شری دلیپ جاولکر، ایڈیشنل چیف الیکٹورل آفیسر ڈاکٹر وجے کمار جوگدنڈے اور دہرادون کے ضلع مجسٹریٹ شری ساون بنسل اسٹیج پر موجود تھے۔ گورنر لیفٹیننٹ جنرل گرمیت سنگھ (ریٹائرڈ) نے 16 ویں قومی یوم رائے دہندگان کے موقع پر چراغ جلا کر پروگرام کا افتتاح کیا۔ پروگرام کے دوران گورنر نے وہاں موجود شہریوں سے ووٹرز کا عہد بھی لیا۔

گورنر نے رودرپریاگ، اترکاشی، چمپاوت اور باگیشور کے ضلع مجسٹریٹس کو انتخابی سرگرمیوں میں ان کی شاندار کارکردگی کے لیے اعزاز سے نوازا۔ روڑکی، ختیما اور چکراتہ کے ای آر اوز کو بھی پری SIR کے دوران ان کے شاندار کام کے لیے اعزاز سے نوازا گیا۔ پروگرام کے دوران گورنر نے اسٹیٹ آئیکون پدم شری بسنتی بشت، اولمپیئن منیش راوت اور نونگشی ملک کو یادگاری نشانات سے نوازا۔ اس موقع پر گورنر نے دہرادون ضلع سے تعلق رکھنے والے نئے ووٹروں کو جو 18 سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں انہیں ووٹر شناختی کارڈ دے کر اعزاز سے نوازا۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے گورنر نے ریاست کے تمام شہریوں کو قومی ووٹرز ڈے کی مبارکباد دی۔ اپنے خطاب میں گورنر نے کہا کہ جمہوریت کی سب سے بڑی طاقت چوکس، باخبر اور فعال شہریوں میں ہے۔ ہندوستانی آئین نے ہر شہری کو ووٹ کا حق دے کر جمہوریت کو مضبوط کرنے کی ذمہ داری سونپی ہے۔ ووٹ دینا صرف ایک حق نہیں بلکہ ہر شہری کا اخلاقی اور آئینی فریضہ ہے۔ گورنر نے ہر ایک پر زور دیا کہ وہ ہر الیکشن میں اپنے ووٹ کا حق استعمال کریں اور جمہوریت کو مضبوط کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ جب ہر شہری ووٹ دیتا ہے تو ہندوستان کی جمہوریت مضبوط ہوتی ہے۔ گورنر نے کہا کہ اس سال کا تھیم "میرا ہندوستان - میرا ووٹ" یہ پیغام دیتا ہے کہ ہر ووٹ ملک کے مستقبل کی تشکیل میں اہم رول ادا کرتا ہے۔ جب کوئی شہری ووٹ دیتا ہے تو وہ نہ صرف اپنے لیے بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی فیصلے کرتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جمہوریت کی مضبوطی پالیسیوں یا اداروں سے نہیں بلکہ شہریوں کی شعوری شرکت سے یقینی ہوتی ہے۔

گورنر نے الیکشن کمیشن آف انڈیا کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ کمیشن نے گزشتہ سات دہائیوں سے کامیابی کے ساتھ منصفانہ، آزاد اور شفاف انتخابات کرائے ہیں۔ انہوں نے انتخابی عملے، عملے اور سیکورٹی فورسز کو جمہوری عمل کے احسن انعقاد کو یقینی بنانے پر مبارکباد دی۔ نوجوانوں اور نئے ووٹروں سے خطاب کرتے ہوئے گورنر نے کہا کہ نوجوان طاقت ملک کا سب سے بڑا اثاثہ ہے۔ انہوں نے ان پر زور دیا کہ وہ ووٹ ڈالنے کو محض رسمی نہ سمجھیں بلکہ اسے ملک کے مستقبل کی تعمیر کے ذریعہ کے طور پر استعمال کریں۔ گورنر نے اتراکھنڈ کے مشکل جغرافیائی حالات کے باوجود ووٹنگ کے عمل کو کامیاب بنانے کے لیے ریاست کی انتخابی مشینری، بی ایل اوز اور پولنگ پارٹیوں کی کوششوں کی ستائش کی۔ اس موقع پر چیف سکریٹری جناب آنند بردھن نے اپنے خطاب میں ووٹنگ کے کردار کو اہم بتایا۔ الیکشن سکریٹری جناب دلیپ جاولکر نے اپنے خطاب میں کہا کہ ایک خوشحال قوم ایک باشعور ووٹر سے بنتی ہے۔ پروگرام کے اختتام پر ایڈیشنل چیف الیکٹورل آفیسر ڈاکٹر وجے کمار جوگدنڈے نے معزز گورنر سے اظہار تشکر کیا اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر اسسٹنٹ چیف الیکٹورل آفیسر مسٹر مستو داس، سی ڈی او دہرادون مسٹر ابھینو شاہ، سی ڈی او چمپاوت مسٹر جی ایس کھاتی، اے ڈی ایم چمپاوت مسز ملکنا مشرا موجود تھے۔

یہ نوازے گئے ریاستی ایوارڈ سے

جناب پرتیک جین، ضلع مجسٹریٹ، رودرپریاگ
جناب پرشانت آریہ، ضلع مجسٹریٹ، اترکاشی
جناب منیش کمار، ضلع مجسٹریٹ، چمپاوت
محترمہ اکانکشا کونڈیے، ضلع مجسٹریٹ، باگیشور
جناب دیپک رام چندر، جوائنٹ مجسٹریٹ، رودیکی
جناب تشار سینی، سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، ختیمہ
جناب پریم لال، سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، چکراتہ

سینکڑوں لوگوں نے تھاما کانگریس کا دامن

دہرہ دون: بی جے پی کی عوام دشمن پالیسیوں، ناکام حکمرانی اور مسلسل بڑھتے ہوئے جبر سے پریشان ہو کر سماج کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے کئی ممتاز اور باشعور شہریوں نے آج اتراکھنڈ کانگریس میں شمولیت اختیار کی۔ یہ تقریب سابق وزیر اعلیٰ اور کانگریس کے سینئر لیڈر مسٹر ہریش راوت کی موجودگی میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر مسٹر ہریش راوت نے کہا کہ آج اتراکھنڈ میں بی جے پی حکومت پوری طرح سے بے سمت، متکبر اور عوامی جذبات سے منقطع ہے۔ بے روزگاری، مہنگائی، کسانوں پر ظلم، خواتین کے عدم تحفظ اور نوجوانوں کے مستقبل کے خطرے نے عوام کو سڑکوں پر آنے پر مجبور کر دیا ہے۔ بی جے پی حکومت نے اتراکھنڈ کی شناخت اور وسائل کو چند سرمایہ داروں کے پاس گروی رکھ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس واحد پارٹی ہے جو سڑکوں سے ایوان تک آئین، جمہوریت اور عام آدمی کے حقوق کے لیے بھرپور طریقے سے لڑ رہی ہے۔ کانگریس میں شامل ہونے والے تمام لوگوں نے آج یہ واضح کر دیا ہے کہ تبدیلی کی لہر شروع ہو چکی ہے اور اتراکھنڈ کے لوگ اب بی جے پی کے خالی نعروں سے ڈوبنے والے نہیں ہیں۔ نو پاروتیہ وکاس سنستھا کے صدر ونود کمار کی قیادت میں ایڈوکیٹ پربھاکر کمار، ایڈوکیٹ پنکج شرما، ایڈوکیٹ نوین کمار، ونود کیسلا، رادھیشیام، سبھاش کمار، رینو، اجے پردھان، آرین پردھان، منموہن موریہ، یشودا موریا، احمد پرا، احمد رادیو، رادیہ، رادیہ، رادیہ، رادھی شیام اور دیگر نے شرکت کی۔ دیوی، زرینہ خاتون، شانتی دیوی، گلشن خان، نتیش سیٹھی، اور دیگر، تقریباً دو درجن لوگ کانگریس پارٹی میں شامل ہوئے۔ نئے شامل کیے گئے اراکین نے متفقہ طور پر بی جے پی حکومت کی ناکامیوں کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ ریاست کو بچانے اور عوامی مفاد کی سیاست کو دوبارہ قائم کرنے کے لیے کانگریس کے ساتھ کھڑا ہونا وقت کی ضرورت ہے۔

ممبر شپ کی تقریب پبلک سروس کمیشن کے سابق چیئر مین سنجے شرما نے چلائی۔ کلیدی مقررین میں اتراکھنڈ کانگریس کی چیف ترجمان گریما مہرا دسونی، وشال ڈوول اور دیگر شامل تھے۔ تقریب کے دوران بی جے پی حکومت کے جھوٹے وعدوں، بدعنوانی، ادارہ جاتی جبر اور عوام دشمن فیصلوں پر کڑی تنقید کی گئی۔ اتراکھنڈ کانگریس نے واضح کیا ہے کہ مستقبل میں بی جے پی کی ہر عوام دشمن پالیسی کی سختی اور فیصلہ کن مخالفت کی جائے گی۔ اس تقریب میں ریاستی جنرل سکریٹری گوداوری تھاپلی، لیبر سیل کے صدر دنیش کوشل، منموہن شرما، دنیش چوہان، پریتم آریہ، اکھلیش اونیال، گوپال گدھیا، درشن لال، پونم کندھاری، راجندر شاہ، پرتیما سنگھ، ہریندر بیدی، اور ارون بلونی موجود تھے۔

من کی بات پروگرام کی ہر قسط متاثر کن : وزیر اعلیٰ

دہرہ دون: وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے اتوار کو وزیر اعظم نریندر مودی کی من کی بات کا 130 واں اپی سوڈ پریڈ گراؤنڈ، دہرادون کے قریب دون لائبریری میں سنا۔ سب کو قومی یوم رائے دہندگان کی مبارکباد دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے کہا کہ من کی بات پروگرام کی ہر قسط متاثر کن ہے۔ اس پروگرام کے ذریعے قوم اور دنیا عام حالات میں معاشرے کی انتھک خدمت کرنے والوں کو پہچانتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے من کی بات کو عام لوگوں اور عوام کے لیے ایک پروگرام بنایا ہے، جو دوسروں کو بھی متاثر کرتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم کی قیادت میں ملک میں بہت سی ایجادات ہو رہی ہیں۔ آج، ہندوستان اختراع، سائنس، ٹیکنالوجی، اور AI کے تمام پہلوؤں میں ترقی کر رہا ہے۔ AI کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کے بارے میں بات کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مستقبل میں AI تمام کاموں میں اہم کردار ادا کرے گا۔ جو پہلے دن لگتے تھے وہ اب چند گھنٹوں میں پورا ہو جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے مزید کہا کہ سائنس، آئی ٹی اور ٹیکنالوجی سے متعلق محکمے ریاست کے اندر اے آئی کو استعمال کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم کی ترغیب سے ریاستی حکومت نے بہت سے ایسے فیصلے لیے ہیں جو ریاست میں پہلے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ آج ہماری ریاست نے ملک بھر میں اپنے آپ کو ایک ایسی جگہ کے طور پر قائم

"من کی بات" مثبت سوچ اور قوم کی تعمیر کا ایک طاقتور ذریعہ

کابینی وزیر جوشی رودرپور میں بوتھ نمبر 158 پر پارٹی کارکنوں اور مقامی باشندوں کے ساتھ "من کی بات" کے 130 ویں ایڈیشن کو سنا

رودرپور: کابینی وزیر گنیش جوشی نے آج وزیر اعظم نریندر مودی کے ماہانہ ریڈیو پروگرام "من کی بات" کے 130 ویں ایڈیشن کو پارٹی کارکنوں اور مقامی باشندوں کے ساتھ بوتھ نمبر 158، رودرپور کے گاؤں باغ والا میں سنا۔ اس موقع پر رودرپور کے ایم ایل اے شیو اروڑہ بھی موجود تھے۔ پروگرام کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی نے ہندوستان اور ملائیشیا کے درمیان تاریخی ثقافتی رشتوں کا ذکر کیا اور ہندوستانی ثقافت اور تہواروں کی عالمی پہچان اور مقبولیت پر روشنی ڈالی۔ وزیر اعظم نے پانی کے تحفظ، اسٹارٹ اپ کے بڑھتے ہوئے کردار، جوار کے فوائد اور ماحولیاتی تحفظ جیسے اہم موضوعات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر کابینی وزیر گنیش جوشی نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کا "من کی بات" پروگرام ہم وطنوں کے لیے تحریک کا ایک طاقتور ذریعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پروگرام صرف معلومات تک محدود نہیں ہے بلکہ اس سے معاشرے میں مثبت سوچ، آگاہی اور تبدیلی کے جذبے کو تقویت ملتی ہے۔ وزیر جوشی نے کہا کہ من کی بات عام لوگوں کو بااختیار بنانے اور قوم کی تعمیر میں ان کی شرکت کو یقینی بنانے کا ایک موثر ذریعہ بن گیا ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اس پروگرام کو باقاعدگی سے سنیں اور اس سے حاصل ہونے والی ترغیب کو معاشرے اور قوم کی بھلائی کے کاموں میں اپنائیں۔ اس موقع پر رودرپور کے ایم ایل اے شیو اروڑہ، منڈل صدر سدرشن وشواس، راجیو شکلا، ضلع نائب صدر امت نارنگ وغیرہ موجود تھے۔

سنا تھا چھوٹی ریاست ایک خوش کن خاندان، لیکن یہاں صورتحال بالکل برعکس

دہرہ دون: آج مہانگر صدر رام کمار شنکھدھر کی قیادت میں اتراکھنڈ سوابھیمان مورچہ، دہرادون میں بی جے پی حکومت کی نیک نیتی کے لیے

وجے کالونی کے نزدیک سڑک کے کنارے ایک ہون کا اہتمام کرنا تھا۔ تاہم، حکمراں پارٹی کے دباؤ اور اتراکھنڈ پولیس کے تقریباً ایک گھنٹے کے دباؤ کی وجہ سے تقریب کو قریبی مندر میں منتقل کر دیا گیا۔ پولیس کی بھاری نفری کی موجودگی سمجھ سے بالاتر تھی۔ ہر محاذ پر ناکام ہونے والی موجودہ حکومت ہوش میں آئے۔ دیوبھومی کی عزت ہمیشہ برقرار رہے۔ اس موقع پر مورچہ کے ملٹری سیل کے جنرل سکریٹری راجندر پرساد بھٹ نے کہا کہ اتراکھنڈ سوابھیمان مورچہ آج اتراکھنڈ سوابھیمان مورچہ نے حکومت کی غلط پالیسیوں کے خلاف جو اتراکھنڈ کو جرائم، بے روزگاری اور ثقافتی تباہی کی طرف دھکیل رہی ہیں، کے خلاف حکومت کو اچھا احساس دلانے کے لیے تزکیہ ہوون کا اہتمام کیا۔ "خواتین کے جرائم، نوجوانوں کے مستقبل کی تباہی، اور دیوبھومی کی ثقافت کو مٹانے کی سازش کو مزید برداشت نہیں کیا جائے گا۔ برسوں سے منایا جانے والا قومی ووٹرز ڈے اب وقت کی ضرورت بن گیا ہے، جس کے لیے ووٹروں کو آئندہ انتخابات میں باخبر رائے دہندگان کا کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔" خزانچی چترپال سجوان نے کہا کہ موجودہ حکومت کے تحت ریاستی محصولات کم ہو رہے ہیں اور قرض بڑھ رہا ہے۔ حکومت کی یہ ناکامی ٹیکسوں اور مہنگائی کی صورت میں عام شہریوں کو معاشی مشکلات میں ڈال رہی ہے۔ سینک سیل کے مہانگر صدر، کیپٹن پورن سنگھ راوت نے کہا کہ مسلح افواج میں کم کوٹہ اور الگ ریاست اتراکھنڈ میں اگنیور جیسی عارضی بھرتی موجودہ نسل کے لیے ایک اہم تشویش کا باعث ہے۔

ہم سال بھر وزیر اعظم کی 'من کی بات' کو نافذ کریں گے

سال کی پہلی 'من کی بات' نے 2026 کیلئے رہنمائی فراہم کی: بھٹ

دہرہ دون: بی جے پی خاندان نے عوامی شرکت کے ساتھ ریاست بھر میں وزیر اعظم کے "من کی بات" سے 2026 کے لیے رہنمائی حاصل کی۔ اس موقع پر ریاستی صدر اور راجیہ سبھا کے رکن اسمبلی مسٹر مہندر بھٹ نے کہا، "اتراکھنڈ ثقافتی فروغ سے لے کر ترقی تک، اور خوراک کی پیداوار سے لے کر ماحولیاتی تحفظ تک تمام شعبوں میں پہلے سے زیادہ تیز رفتاری سے ترقی کرے گا۔ ریاستی میڈیا انچارج جناب منویر چوہان نے بتایا کہ "من کی بات" کی 130 ویں قسط اور سال کی پہلی قسط کو ریاست بھر میں بوتھ سطح پر سنا گیا۔ ایک مربوط تقریب کے بعد اپنے پیغام میں، ریاستی صدر مسٹر بھٹ نے کہا، "پی ایم مودی کے دکھائے گئے راستے پر چلتے ہوئے، اتراکھنڈ ثقافت، ورثہ، روایت اور اختراع کے امتزاج سے ہمہ جہت ترقی کر رہا ہے۔ وزیر اعظم مودی ریاست کے لیے ایک رہنما اور محافظ کی طرح ہیں؛ ان کا ہر لفظ ہمارے لیے اہم ہے۔" اس لیے وزیر اعظم کا من کی بات پروگرام ریاست کے لوگوں کے لیے روزمرہ کے معمول کی طرح ہے، جو ہمیں ہمیشہ آگے بڑھنے کی ترغیب دیتا ہے۔ یہ صرف ایک پروگرام نہیں ہے، بلکہ ہم وطنوں سے براہ راست مکالمہ ہے، جس سے قوم سازی، سماجی شعور، عوامی شرکت اور مثبت سوچ کو تقویت ملتی ہے۔ یہ پروگرام ہر شہری کو ملک کی ترقی میں حصہ لینے کی ترغیب دیتا ہے۔ انہوں نے کہا، "یہ سال کا پہلا واقعہ ہے، جو ہمیں سال بھر میں آگے بڑھنے کا طریقہ سکھاتا ہے۔ ترقی کے ساتھ ساتھ، ہمیں نوجوانوں میں ثقافت اور روایات کے فروغ پر زیادہ تیزی کے ساتھ کام کرنا چاہیے۔

'میرا ہندوستان، میرا ووٹ' کے پیغام کے ساتھ ریاست بھر میں سائیکل ریلیاں نکالی

دہرادون میں نیشنل ووٹرز ڈے مارچ میں تقریباً 800 نوجوانوں نے حصہ لیا۔ قومی ووٹرز ڈے پر دہرادون، ٹہری گڑھوال اور پوڑی گڑھوال میں پیدل مارچ اور سائیکل ریلیاں نکالی گئیں

اس پروگرام کا مقصد نوجوانوں میں ان کے حق رائے دہی کے بارے میں بیداری پیدا کرنا اور انہیں جمہوری عمل میں فعال طور پر حصہ لینے کی ترغیب دینا تھا۔ ٹہری گڑھوال کے نریندر نگر میں پورنا نند اسٹیڈیم سے بھدرکالی تک سائیکل ریلی نکالی گئی۔ پوڑی گڑھوال میں نوجوانوں، رضا کاروں اور عہدیداروں نے آزادانہ، منصفانہ اور بے خوفی سے ووٹ ڈالنے کا عہد کیا۔

دہرہ دون: مائی یوتھ انڈیا (MY Bharat) اتراکھنڈ، نوجوانوں کے امور اور کھیلوں کی وزارت، حکومت ہند نے قومی ووٹرز ڈے کے موقع پر ریاست بھر میں ووٹر بیداری پروگراموں کا اہتمام کیا۔ ان پروگراموں کے تحت دہرادون، ٹہری گڑھوال اور پوڑی گڑھوال میں پیدل مارچ اور سائیکل ریلیاں نکالی گئیں۔ ضلع اسپورٹس آفس، نریندر نگر، ٹہری گڑھوال کے بشکریہ پورنا نند اسٹیڈیم سے بھدرکالی، اور بھدرکالی سے ہوتے ہوئے واپس پورنند تک ایک سائیکل ریلی کا اہتمام کیا گیا۔ اسسٹنٹ الیکشن آفیسر S.A.L. شاہ نے پوڑی گڑھوال کے کنڈولیا پارک میں نوجوانوں کو ووٹر کا حلف دلایا۔ نینیتال میں، مارچ کاٹھ گودام کے سینٹ پال اسکول سے شروع ہوا اور کوئینز سینئر سیکنڈری اسکول، ہلدوانی تک جاری رہا۔ دہرادون میں گرافک ایرا ہل یونیورسٹی سے ایئر فورس کیمپ اور مہنت اندریش موتھرووالا تک مارچ شروع ہوا۔ مائی بھارت کے 800 سے زیادہ رضا کاروں نے حصہ لیا۔ مہمانوں نے پہلی بار نوجوان ووٹروں کو بیجز سے نوازا۔ تمام نوجوان شرکاء نے ایک انسانی زنجیر بنائی اور آزادانہ اور بے خوف ہو کر اپنا ووٹ کاسٹ کرنے کا عہد کیا۔ ریاست میں پروگرام کا مقصد خاص طور پر نوجوانوں میں ان کے حق رائے دہی کے بارے میں بیداری پیدا کرنا اور جمہوری عمل میں فعال شرکت کی حوصلہ افزائی کرنا تھا۔ دہرادون میں پد یاترا پروگرام کے مہمان خصوصی پدم شری ایوارڈ یافتہ ڈاکٹر بی کے ایس سنجے تھے۔ اور خصوصی مہمانوں میں وائس چانسلر پروفیسر نریندر سنگھ بھٹ، ڈاکٹر امیت اوستھی، ڈاکٹر اہل شکلا، اودیش کوشل، ڈاکٹر آدتیہ ہربولا، لیفٹیننٹ این سی سی موہت سنگھ، اور مونیکا نندل، ڈپٹی ڈائریکٹر، مائی بھارت شامل تھے۔ مہمان خصوصی، پدم شری ایوارڈ یافتہ ڈاکٹر بی کے ایس سنجے نے نیشنل ووٹر واک کے لیے نوجوانوں کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ واک کے دوران، مائی بھارت کے رضا کاروں نے شہریوں میں ووٹنگ کی اہمیت کے بارے میں بیداری پیدا کی اور انہیں جمہوری اقدار کو مزید مضبوط کرنے کی ترغیب دی۔ رضا کاروں کی طرف سے قوم کی تعمیر کے لیے یہ اقدام جمہوری طریقوں میں نوجوانوں کی شرکت کو تقویت دے گا۔ انتخابی عمل میں شعور، ذمہ داری اور ملکیت کے احساس کے ساتھ نوجوان شہریوں کو بااختیار بنانا جمہوریت کی بنیاد کو مضبوط کرتا ہے۔ ووٹر آگاہی پروگرام کی واک، جس کا عنوان تھا "مائی انڈیا، مائی ووٹ"، ٹرنر لیک سے شروع ہوا، پھر ایئر فورس کیمپ اور گرافک ایرا پر اختتام پذیر ہوا۔ پروگرام کے ڈپٹی ڈائریکٹر اور نوڈل آفیسر راہول ڈبرال نے تمام مہمانوں اور مائی بھارت رضا کاروں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تقریب کو کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر کیا۔ پراجیش، وجے، سبھاش، اور دیگر موجود تھے۔ نریندر نگر، ٹہری گڑھوال، مقابلہ کرنے والے سائیکل سواروں کی پرجوش شرکت کا مشاہدہ کیا۔ ٹاپ پانچ سائیکلسٹوں کو میڈلز اور ٹرافیوں سے نوازا گیا۔ اوپن زمرہ میں منعقدہ مقابلہ آج پورنند اسٹیڈیم میں اختتام پذیر ہوا۔ انعامات کی تقسیم میونسپل کونسل کی صدر منی کی رہتی محترمہ نیلم بجلوان نے کی۔ پروگرام کی کامیابی کو دیکھ کر نیلم وجے وانی نے ایک بڑے سائیکلنگ ایونٹ کے انعقاد کا وعدہ کیا ہے۔ اس موقع پر مائی بھارت سے آشیش پنت اور ڈسٹرکٹ اسپورٹس آفیسر دیپک راوت وغیرہ موجود تھے۔

ریاستی وزیر جیوتی پرساد گیرولا نے کابینی وزیر گنیش جوشی کے یوم پیدائش پر مفت صحت کیمپ اور رضا کارانہ خون عطیہ کیمپ کا افتتاح کیا

دہرہ دون: بھارتیہ جنتا پارٹی کے سینئر رہنما اور ریاستی حکومت میں کابینہ کے وزیر گنیش جوشی کی یوم پیدائش (31 جنوری) کو سیوا سپتاہ کے طور پر منایا جا رہا ہے۔ عوامی خدمت اور سماجی

بہبود کے جذبے کو مجسم کرتے ہوئے، دہرادون کے راج پور میں میوزیم آرٹ کیفے کے احاطے میں اتوار کو ایک مفت صحت کیمپ اور رضا کارانہ خون کے عطیہ کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ کیمپ کا مقصد عوام کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم کرنا اور خون کے عطیات کے بارے میں شعور اجاگر کرنا تھا۔ تقریب کے دوران پارٹی کارکنوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کی من کی بات کے 130 ویں ایڈیشن کو سنا۔ کیمپ میں تجربہ کار ڈاکٹروں کی ٹیم نے جنرل ہیلتھ چیک اپ، بلڈ پریشر، ذیابیطس، آنکھوں کے ٹیسٹ، مشاورت اور مفت ادویات کی تقسیم فراہم کی۔ کیمپ سے تقریباً 120 مقامی شہریوں، خواتین اور بزرگوں نے استفادہ کیا۔ طبی معائنے کے بعد نوجوانوں اور سماجی کارکنوں نے رضا کارانہ خون کے عطیہ کیمپ میں جوش و خروش سے حصہ لیا اور 21 یونٹ خون کا عطیہ دیا۔ خون کے عطیہ دہندگان کا یہ تعاون بہت سے ضرورت مند مریضوں کو زندگی بخشے گا۔

تقریب کے مہمان خصوصی بی جے پی کے سینئر لیڈر اور سرکاری عہدیدار جیوتی پرساد گیرولا نے کہا کہ خون کا عطیہ ایک عظیم عطیہ ہے اور معاشرے کے ہر صحت مند فرد کو وقتاً فوقتاً خون کا عطیہ دے کر انسانیت کی خدمت میں اپنا حصہ ڈالنا چاہیے۔ اس طرح کے کیمپ معاشرے میں صحت سے متعلق آگاہی بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ پارٹی کارکنان کابینی وزیر گنیش جوشی کی یوم پیدائش کو "سیوا ہفتہ" کے طور پر منا رہے ہیں جو کہ انتہائی قابل ستائش ہے۔ مہمان خصوصی گیرولا نے ڈاکٹروں کے ساتھ معمول کا چیک اپ بھی کروایا اور خود بھی خون کا عطیہ دیا، دوسروں کو بھی ایسا کرنے کی ترغیب دی۔ تقریب کے کوآرڈینیٹر، بی جے پی منڈل کے صدر راجیو گرونگ نے تمام ڈاکٹروں، رضا کاروں، شرکاء اور پارٹی کارکنوں کا شکریہ ادا کیا اور مستقبل میں بھی اس طرح کے عوامی خدمت کے پروگراموں کا انعقاد جاری رکھنے کا عہد کیا۔ انہوں نے جیا سدھارتھ اسپتال، وویکانند نیترالیہ اور شری مہنت اندریش اسپتال کے ڈاکٹروں اور طبی ٹیموں کا بھی شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے بتایا کہ کیمپ میں 200 سے زائد مریضوں کی صحت کا معائنہ کیا گیا جس میں 120 سے زائد افراد کا طبی معائنہ کیا گیا، 93 افراد کی آنکھوں کا معائنہ کیا گیا، 51 افراد کو عینکیں تقسیم کی گئیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس دوران 21 یونٹ خون کا عطیہ دیا گیا۔ اس موقع پر منڈل صدر راجیو گرونگ، بی جے پی لیڈر پونم نوتیال، کونسلر مہیما پنڈیر، بی جے پی لیڈر سریندر رانا، بی جے پی لیڈر منجیت راوت، سابق سربراہ سمیر پنڈیر، جنرل سکریٹری منوج چھتری وغیرہ موجود تھے۔

بیٹیاں آگے بڑھ رہی ہیں، نوجوان ملک کو سمت دے رہے ہیں

77ویں یومِ جمہوریہ کے موقع پر صدر دروپدی مرمو کا ملک کے نام خطاب، ملک کے عوام کو مبارکباد پیش کی، گزشتہ برس کی کامیابیوں، جمہوری اقدار، آئینی نظریات، خواتین اور نوجوانوں کے کردار، اقتصادی ترقی اور عالمی سطح پر بھارت کی مضبوط ہوتی حیثیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی

نئی دہلی: (ایجنسی) بھارت کے 77ویں یوم جمہوریہ سے قبل کی شام پر اتوار کو صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے ملک سے خطاب کیا اور ملک کے عوام کو یوم جمہوریہ کی مبارکباد پیش کی۔ اپنے طویل خطاب میں انہوں نے گزشتہ برس کی کامیابیوں، جمہوری اقدار، آئینی نظریات، خواتین اور نوجوانوں کے کردار، اقتصادی ترقی اور عالمی سطح پر بھارت کی مضبوط ہوتی حیثیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ صدر مرمو نے کہا کہ آج بھارت ترقی، خود انحصاری اور شمولیت کے راستے پر مضبوطی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ صدرِ جمہوریہ نے اپنے خطاب کے آغاز میں آزادی کی جدوجہد کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ 15 اگست 1947 نے بھارت کی تقدیر بدل دی، جب ملک نے غلامی کی زنجیروں کو توڑ کر آزادی حاصل کی۔ انہوں نے کہا کہ اس کے بعد 26 جنوری 1950 کو آئین کے نفاذ کے ساتھ بھارت نے ایک جمہوری جمہوریہ کے طور پر خود کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ صدر مرمو کے مطابق بھارت کا آئین دنیا کے سب سے بڑے جمہوری نظام کی بنیاد ہے، جس میں انصاف، آزادی، مساوات اور اخوت جیسے اقدار کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ صدر نے کہا کہ آئین سازوں نے ملک کی وحدت اور قومی یکجہتی کو مضبوط بنانے کے لیے آئینی ڈھانچہ تیار کیا، جس نے آج تک بھارت کو متحد رکھا ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ یہ گیت آزادی کی جدوجہد کے دوران قومی اتحاد کی علامت بن کر ابھرا۔ انہوں نے بتایا کہ قوم پرست شاعر سبرامنیم بھارتی نے اپنی تمل تخلیق کے ذریعے وندے ماترم یعنیوم کو عوام میں مقبول بنایا، جس کا بعد میں مختلف بھارتی زبانوں اور انگریزی میں ترجمہ ہوا۔ صدر نے بنکم چندر چٹوپادھیائے کی تخلیق کو بھارت کی گیتا نما قومی پرارتھنا قرار دیا۔

صدر مرمو نے نیتاجی سبھاش چندر بوس کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کا نعرہ 'جے ہند' آج بھی قومی وقار اور حب الوطنی کی علامت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیتاجی کی یوم پیدائش کو پرکرم دیوس کے طور پر منانا نوجوانوں میں حب الوطنی کے جذبے کو مضبوط کرتا ہے۔ صدر نے ملک کی بیٹیوں کی کامیابیوں پر خصوصی زور دیتے ہوئے کہا کہ خواتین آج ہر شعبے میں نئی مثالیں قائم کر رہی ہیں۔۔۔ کہا کہ جمہوریت صرف حقوق کا مجموعہ نہیں بلکہ فرائض اور مشترکہ ذمہ داریوں کا بھی تقاضا کرتی ہے اور ہر شہری کو ملک کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ اپنے خطاب میں صدر دروپدی مرمو نے وندے ماترم کی تاریخی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے

(باقی صفحہ ۲ پر)

پدم ایوارڈز 2026 کا اعلان

ملک کے 5 پدم وبھوشن سمیت 131 شخصیات اعزاز سے سرفراز

نئی دہلی: (ایجنسی) 2026 کے پدم ایوارڈز کے لیے منتخب افراد کی فہرست اتوار کے روز جاری کی گئی۔ اس سال ملک کی 131 ممتاز شخصیات کو ان اعزازات سے نوازا جائے گا۔ سال 2026 کے لیے 5 پدم وبھوشن، 13 پدم بھوشن اور 113 پدم شری ایوارڈز دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ ان 131 شخصیات میں سے 45 انجان ہیروز کو مختلف شعبوں میں ان کی نمایاں خدمات کے لیے منتخب کیا گیا ہے، جن میں سماجی کام، ادب اور تعلیم، ہیلتھ سیکٹر، عوامی خدمات اور کمیونٹی ویلفیئر شامل ہیں۔

انعام یافتگان میں ایسے افراد شامل ہیں جنہوں نے دہائیوں تک زمینی سطح پر خاموشی سے کام کیا، جن میں کئی پسماندہ کمیونٹیز، دلت اور پسماندہ طبقات، قدیم قبائل اور دور دراز یا مشکل علاقوں سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہیں۔ اس سال کی فہرست اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ ایسے افراد کو ترجیح دی گئی ہے جنہوں نے اپنی زندگی معذوروں، خواتین، بچوں، دلتوں اور قبائلی کمیونٹیز کی خدمت کے لیے وقف کی ہیں، اور ساتھ ہی تعلیم، صحت، صفائی، پائیداری اور روزگار کے فروغ میں کام کیا ہے۔ اس سال کے انعام یافتگان میں کرناٹک کے انکے گوڈا کو انجان ہیروز کے زمرے میں پدم شری 2026 سے نوازا جائے گا۔

دیگر انعام یافتگان میں آرمیدا فرنانڈیز، بھگوان داس رائکوار، بھکلیا لاڈکیا دھندا، برجیج لال بھٹ، بدھری تاتی، چرن ہیمبرام، چرن جی لال یادو، دھرمک لال چنی لال پانڈیا، غفورالدین میواتی جوگی، اندرجیت سنگھ سدھو، کولاکائل دیوکی ماجی، کمار اسامی تھنگراج، مہندرا کمار مشرا، میر حاجی بھائی کاسمبھائی، موہن نگر، نیلش وینو دچندرا منڈلی والا، نورالدین احمد، پدما گورمیٹ، پوکھلا لیک تھی پی، راگھوویر توکارام کھیڈکر، راجستا پتی کالیپا گونڈر، رام ریڈی مامیدی، رام چندر گوڈبولے، سونیتا گوڈبولے، سانگیوسانگ ایس پونگیرن، شفیع شوق، شری رنگ دیوا با لاڈ، سیمانچل پاترو، ناگا رام بھیل، تیچی گوبن اور یومنم جاترا سنگھ شامل ہیں۔

پدم اعزازات ملک کے سب سے اعلیٰ شہری اعزازات میں شمار ہوتے ہیں اور یہ تین زمروں میں دیے جاتے ہیں، پدم وبھوشن، پدم بھوشن اور پدم شری۔ پدم وبھوشن غیر معمولی اور نمایاں خدمات کے لیے، پدم بھوشن اعلیٰ درجے کی نمایاں خدمات کے لیے، اور پدم شری کسی بھی شعبے میں نمایاں خدمات کے لیے دیا جاتا ہے۔ یہ اعزازات مختلف شعبوں جیسے فنون، سماجی کام، عوامی امور، سائنس و انجینئرنگ، تجارت وصنعت، طب، ادب و تعلیم، کھیل اور سول سروس میں دیے جاتے ہیں۔ پدم اعزازات ہر سال دہلی میں راشٹرپتی بھون میں منعقدہ رسمی تقریب میں بھارت کے صدر کی طرف سے پیش کیے جاتے ہیں۔

ممتاز صحافی ولیم مارک ٹلی 90 برس کی عمر میں انتقال کر گئے، وزیر اعظم مودی نے کیا افسوس کا اظہار

نئی دہلی: بھارت کی سیاسی، سماجی اور تہذیبی تاریخ کو اپنی بے مثال صحافت کے ذریعہ دنیا کے سامنے پیش کرنے والے ممتاز برطانوی نژاد صحافی اور مصنف ولیم مارک ٹولی اتوار 25 جنوری 2026 کو نئی دہلی کے ایک نجی اسپتال میں انتقال کر گئے۔ وہ 90 برس کے تھے۔ ان کے قریبی دوست اور سینئر صحافی ستیش جیکب نے ان کے انتقال کی تصدیق کی۔ ان کے انتقال پر وزیر اعظم نریندر مودی نے گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ صحافت کی دنیا کی ایک عظیم شخصیت سر مارک ٹلی کے انتقال کی خبر افسوسناک ہے۔ بھارت اور یہاں کے عوام کے ساتھ ان کا گہرا تعلق ان کے کام میں صاف جھلکتا تھا۔ ان کی رپورٹنگ اور سوچ نے عوامی مکالمے پر ایک گہرا نقش چھوڑا۔۔۔

(باقی صفحہ ۲ پر)

سپریم کورٹ کی ہدایت کے بعد الیکشن کمیشن نے 'منطقی تضادات' کیساتھ بنگال کی ووٹر لسٹ شائع کی

عدالت کی ہدایت کے مطابق ضلع انتخابی افسران اب فہرست کو ڈاؤن لوڈ کر کے اسے پنچایت بھونوں اور بلاک دفاتر پر ڈسپلے کریں گے

کولکاتا: (ایجنسی) سپریم کورٹ کے حکم کے بعد الیکشن کمیشن نے سنیچر کی شام کو اپنی ویب سائٹ پر مغربی بنگال میں 'منطقی تضادات' کے ساتھ ایس آئی آر کی فہرست میں لوگوں کے نام شائع کیے۔ حکام نے اس بات کی جانکاری دی۔ سپریم کورٹ نے 19 جنوری کو پولنگ پینل کو ہدایت دی تھی کہ وہ "منطقی تضادات" کی فہرست میں شامل لوگوں کے نام سنیچر تک گرام پنچایت بھونوں، تعلقہ کے بلاک آفسوں اور وارڈوں کے دفاتر میں چسپاں کرے۔ تاہم، پی ٹی آئی نے ایک باخبر ذریعہ کے حوالے سے بتایا کہ کمیشن کو عدالت کی ہدایت پر عمل کرنے پر غیر یقینی صورت حال کا سامنا کرنا پڑا، کیونکہ بوتھ لیول آفیسرز (BLOs) کو جمعہ کی رات دیر گئے تک مطلوبہ سافٹ ویئر نہیں ملا تھا۔ عدالت کی ہدایت کے مطابق ضلع انتخابی افسران اب فہرست کو ڈاؤن لوڈ کریں گے اور اسے پنچایت بھونوں اور بلاک دفاتر پر ڈسپلے کریں گے۔ چیف جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس دیپانکر دتا اور جوائے مالیا باغچی پر مشتمل سپریم کورٹ کی تین ججوں کی بنچ نے نوٹ کیا تھا کہ ریاست میں 1.25 کروڑ ووٹرز "منطقی تضادات" کی فہرست میں شامل ہیں۔ سنہ 2002 کی ووٹر لسٹ میں موجود ماں باپ اور اولادوں کے ناموں اور عمروں میں منطقی تضادات جیسے کہ بچوں والدین کے درمیان عمر کا فرق 15 سال سے کم یا 50 سال سے زیادہ ہونے کی مثالیں شامل ہیں۔ پی ٹی آئی نے ایک عہدیدار کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ "غیر میپ شدہ ووٹروں اور جن میں منطقی تضادات' ہیں، ان کی فہرستیں ہماری ویب سائٹ پر موجود ہیں۔"۔۔۔

(باقی صفحہ ۲ پر)

عرب پارلیمنٹ کا 17 اکتوبر کو غزہ میں نسل کشی کے شہدا کی یاد کے دن کے طور پر منانے کا مطالبہ

جدہ: عرب پارلیمنٹ نے قابض اسرائیل کی جانب سے فلسطینی عوام کے خلاف کی گئی اجتماعی نسل کشی کو قانونی طور پر "جرم نسل کشی" تسلیم کرنے کی بھرپور حمایت کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ ہر سال 17 اکتوبر کو غزہ میں نسل کشی کے شہدا کی یاد کے عالمی دن کے طور پر منایا جائے اور اس ہولناک جرم کے ذمہ داران کا قومی، علاقائی اور عالمی سطح پر ہر ممکن قانونی ذریعے سے تعاقب کیا جائے۔ عرب پارلیمنٹ نے اپنے جاری کردہ فیصلے میں جو عرب لیگ کے قاہرہ میں واقع مرکزی دفتر میں منعقد ہونے والے چوتھے قانون ساز دور کے دوسرے اجلاس کے دوسرے سیشن میں ہفتے کے روز منظور کیا گیا۔

کلیان ڈومبولی میں یو بی ٹی کے 4 کونسلر لاپتہ

کونسلرس کے شندے دھڑے میں شمولیت کی قیاس آرائی پر شہر کی سیاست گرم، ادھو شیوسینا کی جانب سے مقدمہ درج

ممبئی: جب 16 جنوری کو مہاراشٹر کے 29 میونسپل کارپوریشنوں کے انتخابی نتائج کا اعلان کیا گیا، کلیان-ڈومبیولی میونسپل کارپوریشن (کے ڈی ایم سی) کے نتائج نے سب کی توجہ مبذول کر لی۔ انتخابات کے بعد کے معمول کے عمل سے ہٹ کر، یہاں کے واقعات نے برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن کے بہت سے چرچے ہوئے انتخابات سے بھی زیادہ اسرار اور تجسس پیدا کیا ہے۔ مہاراشٹر کی سیاست میں اب ایک الگ طوفان برپا ہے۔ ادھو ٹھاکرے کی شیوسینا (یو بی ٹی) کے چار کونسلر کلیان-ڈومبیولی میونسپل کارپوریشن سے پراسرار طور پر غائب ہو گئے ہیں۔ اس واقعہ نے بلدیاتی انتخابات میں انحراف، اور ادھو ٹھاکرے کی حکمت عملی کے ناکام ہونے کا خدشہ پیدا کر دیا ہے۔ مہاراشٹر میں میونسپل انتخابات کے نتائج کا اعلان ہونے کے بعد ایکناتھ شندے کے دھڑے نے اپنے کونسلروں کو ہوٹلوں میں بھیجا تا کہ انہیں فریق بدلنے سے روکا جا سکے، یہ اقدام جس کی بڑے پیمانے پر تنقید کی گئی۔ اب، کلیان میں صورت حال بدلتی نظر آ رہی ہے، اور سیاسی بحثیں ایک بار پھر گرم ہو رہی ہیں۔ 122 رکنی کے ڈی ایم سی کا مینڈیٹ ٹوٹا ہوا دیکھا گیا، جس میں کوئی بھی پارٹی 61 کے اکثریتی نمبر تک نہیں پہنچ سکی۔ کلیان کے ایم پی شری کانت شندے کی قیادت میں شیوسینا کا دھڑا 53 کونسلروں کے ساتھ سب سے بڑا دھڑا بن کر ابھرا ہے، جب کہ اس کی اتحادی بھارتیہ جنتا پارٹی 50 سیٹوں کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہی۔ حکمراں اتحاد اور اپوزیشن کے درمیان براہ راست مقابلہ کے بجائے، اصل تنازع خود اتحاد کے اندر ہی شروع ہوا، جس نے شیوسینا اور بی جے پی کو طاقت کے کشیدہ مساوات کے مخالف سمتوں پر کھڑا کر دیا۔ پہلی بڑی تبدیلی اس وقت آئی جب مہاراشٹر نونرمان سینا کے رہنما راجو پاٹل نے پانچ کونسلروں کو عطیہ کر کے شندے کی قیادت والی شیوسینا کو اپنی حمایت کا وعدہ کیا۔

لوکل ٹرین میں معمولی تکرار پر 33 سالہ لیکچرار کا قتل

ملاڈ اسٹیشن پر اترنے کے دوران بحث کے بعد چاقو سے وار کر کے مفرور ملزم سی سی ٹی وی فوٹیج کی مدد سے گرفتار، اسپتال پہنچنے سے قبل نرسی مونجی کالج کے لیکچرار کی موت، ملزم کے نشے میں ہونے کا شبہ

ممبئی: چرچ گیٹ سے بوریولی جانے والی ست لوکل ٹرین میں ملاڈ اسٹیشن پر لیکچرار آلوک کمار (33) کو جھگڑے کے بعد قتل کر دیا گیا۔ وہ نرسی مونجی کالج میں لیکچرار تھے۔ آلوک کا چلتی ٹرین میں ایک نامعلوم شخص سے جھگڑا ہوا۔ وہ ملاڈ میں اترنے ہی والے تھے کہ ملزمین نے آلوک پر تیز دھار ہتھیار سے حملہ کر دیا۔ پولس نے آلوک کو کاندیولی کے شتابدی اسپتال پہنچایا، جہاں وہ پہلے ہی دم توڑ چکے تھے۔ پولیس کو ملزم کی سی سی ٹی وی فوٹیج تک رسائی حاصل ہے۔ حملہ آور کی عمر 25 سال کے لگ بھگ معلوم ہوتی ہے۔ جیسے ہی آلوک اترنے ہی والا تھا کہ ملزم نے گیٹ پر اس پر چاقو سے وار کیا، پھر چھلانگ لگا کر فرار ہو گیا۔

ایک اہلکار نے بتایا کہ آلوک سنگھ نرسی منشی کالج آف کامرس اینڈ اکنامکس میں ریاضی اور شماریات کے استاد تھے۔ وہ سنیچر کی دیر شام ویلے پارلے سے بوریولی کے لیے لوکل ٹرین میں سوار ہوئے۔ جب ٹرین شام 6:30 بجے کے قریب ملاڈ پہنچی تو اس نے اترنا چاہا لیکن ملزم کا اپنے ساتھی مسافر سے جھگڑا ہو گیا۔ جیسے ہی ٹرین ملاڈ اسٹیشن پہنچی، اس شخص نے آلوک سنگھ پر تیز دھار ہتھیار سے حملہ کر دیا۔ آلوک سنگھ پر حملہ کرنے کے بعد، وہ شخص تیزی سے بھاگ گیا جبکہ آلوک وہیں بری طرح زخمی اور خون میں لت پت ہو کر گر گیا۔ اہلکار نے بتایا کہ دیگر مسافروں نے اسٹیشن پولیس کو اطلاع دی۔ ریلوے پولیس اسے کاندیولی کے باباصاحب امبیڈکر اسپتال لے گئی، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔

پولیس نے اس کے اہل خانہ اور کالج کے سینئر حکام کو مطلع کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابتدائی معلومات کی بنیاد پر بوریولی جی آر پی نے ایک نامعلوم شخص کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کیا اور بوریولی جی آر پی نے تحقیقات شروع کر دی۔ تلاش کے لیے تین خصوصی ٹیمیں تشکیل دی گئی اور کئی دیگر ٹیمیں بھی شامل کی گئیں۔ جائے وقوعہ سے نمونے حاصل کیے گئے۔ ابتدائی طور پر یہ جھگڑے کا معاملہ معلوم ہوتا ہے۔ ویسٹرن جی آر پی کی ڈی سی پی سنیتا سالونکھے جائے وقوعہ پر پہنچیں اور بتایا کہ تحقیقات کے بعد پولیس نے سی سی ٹی وی فوٹیج کی مدد سے ملزم اومکار شندے، ساکن پٹھان واڑی، ملاڈ ایسٹ کو گرفتار کر لیا ہے۔

عینی شاہدین نے پولیس کو بتایا کہ ملاڈ اسٹیشن پر بھیڑ بھری ٹرین سے اترنے پر لیکچرار اور نامعلوم ملزم کے درمیان جھگڑا ہوا۔ ایک عینی شاہد نے دعویٰ کیا کہ حملہ کے وقت ملزم نشے میں تھا اور اس نے آلوک سنگھ پر تیز دھار چاقو سے حملہ کیا۔

گوونڈی میں ہندو-مسلم اتحاد کی مثال

اے آئی ایم آئی ایم کارپوریٹر شبانہ شیخ نے 'ہلدی کمکم' میں لیا حصہ

ممبئی: ملک میں بڑھتے ہوئے فرقہ وارانہ کشیدگی کے درمیان، گوونڈی میں ہندو مسلم بھائی چارے کی ایک شاندار مثال سامنے آئی۔ ہندو خواتین نے مہاڈا ایکویرا سوسائٹی میں ایک خصوصی 'ہلدی-کمکم' تہوار کا اہتمام کیا۔ مقامی نو منتخب اے آئی ایم آئی ایم کارپوریٹر شبانہ عاطف شیخ کو مہمان خصوصی کے طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ شبانہ کے وہاں پہنچنے پر خواتین نے اس کا پرجوش اور گرمجوشی سے استقبال کیا، روایتی انداز میں اس کی عزت افزائی کی اور اپنا پیار بانٹا۔ یہ تقریب محض ایک جشن سے زیادہ نہیں بلکہ باہمی احترام، ہم آہنگی اور سماجی یکجہتی کی زندہ علامت بن گئی۔

یوم جمہوریہ کے پیش نظر کلیان میں سیکورٹی کے سخت انتظامات

کلیان: (کلیم شیخ) یوم جمہوریہ کی تقریبات کے پیش نظر کلیان اسٹیشن پر سیکورٹی سخت کر دی گئی ہے۔ ہفتہ کو، ریلوے پروٹیکشن فورس نے کلیان اسٹیشن پر مکمل تلاشی لی، لوکل اور میل ٹرینوں کے ساتھ ساتھ پارکنگ لاٹوں اور حساس علاقوں کی تلاشی لی۔ آتش گیر اور مشکوک اشیاء کو اسٹیشن یا اس کے اطراف میں لانے سے روکنے کے لیے ایک خصوصی ٹیم کو تعینات کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ حال ہی میں امبالا اسٹیشن کے قریب ریلوے لائن پر آئی ای ڈی دھماکہ ہوا تھا جس سے ریلوے انتظامیہ کو چوکنا کر دیا گیا ہے۔ مزید برآں، مسافروں کے لیے محفوظ سفر کو یقینی بنانے کے لیے یوم جمہوریہ کی تقریبات کے لیے اسٹیشن پر چوکسی بڑھا دی گئی ہے۔ سیکورٹی انتظامات کے بارے میں، کلیان آر پی ایف اسٹیشن انچارج پی آر مینا نے بتایا کہ یہ قدم سیکورٹی وجوہات کی بناء پر اٹھایا گیا ہے، تا کہ یوم جمہوریہ پر کسی بھی طرح کی ناپسندیدہ سرگرمی کو روکا جا سکے اور مسافروں کی حفاظت کو یقینی بنایا جا سکے۔

ایم آئی ایم تمام مذاہب، ذاتوں اور طبقات کو ساتھ لے کر چلنے پر یقین رکھتی ہے

ممبرا میں نو منتخب کارپوریٹروں سے ملاقات کے دوران سابق رکنِ پارلیمان امتیاز جلیل نے کہا کہ ہمارا مقصد رنگوں کی سیاست نہیں بلکہ شہری ترقی، شجرکاری اور ماحولیات کا تحفظ ہے

انوار الحق خان

ممبرا سے آل انڈیا مجلسِ اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کی نو منتخب کارپوریٹر سحر شیخ کے بیان کے بعد پیدا ہونے والے سیاسی تنازع پر اے آئی ایم آئی ایم مہاراشٹر کے صدر اور سابق رکنِ پارلیمان امتیاز جلیل ممبرا پہنچے، جہاں انہوں نے نو منتخب کارپوریٹروں اور پارٹی کارکنان سے ملاقات کی اور انتخابی کامیابی پر انہیں مبارکباد دی۔ بعد ازاں انہوں نے کہا کہ آنے والے دنوں میں صرف ممبرا ہی نہیں بلکہ پورے مہاراشٹر میں اے آئی ایم آئی ایم اپنی سیاسی موجودگی کو مزید مضبوط کرے گی اور پارٹی کا 'سبز رنگ' ریاست بھر میں پھیلے گا۔ واضح رہے کہ سحر شیخ نے اے آئی ایم آئی ایم کے ٹکٹ پر میونسپل انتخابات میں کامیابی حاصل کی تھی۔ انتخابی نتائج کے بعد منعقدہ ایک عوامی جلسے میں ان کی تقریر کا ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہوا، جس میں ان کے مخصوص اندازِ بیان اور 'کیسا ہرایا' جیسے جملوں کو لے کر خاصی بحث ہوئی۔ اسی تقریر میں انہوں نے ممبرا کو 'سبز' کرنے کا ذکر کیا تھا، جس کے بعد سیاسی تنازع کھڑا ہو گیا۔ اس بیان کے بعد بی جے پی اور شیوسینا کے لیڈروں کی جانب سے سخت ردعمل سامنے آیا، جبکہ بی جے پی کے سینئر لیڈر کریٹ سومیا نے ممبرا پولیس اسٹیشن کا دورہ کر کے کارروائی کا مطالبہ کیا۔ پولیس کی جانب سے سحر شیخ کو مبینہ اشتعال انگیز بیان کے معاملے میں نوٹس بھی جاری کیا گیا۔ بعد ازاں سحر شیخ نے وضاحت دیتے ہوئے کہا کہ ان کے بیان کا مقصد کسی بھی مذہب یا طبقے کے جذبات کو مجروح کرنا نہیں تھا۔ اس پورے معاملے پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے امتیاز جلیل نے کہا کہ کسی بھی رنگ کو کسی مخصوص مذہب یا فرقے سے جوڑنا آئینی اور جمہوری اصولوں کے منافی ہے۔ انہوں نے پریس کانفرنس کے دوران وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس سے منسوب ایک بینر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ جب دیگر سیاسی جماعتوں کے لیڈر کھلے عام 'بھگوا رنگ' جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں تو پھر اے آئی ایم آئی ایم کے 'سبز رنگ' کے ذکر پر اعتراض کیوں کیا جا رہا ہے۔ امتیاز جلیل نے واضح کیا کہ پارٹی کا مقصد رنگوں کی سیاست نہیں بلکہ شہری ترقی، ماحولیات کے تحفظ، شجرکاری، صفائی، سڑکوں، نکاسی آب اور دیگر بنیادی مسائل کا حل ہے۔ انہوں نے کہا کہ اے آئی ایم آئی ایم تمام مذاہب، ذاتوں اور طبقات کو ساتھ لے کر چلنے پر یقین رکھتی ہے اور ممبرا سمیت پورے مہاراشٹر میں عوامی مسائل کے حل کے لیے کام کرتی رہے گی۔ امتیاز جلیل کے اس بیان کے بعد سحر شیخ کے بیان سے جڑا تنازع ایک بار پھر موضوعِ بحث بن گیا ہے، اور سیاسی حلقوں میں یہ قیاس آرائیاں تیز ہو گئی ہیں کہ آنے والے دنوں میں اس معاملے پر مزید سیاسی ردعمل سامنے آ سکتا ہے۔

DGIPR/2025-26/C 5325

امریکہ کا اٹلی سے غزہ میں بین الاقوامی استحکام فورس میں شمولیت پر زور

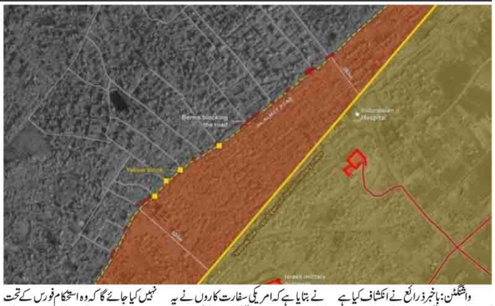

واشنگٹن: باخبر ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ امریکہ نے اٹلی سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ غزہ میں مجوزہ بین الاقوامی استحکامی فورس میں بانی رکن کے طور پر شامل ہو۔ یہ پیش رفت امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ کی زیر قیادت ان کوششوں کا حصہ ہے جن کا مقصد غزہ میں سیز فائر کے بعد کے مرحلے سے منسلک بین الاقوامی منصوبے کی ساکھ کو مضبوط بنانا ہے۔

ذرائع کے مطابق بلومبرگ نیٹ ورک نے بتایا ہے کہ امریکی سفارت کاروں نے یہ تجویز حالیہ دنوں میں اٹلی کی وزیر اعظم جارجیا میلونی کے دفتر اور روم میں وزارت خارجہ کے ساتھ ہونے والی نجی ملاقاتوں کے دوران پیش کی۔ رپورٹ کے مطابق اب شمولیت سے متعلق حتمی فیصلہ خود میلونی کے ہاتھ میں ہے جنہوں نے تاحال اس معاملے پر کوئی واضح مؤقف اختیار نہیں کیا۔

امریکی تجویز کے تحت اٹلی سے یہ مطالبہ نہیں کیا جائے گا کہ وہ استحکام فورس کے تحت غزہ میں فوجی دستے تعینات کرے۔ اس کے برعکس اٹلی کا کردار سیاسی اور سفارتی نوعیت تک محدود ہوگا جس کی بنیاد غزہ میں مستقبل کی پولیس فورس کی تربیت سے متعلق سابقہ وعدے اور عرب فریقین قابض اسرائیل اور فلسطینی قیادت کے ساتھ رابطوں میں اس کے سیاسی اثر و رسوخ کے استعمال پر رکھی گئی ہے۔

اٹلی کی وزیر اعظم کے دفتر نے اس حوالے سے زیر گردش اطلاعات پر تبصرہ کرنے سے انکار کیا جبکہ اطالوی وزارت خارجہ نے بھی ردعمل کی درخواستوں کا جواب نہیں دیا۔ ادھر وائٹ ہاؤس کی ترجمان ٹیلر راجرز نے اس بات کی تصدیق سے گریز کیا کہ آیا واشنگٹن نے روم کو باضابطہ دعوت دی ہے یا نہیں۔ انہوں نے صرف اتنا کہا کہ بین الاقوامی استحکام فورس سے متعلق اعلانات جلد سامنے آئیں گے۔

اسی تناظر میں ایک امریکی عہدیدار نے بتایا کہ متعدد ممالک نے غزہ میں ٹرمپ انتظامیہ کی زیر قیادت امن کوششوں میں دلچسپی ظاہر کی ہے اور امریکہ آئندہ مرحلے کے انتظامات پر بین الاقوامی شراکت داروں کے ساتھ مسلسل بات چیت کر رہا ہے۔

غزہ میں سیز فائر معاہدے کے دوسرے مرحلے کے تحت قابض اسرائیلی فوج کو غزہ پٹی کے متعدد علاقوں سے انخلا کرنا ہوگا جبکہ اس کے ساتھ ساتھ ایک بین الاقوامی استحکامی فورس کی تعیناتی اور نئی طرز کی حکومتی اتھارٹی کی تشکیل بھی شامل ہے۔

معاہدے کے مطابق ایک ادارہ جسے امن کونسل کا نام دیا گیا ہے اور جس کی سربراہی امریکی صدر کریں گے اقوام متحدہ کے مینڈیٹ کے تحت دو برس کے لیے غزہ کی تعمیر نو کی نگرانی کرے گا جس میں توسیع کی گنجائش بھی رکھی گئی ہے۔ تاہم بلومبرگ کی رپورٹ میں نشاندہی کی گئی ہے کہ واشنگٹن کو استحکام فورس کے لیے فوجی دستے فراہم کرنے پر آمادہ ممالک کو قائل کرنے میں مشکلات کا سامنا ہے۔ رپورٹ کے مطابق امریکہ کے اتحادی ممالک میں شامل اٹلی نے بھی جمعرات کے روز ٹرمپ کی سربراہی میں مجلس امن میں شمولیت کے چارٹر پر دستخط کرنے سے گریز کیا۔

ذرائع کے مطابق اطالوی فریق کو استحکام فورس میں شمولیت کی نوعیت اور اس کے عملی طریقہ کار پر تحفظات لاحق ہیں، اگرچہ روم میں غزہ کے لیے جامع امن کوششوں میں حصہ لینے کی سیاسی خواہش موجود ہے۔

جارجیا میلونی نے ریڈیو انٹرویو میں کہا کہ ان کا ملک حتمی فیصلہ کرنے سے قبل مزید غور کرے گا۔ ان کے بقول مجوزہ اقدام کے بعض بنیادی نکات اطالوی آئین سے ہم آہنگ نہیں دکھائی دیتے۔

انہوں نے کہا کہ یہ صورت حال ہمیں فوری طور پر دستخط کی اجازت نہیں دیتی بلکہ ہمیں اضافی وقت درکار ہے۔ ابھی مزید کام باقی ہے تاہم میرا مؤقف اب بھی کھلا ہوا ہے۔ دوسری جانب جرمن چانسلر فریڈرک مرز نے روم میں میلونی کے ہمراہ مشترکہ پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ امن کونسل کا موجودہ خاکہ آئینی وجوہات کی بنا پر جرمنی کے لیے قابل قبول نہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ پیش کردہ منصوبہ غزہ اور مغربی کنارے کے مستقبل کے حوالے سے واضح حل پیش کرنے میں ناکام ہے۔

سابقہ میڈیا رپورٹس کے مطابق مجوزہ بین الاقوامی استحکام فورس اقوام متحدہ کی روایتی امن فورس نہیں ہوگی بلکہ ایک عارضی انتظامی قوت ہوگی۔ عبوری مرحلے کے دوران توقع کی جا رہی ہے کہ قابض اسرائیلی فوج بتدریج غزہ میں اپنی فوجی کارروائیاں ختم کرے گی اور مزید علاقوں سے انخلا کرے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ فلسطینی اتھارٹی کے اندر اصلاحات کی جائیں گی تاکہ آئندہ مرحلے میں اسے غزہ کے انتظامی امور سنبھالنے کے قابل بنایا جاسکے۔

مغربی کنارے میں یہودی آبادکاروں کی سفاکیت اور قابض اسرائیلی فوج کے دھاوے، متعدد فلسطینی زخمی

غزہ: مقبوضہ مغربی کنارے کے مختلف شہروں میں قابض اسرائیل کی سرپرستی میں صہیونی آبادکاروں کی سفاکانہ کارروائیوں اور قابض فوج کے چھاپوں کے نتیجے میں متعدد فلسطینی شہری زخمی ہو گئے۔ یہ حملے الخلیل نابلس اور رام اللہ کی گورنریوں میں کیے گئے جن کے دوران شہریوں اور گھروں کو نشانہ بنایا گیا زہریلی گیس کے گولوں کی اندھادھند شیلنگ کی گئی اور اہم سڑکیں بند کر دی گئیں۔ الخلیل گورنری میں جبل جوہر کے مشرق میں واقع خلہ النتش کے علاقے میں صہیونی آبادکاروں نے فلسطینی شہریوں پر اس وقت حملہ کر دیا جب وہ اپنی زرعی زمینوں میں کھیتی باڑی اور مویشیوں کی دیکھ بھال میں مصروف تھے۔ اس حملے کے نتیجے میں کئی شہری زخمی اور شدید چوٹوں کا شکار ہوئے۔ مقامی ذرائع کے مطابق زخمیوں میں شہری صادق ادریس بھی شامل ہیں جن کے سر پر پتھر لگا اور انہیں ہسپتال منتقل کیا گیا جہاں ان کی حالت درمیانی درجے کی بتائی گئی ہے۔ اسی سلسلے میں صہیونی آبادکاروں نے سعیر بلدہ کے شمال مشرق میں واقع وادی سعیر کے علاقے میں فلسطینیوں کے گھروں پر دھاوا بول دیا اور بلدہ کو جانے والی مرکزی سڑک بند کر دی جس کے باعث شہریوں کی نقل و حرکت بری طرح متاثر ہوئی تاہم کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ مسلح صہیونی آبادکاروں نے قابض اسرائیل کے فوجیوں کی مکمل حفاظت میں بیت اولا بلدہ کے شمال مغرب میں واقع وادی الرقاطی اور مراح ابو عصیدہ کے علاقے میں فلسطینی شہریوں پر حملہ کیا۔ یہ علاقہ نسل پرستانہ دیوار اور توسیعی منصوبوں کے قریب واقع ہے۔ بیت اولا کے بلدیاتی سربراہ عطیہ العدم نے بتایا کہ جب شہریوں نے آبادکاروں کے حملے کا مقابلہ کیا تو قابض اسرائیل کی افواج نے ان پر زہریلی گیس کے گولے داغے جس کے نتیجے میں متعدد افراد دم گھٹنے کی حالت کا شکار ہو گئے۔ بلدہ بیت امر میں مقامی ذرائع نے بتایا کہ قابض اسرائیل کی افواج نے ایک گھر پر چھاپہ مارا اور ایک فلسطینی شہری اور اس کے تین بیٹوں کو گرفتار کر کے انہیں بلدہ کے جنوب میں قائم صہیونی کالونی کرمی تسور کے اندر واقع فوجی کیمپ منتقل کر دیا۔ نابلس گورنری میں ہفتہ کی شام قابض اسرائیل کی افواج نے شہر کے مغرب میں واقع تل گاؤں پر دھاوا بولا جس کے دوران زہریلی گیس کی شیلنگ سے متعدد شہری دم گھٹنے کا شکار ہوئے۔ طبی ذرائع کے مطابق امدادی ٹیموں نے سات سے زائد متاثرہ افراد کو طبی امداد فراہم کی۔ اسی طرح نابلس کے جنوب میں اللبن الشرقیہ گاؤں پر قابض افواج کے دھاوے کے دوران بھی متعدد شہری متاثر ہوئے۔ قابض فوج گاؤں کے وسط میں تعینات ہوگئی اور گھروں اور تجارتی دکانوں کی طرف کثرت سے گیس اور صوتی بم پھینکے۔ رام اللہ گورنری میں قابض اسرائیل کی افواج نے شہر کے مغرب میں واقع عین قینیا گاؤں پر چھاپہ مارا اور شہری جمیل یعقوب اور احمد عبداللہ السوقی کے گھروں کی تلاشی لی۔ سکیورٹی ذرائع کے مطابق قابض افواج نے گاؤں کے وسط میں فوجی ناکہ قائم کر کے متعدد گاڑیوں کو روکے رکھا تاہم کسی گرفتاری کی اطلاع نہیں ملی۔ فلسطینی ادارہ برائے دیوار اور آبادکاری مزاحمت کے اعداد و شمار کے مطابق سنہ 2025ء کے دوران مغربی کنارے میں صہیونی آبادکاروں نے چار ہزار سات سو تیئیس حملے کیے جن کے نتیجے میں چودہ فلسطینی شہید ہوئے اور تیرہ بدوی آبادیوں کو زبردستی بے دخل کر دیا گیا جن میں ایک ہزار نوے افراد شامل تھے۔ سرکاری فلسطینی رپورٹوں کے مطابق سنہ 2024ء کے اختتام تک مغربی کنارے میں صہیونی آبادکاروں کی تعداد تقریباً سات لاکھ ستر ہزار تک پہنچ چکی تھی جو ایک سو اسی سے زائد کالونیوں اور دو سو چھپن آبادکاری چوکیوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اقوام متحدہ بارہا اس امر کی تصدیق کر چکی ہے کہ مقبوضہ فلسطینی سرزمین میں صہیونی آبادکاری بین الاقوامی قانون کے تحت غیر قانونی ہے اور دو ریاستی حل کے امکانات کو تباہ کر رہی ہے تاہم دہائیوں سے کی جانے والی اپیلوں کے باوجود قابض اسرائیل نے ان سرگرمیوں کو روکنے سے انکار کر رکھا ہے۔

مقبوضہ بیت المقدس میں اسرائیلی فائرنگ سے فلسطینی مزدور زخمی، آبادکاروں کے ہاتھوں املاک نذر آتش

غزہ: مقبوضہ بیت المقدس کے شمال میں قابض اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے ایک فلسطینی مزدور زخمی ہو گیا جبکہ اتوار کے روز مقبوضہ مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں آبادکاروں نے فلسطینی شہریوں کی املاک پر منظم حملے کیے۔ فلسطینی ہلال احمر نے بتایا کہ اس کے طبی عملے نے مقبوضہ بیت المقدس میں قلندیا فوجی چیک پوسٹ کے قریب ایک مزدور کو گولی لگنے کی حالت میں طبی امداد فراہم کی۔ مزدور کے گھٹنے کے نیچے براہ راست فائر کیا گیا تھا۔ وہ بلدہ الرام میں نسلی دیوار عبور کرنے کے بعد نشانہ بنا اور اسے رام اللہ کے ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔

دوسری جانب ہفتے کی شام یہودی آبادکاروں نے مخماس کے قریب القدس کے شمال میں واقع خلہ السدرہ کے بدوی تجمع پر حملہ کیا۔ القدس گورنری کے مطابق آبادکاروں نے متعدد رہائشی جھونپڑیوں اور مویشیوں کے باڑوں کو تباہ کیا شمسی توانائی کے پینلز اور نگرانی کے کیمرے توڑے اور ان میں سے کئی پر قبضہ بھی کر لیا۔ القدس گورنری نے مزید بتایا کہ یہ حملہ اس وقت کیا گیا جب ہفتہ کی شام کے اوائل میں قابض اسرائیل کی فورسز نے اسی تجمع پر دھاوا بولتے ہوئے غیر ملکی یکجہتی کارکنوں کو جبری طور پر نکال دیا تھا۔ فورسز نے وہاں موجود افراد کو مطلع کیا کہ علاقے کو ایک سال کے لیے فوجی بند علاقہ قرار دیا جا رہا ہے اور اس حوالے سے تحریری حکم بھی تھما دیا گیا جس کے تحت کسی بھی شخص کا وہاں موجود رہنا ممنوع ہے۔ گورنری نے واضح کیا کہ اس نے شراکت دار اداروں کے تعاون سے جن میں دیوار اور آبادکاری کے خلاف مزاحمت کی اتھارٹی بھی شامل ہے گذشتہ دنوں ہونے والے حملے کے بعد تجمع کا میدانی دورہ کیا۔ اس دوران نقصانات اور شہریوں کی بنیادی ضروریات کا جائزہ لیا گیا اور ان کی فراہمی پر کام شروع کیا گیا۔ گورنری کے مطابق متاثرہ رہائش گاہوں کی بحالی کے لیے ضروری سامان آج پہنچنا تھا تاہم علاقے کو فوجی بند قرار دینے کے فیصلے کے باعث اس سامان کی ترسیل ممکن نہیں رہے گی۔ قابل ذکر ہے کہ چند روز قبل بھی اسی سوسائٹی پر آبادکاروں کے حملے میں متعدد شہری اور دو غیر ملکی یکجہتی کارکن زخمی ہوئے تھے جبکہ کئی رہائش گاہوں اور دو گاڑیوں کو آگ لگا دی گئی تھی۔ القدس کے جنوب مشرق میں بھی آبادکاروں نے خان الاحمر کے قریب الخشروہ کے بدوی دیہات میں چرواہوں پر حملہ کیا اور انہیں اپنے مویشی چرانے سے روک دیا۔

القدس گورنری کے مطابق آبادکاروں کے ایک گروہ نے چرواہوں کا پیچھا کیا انہیں اسلحے سے دھمکایا اور انہیں اپنی زمینیں چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ یہ اقدام چراگاہوں اور بدوی تجمع کے گرد و نواح پر قبضہ جمانے کی کوشش کا حصہ ہے۔ الخشروہ کا بدوی تجمع القدس کے اطراف موجود درجنوں دیگر بدوی تجمعات کی طرح مسلسل حملوں کی زد میں ہے۔ یہ سب ایک منظم پالیسی کے تحت کیا جا رہا ہے جس کا مقصد علاقے کو اس کے اصل باشندوں سے خالی کرنا ہے۔ یہ حملے مخماس سے وادی النار تک پھیلی پٹی میں مرکوز ہیں جہاں آبادکاروں نے تقریباً 23 غیر قانونی چوکیاں قائم کر رکھی ہیں۔ ان چوکیوں کو روزانہ کے حملوں کے لیے اڈوں کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ خاص طور پر بدوی آبادی کو نشانہ بنا کر انہیں جبری طور پر اپنی زمینوں سے بے دخل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ رام اللہ کے شمال مغرب میں واقع بلدہ عطارہ میں بھی اتوار کی صبح سویرے آبادکاروں نے اندھیرے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دراندازی کی۔ انہوں نے دو گاڑیوں کو آگ لگا دی اور گھروں اور املاک کی دیواروں پر نسل پرستانہ نعرے تحریر کیے۔ مقامی ذرائع کے مطابق آبادکاروں نے شہری عبدالعزیز احمد عیسیٰ کی ملکیت دو گاڑیوں کو نذر آتش کیا اور موقع سے فرار ہو گئے۔ اس حملے سے بھاری مالی نقصان ہوا اور علاقے کے مکینوں میں شدید خوف و ہراس پھیل گیا۔ اسی تناظر میں قابض اسرائیل کی فورسز نے اتوار کی صبح سویرے عطارہ فوجی چیک پوسٹ بند کر دی جس کے باعث شہریوں کی کام کی جگہوں اور تعلیمی مراکز تک رسائی متاثر ہوئی اور علاقے میں شدید ٹریفک جام پیدا ہو گیا۔

علاقے کے رہائشیوں کا کہنا ہے کہ لوہے کے دروازوں اور فوجی چیک پوسٹوں کی روزانہ اور بار بار بندش خاص طور پر صبح کے اوقات میں ان کی مشکلات کو دوگنا کر دیتی ہے اور نقل و حرکت کے بنیادی حق کو سلب کرتی ہے۔ دیوار اور آبادکاری کے خلاف مزاحمتی کمیشن کی رپورٹ کے مطابق فلسطینی علاقوں میں فوجی چیک پوسٹوں اور لوہے کے دروازوں کی تعداد 916 تک پہنچ چکی ہے۔ ان میں سے 243 دروازے سات اکتوبر سنہ 2023ء کے بعد نصب کیے گئے جو جغرافیائی محاصرے اور بندش کی پالیسی میں تیزی کی واضح علامت ہے۔ یہ تمام واقعات مغربی کنارے میں آبادکاروں کی جانب سے جاری منظم اور مسلسل حملوں کا حصہ ہیں جن میں فائرنگ تشدد املاک کو آگ لگانا چرواہوں اور کسانوں کو نشانہ بنانا اور سڑکوں کی بندش شامل ہے۔

بیلجیم کا قابض اسرائیل جانے والے فوجی طیاروں پر فضائی پابندی کا اعلان

برسلز: بیلجیم کی وزارت خارجہ کی ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ ایک شاہی فرمان جاری کر دیا گیا ہے جس کے تحت وہ تمام طیارے جو فوجی ساز و سامان یا اسلحہ لے کر قابض اسرائیل کی جانب جا رہے ہوں نہ تو بیلجیم میں رک سکیں گے اور نہ ہی بیلجیم کی فضائی حدود عبور کر سکیں گے۔ ترجمان نے واضح کیا کہ یہ اقدام بین الاقوامی قانون کی پاسداری اور فلسطین میں جاری تنازعے کو مزید بھڑکانے میں کسی بھی قسم کے کردار سے بچنے کے لیے اٹھایا گیا ہے۔ ترجمان نے صحافیوں سے گفتگو میں کہا کہ بیلجیم نے اس اسلحے کی برآمد اور ترسیل پر پابندی عائد کر دی ہے جو فلسطینی علاقوں میں فوجی کارروائیوں کے لیے استعمال ہو سکتا ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ ان کا ملک مغربی کنارے اور غزہ میں بگڑتی ہوئی انسانی صورت حال کو مزید سنگین بنانے میں کسی طور شریک نہیں ہونا چاہتا۔ یہ فیصلہ یورپ اور بعض مغربی ممالک میں جاری اس وسیع تر رجحان کا حصہ ہے جس کے تحت غزہ پر سنہ 2023ء سے جاری جنگ کے پس منظر میں قابض اسرائیل کو اسلحہ فروخت کرنے یا برآمد کرنے پر قدغنیں لگائی جا رہی ہیں۔ اس سے قبل جرمنی نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ ایسے کسی بھی فوجی ساز و سامان کی برآمد کی منظوری نہیں دے گا جو غزہ میں جاری تنازع میں استعمال ہو سکتا ہو۔ اس اقدام نے جرمنی کے اندر قانونی ذمہ داریوں اور قابض اسرائیل کے ساتھ روایتی سکیورٹی تعلقات کے درمیان توازن پر ایک وسیع بحث کو جنم دیا۔ اسی طرح سلووینیا نے اگست 2025ء میں قابض اسرائیل کے ساتھ اسلحے کی تجارت پر مکمل پابندی عائد کر دی تھی جبکہ اٹلی نے اکتوبر 2024ء میں قابض اسرائیل کے لیے اسلحہ برآمد کرنے کے تمام نئے لائسنس معطل کر دیے تھے۔ کینیڈا نے مارچ 2024ء میں اسلحہ برآمد کرنے کے نئے اجازت نامے جاری کرنے پر پابندی عائد کی جبکہ نیدرلینڈز نے انسانی بین الاقوامی قانون کی بنیاد پر قابض اسرائیل کو جنگی طیاروں کے پرزے فروخت کرنے کے خلاف عدالتی فیصلے صادر کیے۔ یہ تمام فیصلے بعض مغربی ممالک کے اندر بڑھتے ہوئے قانونی اور سیاسی دباؤ کی عکاسی کرتے ہیں جہاں قومی برآمدی قوانین اور بین الاقوامی انسانی حقوق کے معاہدوں کی روشنی میں قابض اسرائیل کے ساتھ اسلحے کے سودوں پر نظرثانی کا مطالبہ زور پکڑتا جا رہا ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیمیں ان ممالک سے مطالبہ کر رہی ہیں کہ وہ ان کرداروں کا احتساب کریں جو ان کے بقول غزہ میں جاری تباہ کن جنگ کے تسلسل کو سہولت فراہم کر رہے ہیں۔ بیلجیم ان ممالک میں شامل ہے جہاں گذشتہ برسوں کے دوران اسلحے کی ترانزٹ کے خلاف عدالتی اور انتظامی اقدامات دیکھنے میں آئے ہیں۔ سنہ 2025ء میں بیلجیئن عدلیہ نے ایسے احکامات جاری کیے تھے جن کے تحت قابض اسرائیل کی جانب جانے والے فوجی ساز و سامان کو بیلجیم کی بندرگاہوں اور فضائی حدود سے گزرنے سے روک دیا گیا تھا۔

رفح میں امریکی منصوبہ، اماراتی سرمایہ کاری: تعمیر نو یا فلسطینی آبادی کی جبری ازسرِ تشکیل؟

غزہ: غزہ کی پٹی پر اکتوبر سنہ 2023ء سے جاری تباہ کن جنگ کے تسلسل میں ایک اور چونکا دینے والا منظرنامہ سامنے آیا ہے۔ صحافتی دستاویزات نے انکشاف کیا ہے کہ امریکہ اور قابض اسرائیل کی قیادت میں ایک منصوبہ ترتیب دیا جا رہا ہے جسے متحدہ عرب امارات مالی معاونت فراہم کر رہا ہے۔ اس منصوبے کے تحت جنوبی غزہ میں شہر رفح کے قریب پہلی منظم پلان شدہ آبادی قائم کرنے کا دعویٰ کیا جا رہا ہے جسے تعمیر نو کا عنوان دیا گیا ہے۔ منصوبے کے مطابق فلسطینی شہریوں کو بنیادی سہولیات فراہم کی جائیں گی مگر اس کے بدلے سخت سکیورٹی جانچ، بایو میٹرک ڈیٹا کی جمع کرنے اور مشروط نقل و حرکت کو لازم قرار دیا گیا ہے۔ انسانی حقوق کے ماہرین اور کارکنان نے اس اقدام کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ برطانوی اخبار گارڈین کی شائع کردہ رپورٹ کے مطابق امارات رفح کے نواح میں اس نام نہاد منصوبہ بند شہر کی تعمیر کے لیے مالی معاونت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ یہ علاقہ اس وقت قابض اسرائیل کے کنٹرول میں ہے۔ اسے جنگ کے بعد کی تعمیر نو کی وسیع تر کوششوں کا حصہ قرار دیا جا رہا ہے، جہاں فلسطینیوں کو تعلیم، صحت کی سہولتیں اور صاف پانی فراہم کرنے کا وعدہ ہے، مگر داخلے سے قبل سکیورٹی اقدامات اور بایو میٹرک معلومات کی فراہمی شرط ہوگی یہ غزہ کے اندر تعمیر نو کے منصوبوں میں امارات کی پہلی اعلانیہ سرمایہ کاری قرار دی جا رہی ہے۔ یہ منصوبے ایک بڑے فریم ورک کا حصہ ہیں جنہیں بعض حلقے متبادل محفوظ آبادیوں کا نام دیتے ہیں۔ گارڈین کو موصول ہونے والی فائل کے مطابق ان منصوبوں کو قابض اسرائیل کے فوجی منصوبہ سازوں کی منظوری حاصل ہے۔ امریکی سرکاری سطح پر اس منصوبے کو ایک ماڈل قرار دیا جا رہا ہے جسے دیگر علاقوں میں بھی دہرایا جا سکتا ہے، تاہم اس کے ساتھ غزہ کی پٹی کو سبز زون اور سرخ زون میں تقسیم کرنے کی بات کی جا رہی ہے۔ سبز زون قابض اسرائیل اور بین الاقوامی کنٹرول میں ہوگا جبکہ سرخ زون میں وہ موجودہ علاقے شامل ہوں گے جہاں لاکھوں فلسطینی بے گھر افراد پناہ لیے ہوئے ہیں۔ دستاویزات کے مطابق جن افراد کو رفح میں داخلے کی اجازت دی جائے گی انہیں سخت سکیورٹی جانچ سے گزرنا ہوگا۔ مجوزہ تعلیمی نصاب کو حماس سے غیر وابستہ رکھنے کی شرط بھی شامل ہے۔ تاہم یہ واضح نہیں کیا گیا کہ یہ جانچ کون کرے گا اور جمع شدہ ڈیٹا کا نظام کون چلائے گا۔ البتہ منظور شدہ افراد کو ان کے فلسطینی شناختی نمبروں کی بنیاد پر رجسٹر کیا جائے گا۔ منصوبے کے تحت پہلی آبادی جسے رفح نئی کے نام سے موسوم کیا گیا ہے، میں ایک لاکھ مستقل رہائشی یونٹس، دو سو تعلیمی مراکز اور پچھتر طبی سہولتیں قائم کرنے کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ یورپی کونسل برائے خارجہ تعلقات میں مشرق وسطیٰ کے امور کے وزیٹنگ فیلو محمد شحادہ کا کہنا ہے کہ CMCC کے تحت تعمیر نو کے منصوبہ ساز اس مفروضے پر کام کر رہے ہیں کہ اگر وہاں کافی خوراک ڈال دی جائے تو فلسطینی سرخ زون چھوڑ کر نئی تعمیر شدہ آبادیوں میں منتقل ہو جائیں گے۔ ان کے بقول یہ حربے کامیاب نہیں ہوں گے اور یہ خطے کی سیاسی حقیقت کو نظرانداز کرتے ہیں جسے فوجی منصوبہ ساز کوئی اہمیت نہیں دے رہے۔ سرکاری بیانیے کے برعکس یورو میڈیٹرینین آبزرویٹری برائے انسانی حقوق نے خبردار کیا ہے کہ یہ منصوبہ محض تعمیر نو نہیں بلکہ آبادی اور سیاست پر نئے کنٹرول کے قیام کی کوشش ہے۔ اپنے ایک سابقہ بیان میں ادارے نے رفح کی نام نہاد گرین سٹی اسکیم کو ایک امریکی اسرائیلی منصوبہ قرار دیا جو عملی طور پر فلسطینیوں کے لیے جبری گھیراؤ شدہ بستی کے قیام کا سبب بن سکتا ہے۔ ادارے کے مطابق یہ اقدامات فلسطینیوں کو ان کے اصل علاقوں سے بے دخل کرنے اور غزہ کے بڑے حصے کو براہ راست قابض اسرائیلی فوجی کنٹرول میں دینے کا راستہ ہموار کرتے ہیں۔ آبزرویٹری نے واضح کیا کہ اس منصوبے کے تحت نقل و حرکت پر سخت پابندیاں، آبادی کو عارضی شہروں میں منتقل کرنا، دیواروں اور چیک پوسٹوں کا قیام شامل ہے۔ سکیورٹی نظام کو آبادی کی درجہ بندی اور مخصوص طبقات کے اخراج کے آلے کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے جو رہائش، نقل و حرکت، روزگار اور سیاسی و سماجی شرکت کے بنیادی حق کی صریح خلاف ورزی ہے۔

غزہ میں امداد پر کڑی پابندیاں جنگ بندی کو بے معنی بنانے کا مکروہ صہیونی ہتھکنڈہ

غزہ: غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کے معاہدے کے نفاذ کو گذشتہ 105 دن گزر جانے کے باوجود زمینی حقائق اور مستند میدانی اعداد و شمار یہ آشکار کرتے ہیں کہ انسانی امداد کا معاملہ بدستور معاہدے کی ناکامی کی سب سے بڑی علامت بنا ہوا ہے۔ قابض اسرائیل کی جانب سے امدادی ٹرکوں کے داخلے پر عائد سخت پابندیاں اور اعلان کردہ اعداد و شمار زمینی حقیقت کے درمیان واضح تضاد نے انسانی المیے کو مزید سنگین بنا دیا ہے اور آبادی کو محرومی اور فاقہ کشی کے دائرے میں قید رکھا ہوا ہے۔

قابض اسرائیل کی روزانہ کی خلاف ورزیوں سے متعلق رپورٹ کے مطابق جنگ بندی کے آغاز سے اب تک غزہ کی پٹی میں عملی طور پر متفقہ تعداد کے محض 43.7 فیصد امدادی ٹرک داخل ہو سکے ہیں۔ یومیہ اوسط تعداد 262 ٹرکوں سے زیادہ نہیں جبکہ معاہدے میں 600 ٹرک روزانہ داخل کرنے کی صراحت کی گئی تھی۔

اہم شعبہ ہائے زندگی مفلوج

یہ بڑا خلا صرف غذائی اور طبی امداد تک محدود نہیں بلکہ ایندھن تک پھیلا ہوا ہے۔ داخل کیے گئے ایندھن کی مقدار متفقہ حجم کے صرف 13.9 فیصد تک محدود رہی جس کے نتیجے میں اہم ترین شعبے تقریباً مفلوج ہو کر رہ گئے ہیں۔ ان میں سرفہرست ہسپتال، پانی کے اسٹیشن اور سیوریج کے نظام شامل ہیں۔

بحران کا ایک اور پہلو اس امداد اور اشیائے ضرورت کی نوعیت سے جڑا ہے جنہیں قابض اسرائیل محدود مقدار میں غزہ میں داخل ہونے کی اجازت دیتا ہے۔ اس حوالے سے وزارت صحت کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر منیر البرش کا کہنا ہے کہ قابض اسرائیل غزہ میں سست رفتار قتل کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ یہ قتل صرف بموں کے ذریعے نہیں بلکہ سرد ذہنوں کے ساتھ تیار کی گئی ایک مکروہ منصوبہ بندی کے تحت انجام دیا جا رہا ہے۔

انہوں نے وضاحت کی کہ ایسی اشیا غزہ میں داخل کی جا رہی ہیں جو کسی کام کی نہیں اور مارکیٹ کو ان سے بھر دیا گیا ہے جبکہ حقیقی دوا اور خوراک کی آمد روکی جا رہی ہے۔ یہ سب ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب شدید انفلوئنزا اور غیر معمولی نئی اقسام پھیل رہی ہیں۔

ڈاکٹر منیر البرش نے بتایا کہ ہسپتال پورے پورے خاندانوں سے بھر چکے ہیں جبکہ ادویات کا ذخیرہ مسلسل کم ہو رہا ہے۔ اس صورتحال نے غذائی قلت کو مزید گہرا کر دیا ہے اور ماؤں اور بچوں میں خون کی کمی کے کیسز میں تشویشناک اضافہ ہو رہا ہے۔ قبل از وقت پیدائش کے واقعات بڑھ رہے ہیں جو ایک منظم پالیسی کے تحت خود زندگی کو نشانہ بنانے کے مترادف ہے۔

قابض اسرائیل کی چالبازیاں

رپورٹ میں قابض اسرائیل کی جانب سے امدادی ٹرکوں کی نقل و حرکت سے متعلق اعداد و شمار میں منظم ہیرا پھیری کو بھی بے نقاب کیا گیا ہے۔ قابض حکام روزانہ تقریباً 582 ٹرک داخل کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں جبکہ میدانی سطح پر کی گئی گنتی سے ثابت ہوتا ہے کہ حقیقی تعداد اس سے آدھی سے بھی کم ہے۔

رپورٹ کے مطابق یہ تضاد اس بات کا متقاضی ہے کہ کسی غیر جانبدار بین الاقوامی ادارے یا ثالثی فریق کے میدانی وفود کو براہ راست نگرانی کی اجازت دی جائے تاکہ امداد کی ترسیل کے طریقہ کار کی شفافیت کو یقینی بنایا جا سکے۔

روزانہ کی خلاف ورزیاں

انسانی محاصرے کے ساتھ ساتھ قابض اسرائیل اپنی میدانی خلاف ورزیوں کو بھی روزانہ کی بنیاد پر جاری رکھے ہوئے ہے۔ رپورٹ کے مطابق جنگ بندی کے آغاز سے اب تک 1349 خلاف ورزیاں ریکارڈ کی جا چکی ہیں۔ یومیہ اوسط 13 خلاف ورزیوں میں قتل، زخمی کرنا، گولہ باری، گھروں کی مسماری، فائرنگ اور فوجی گاڑیوں کی دراندازی شامل ہے۔

ان خلاف ورزیوں کے نتیجے میں 496 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں جن کی اکثریت عام شہریوں پر مشتمل ہے۔ شہدا میں بچوں خواتین اور بزرگوں کی شرح انتہائی بلند ہے۔ اس کے علاوہ 1300 سے زائد افراد زخمی ہوئے ہیں اور یہ تمام واقعات ان علاقوں میں پیش آئے جو بظاہر جنگ بندی کے دائرے میں شامل تھے۔ رپورٹ اس امر پر زور دیتی ہے کہ امداد پر عائد پابندیاں اور یہ خلاف ورزیاں جنگ بندی کو عملی مفہوم سے خالی کر رہی ہیں اور اسے عسکری کنٹرول اور اجتماعی سزا کو جاری رکھنے کے لیے ایک ڈھال میں تبدیل کرنے کا ذریعہ بنے ہوئے ہیں۔

رپورٹ میں یہ بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ بنیادی ڈھانچے صحت کے شعبے اور گزرگاہوں سے متعلق خلاف ورزیاں بدستور جاری ہیں۔ ان میں سرفہرست رفح گزرگاہ شامل ہے جہاں کسی ٹھوس پیش رفت کے آثار دکھائی نہیں دیتے اور ہر دن کی تاخیر کے ساتھ حالات مزید ابتر ہوتے جا رہے ہیں۔

رپورٹ اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ شہریوں کا تحفظ اور بلا رکاوٹ امدادی رسد کی فراہمی اب محض انتظامی مسئلہ نہیں رہا بلکہ یہ عالمی برادری کی سنجیدگی کا حقیقی امتحان بن چکا ہے۔ یہ اس بات کا پیمانہ ہے کہ آیا دنیا قابض اسرائیل کو اس کے وعدوں پر عمل درآمد کا پابند بنا سکتی ہے یا نہیں اور آیا خوراک اور ادویات کو جنگی ہتھیار کے طور پر استعمال ہونے سے روکا جا سکتا ہے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گرو پیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+
قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔